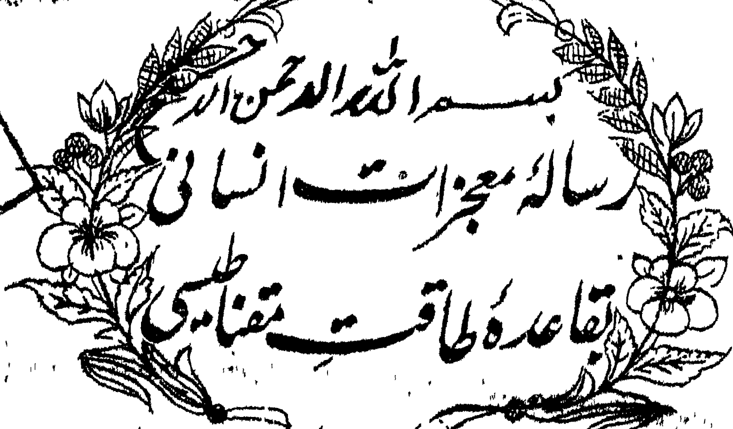


بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالۂ معجزات انسانی
بقاعدۂ طاقت مقناطیسی

١- اُن دلائل کا جواب جو ہیوم اور لکی اور دیگر حکماء نے معجزات کی تردید میں بیان کیے ہیں۔

٢- حوادث فوق العادت کی تصریح بذریعہ علوم طبیعات



(الف) تمہید۔

(ج) معجزات جدیدہ صرف حوادث طبیعی ہیں

(د) قوت زائد و قوت مقناطیس حیوانی و اشراق

(ر) تصاویر روحانی کے وجود کی شہادت عینی۔

(س) اسپریچوئیلزم یعنے عمل حاضرات

(ص) علما اور اہل پیشہ کی شہادت دربارۂ امور فوق العادت۔

(ط) اسپریچوئیلزم کیا چیز ہے۔

(ع) اسپریچوئیلزم یعنے عمل حاضرات کے عمدہ نتائج

(ف) شہادت عینی مصنف کی۔

٣- اسپریچوئیلزم یعنے عمل حاضرات جدیدہ پر اعتراضات کے جواب۔

٤- ضمیمہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُن دلائل کا جواب جو ہیوم ــ لکی ــ اور دیگر حکماے فرنگستان نے معجزات کی تردید مین بیان کیے ہین یہ مضمون [illegible] مین ایک جماعت اشراقیین کے سامنے پڑھا گیا تھا۔

آج کل لوگ عموماً اِس امر کو مسلم الثبوت جانتے ہین کہ وہ خیالات اور عقائد جو پشتہا پشت سے بسینہ بسینہ چلے آتے ہین اور لوگون کے ذہنون مین سما گئے ہین غالباً غلط ہین کیونکہ بالکل قدیم زمانہ جاہلیت کے خیالات ہین لہذا ہر مسئلہ عقیدہ پر گو وہ کیسا ہی مسلم الثبوت اور مستند کیون نہو اِس غرض سے اعتراض کرنا لازم ہے کہ وہ اپنے اثبات حق کیواسطے امور بدیہی اور براہین عقلی سے مسلح ہو کر میدان مناظرہ مین اپنے مخالف سے مقابلہ کرے اور ایسے اعتراضات سے وہ عقائد بھی مستثنی نہونگے جو زمانہ جدید کی شائستگی کے نتائج ہین اور جنپر ایک مدت سے حال کے تعلیم یافتہ لوگون نے بے چون و چرا اُنکے اعتبار کیا کیونکہ اُن عقائد کی تائید بڑی شد و مد سے کیجائیگی اور اگرچہ وہ اقوال اُمور واقعی کے خلاف ثابت ہوجائین تاہم بر بنائے سخن پروری اور نیز اِس بنیاد پر کہ وہ فلان فلان عالم یا حکیم کے اقوال ہین مگر اُنکی اِسطرح

تائید کیجائیگی کہ جیسے زمانہ سابق مین ارسطو اور دیگر حکما کے مسائل کی تائید کیجاتی تھی۔ ایک زمانہ ایسا تھا کہ لوگون کے عقائد کا تحفظ بزور شمشیر ہوتا تھا یعنے اگر کوئی اسوقت کے عقائد پر اعتراض کرتا تو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا۔ جمہور کا یہ عقیدہ ہے کہ بمصداق الحق یعلو ولا یعلی امر حق پوشیدہ نہین رہتا اور اسکے ثبوت تصدیق کی ہمکو کوئی ضرورت نہین ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ ہان البتہ ناحق کو حق کرنے کے لیے دلائل پیدا کرنے کی حاجت ہوتی ہے اور بعض کا تحفظ عقائد کی نسبت یہ طریقہ ہے کہ اپنے مخالف کو تعزیں ڈالکر اسکے عقائد اور اصول کو اپنے مفید مطلب طرز پر بیان کرتے ہین یا بہ نظر تحقیر اس باب مین گفتگو کرنا مکروہ سمجھتے ہین اگرچہ اسطرح کے تحفظ سے منا عقائد کے اثبات حق کا دعوی پیدا ہوتا ہے لیکن یہ طرز اصول علم مناظرہ کے بالکل خلاف ہے اور طریقہ ہذا لوگون مین ابتک رائج ہے یعنے ایک عقیدہ ایسا ہے کہ جسکو لوگ آیت اور حدیث سمجھتے ہین اور اسی وجہ سے ان اعتراضات پر لحاظ نہین کرتے جو اسپر عائد ہوتے ہین اور اس عقیدے کے ثبوت حق مین وہی دو سو برس کی پرانی دلیلین پیش کرتے ہین وہ یہ ہے کہ کل معجزات غلط ہین اور امور خوارق العادت کی کچھ اصلیت نہین ہے اور اگر کچھ اصل ہے بھی تو شہادت انسانی سے اسکا ثبوت ممکن نہین علاوہ اسکے کل حوادث ظاہری کا تقدم و تعجیل چند معلومہ قوانین طبیعی پر ہے اور یہ کہ سوائے انسان یا حیوان کے کوئی ایسا ذی عقل مخلوق نہین ہے جسکو عالم جسمانی پر اختیار ہو یہ خیالات پشتہا پشت سے بلا اعتراض چلے آتے ہین اور لوگ انکو عمدہ تعلیم کا جزو اعظم سمجھتے ہین انپر ہر ایک شخص کو اعتبار ہے اور انکو اصلاح خیالات اور شائستگی باطنی کی علامت سمجھتے ہین اور یہ خیالات اسقدر دل مین سماگئے ہین کہ جب کبھی دلائل یا واقعات ان خیالات کے خلاف پیش ہوتے ہین تو مزخرف سمجھکر انپر لحاظ نہین کیا جاتا اور اگر کچھ لحاظ کیا بھی تو بڑے تنفر اور تحقر کے ساتھ پس طبیعت کی ایسی کیفیت ہونے سے امر حق کا معلوم ہونا غیر ممکن ہے اور یہ اس کیفیت سے مشابہ ہے

جسکی وجہ سے زمانۂ سابق مین بڑے بڑے مغالطے رہے - اب وہ زمانہ آپہونچا ہے
کہ ایسے مغالطات پر بلا تصدیق اعتبار نہین کیا جا سکتا -

اس موقع پر اس قسم کی تصدیق اسواسطے اور بھی ضرور ہے کہ مسئلہ مذکورہ عام اس سے
کہ غلط ہو یا صحیح ایک بنا کے ضعیف پر مبنی ہے اور مجکو یہ ثابت کرنا منظور ہے کہ ان عمدہ
ترین دلائل سے کچھ نہین ثابت ہوتا جنپر اتبک اعتبار کیا گیا بلکہ وہ سراسر مغالطے ہین اگر کوئی یہ اعتراض
کرے کہ اکثر خیالات اور عقائد ایسے ہین کہ جنکی تائید ناقص اور ضعیف دلائل سے کیجاتی ہے
لیکن وہ صحیح ہین اور اکثر خیالات اور عقائد کی تائید براہین ساطعہ اور دلائل قویہ سے
ہوتی ہے باوجودیکہ وہ غلط ہین - اور ایسا کیون ہوتا ہے - تو اسکا جواب یہ ہے کہ کوئی صحیح
خیال ایسا نہین کہ جسکی تائید دلائل قوی سے نہ ہو سکتی ہو پس اگر یہ ثابت کردیا جاوے کہ وہ
کل دلائل غلط ہین جو اتبک معجزات کی تردید مین پیش ہوئے ہین تو اسوقت معترض کو قوی دلائل
پیش کرنے کی ضرورت ہوگی اور اگر وہ ایسا نہ کرسکے تو اسکو چاہیے کہ بنظر انصاف دلائل
ثبوت معجزات پر غور کرے اور اس حیطۂ ثبوت سے قدم باہر نہ نکالے -

الغرض مجکو ان امور کا صاف کردینا منظور ہے جنسے امور فوق العادت کے باب مین
بحث ومناظرہ بسہولت ہوسکے - مین ان دلائل کا نہ ذکر کرونگا جنکے ذریعہ سے معجزات
کی تصدیق یا تکذیب یکطرفہ ہوتی ہے بلکہ ان امور پر لحاظ کرونگا جنکے بارہ مین فریقین
متفق علیہ ہین اور جنسے عام طور پر تصفیہ ہونا تصور کیا گیا ہے -

اسکاٹلینڈ کے ایک بڑے حکیم ڈیوڈ ھیوم کی ایک مشہور تصنیف موسوم بہ رسالہ
قوت مدرکہ کی دسوین فصل معجزات کے بارے مین ہے اور اسمین وہ دلائل ہین جنسے
پایا جاتا ہے کہ معجزات کسی شہادت سے ثابت نہین ہوسکتے اور ان دلائل کا اکثر لوگ تردید
معجزات مین حوالہ دیا کرتے ہین -

ڈیوڈ ھیوم کو رسالۂ مذکور کی اس فصل پر غرا تھا کیونکہ اسنے اس فصل کی ابتدا مین لکھا

تحریر کیا ہے۔

مجکو یقین کامل ہے کہ مین نے وہ دلیل قاطع پیدا کی ہے جس سے کل عقلا ہر قسم کے فضول توہمات اور تخیلات سے باز آئین اور جبتک دنیا قائم ہے اور کتب قدسیہ اور آثار بجنسہٖ باقی ہین بکار آمد ہو۔

تعریف لفظ معجزہ

مختلف حالات کی نسبت انسان کی شہادت عینی کے باب مین چند کلمہ بیان کر کے ڈیوڈ ہیوم معجزہ کی تعریف بیان کرتے ہین ابتدا ہی مین ہمپر یہ فرض ہوا کہ اس تعریف معجزہ پر جو قیاسات اور مقدمات غلط پر مبنی ہے اعتراض کرین حکیم مذکور نے اپنے اس رسالہ کے مختلف مقدمات مین معجزہ کی دو تعریفین لکھی ہین۔ اولاً یہ کہ معجزہ نقض قوانین طبیعی ہے دوم یہ کہ معجزہ ایک امر خلقی کی مخالفت کو کہتے ہین جو حق سبحانہ تعالی کے کسی حکم خاص یا کسی فاعل نامعلوم کی وساطت سے ہو۔

یہ دونون تعریفین ناقص ہین کسواسطے کہ پہلی تعریف مین منشا یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ ہملوگ کل قوانین طبیعی سے واقف ہین۔ اور یہ کہ کوئی خاص قانون طبیعی غیر معلوم ایسا نہین ہے جو معلومہ قانون طبیعی پر غالب ہو اور جسکا اثر باسباب ظاہر مافوق العادت سمجھا جاے اس تعریف مین یہ بھی فرض کر لیا گیا ہے کہ اگر کوئی ایسا مخلوق ہو جو نہ دکھائی دے اور اپنے ہاتھ مین سیب لیکر بلند کرے تو دیکھنے والے کو اس سیب کا ہوا پر معلق ہونا نقض قانون کشش ارضی معلوم ہوگا۔ دوسری تعریف بھی ناقص ہے کسواسطے کہ فاعل نامعلوم کی جگہ پر ذوی العقول فاعل نامعلوم ہونا چاہیے۔ ورنہ قوت برق و مقناطیس بھی تعریف معجزہ مین داخل ہوجاتی ہے اور اور الفاظ نقض اور مخالفت غیر مناسب مین کیونکہ یہ ایک دعوی بلا دلیل ہوجائیگا۔ ڈیوڈ ہیوم کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ ہر ایک معجزہ ناقض قانون طبیعی ہے یہ تعریف کہ معجزہ ایک نقض قانون طبیعی ہے حکیم مذکور کا ایک فرض

بلا ثبوت ہے آئندہ معلوم ہوگا کہ اِس تعریف لفظ معجزہ پر حکیم مذکور کی کل بحث کا دار و مدار ہے
قبل اِسکے کہ اور کچھ بیان کیا جاوے ہمپر یہ دریافت کرنا لازم ہے کہ معجزہ کی صحیح تعریف
کیا ہے اور عموماً اُس لفظ سے کیا معنی سمجھے جاتے ہین لفظ معجزہ سے کوئی فعل کسی ذی عقل
فاعل معلوم یا نامعلوم کا جو انسان سے زیادہ قدرت رکھتا ہو مفہوم ہوتا ہے معجزہ اور کسی
دیگر حادثہ عجیب و غریب ظاہری مین بڑا فرق ہے یہ ضرور نہین ہے کہ جو فعل بشکل معجزہ ہو
وہ اختیار انسانی سے باہر ہو۔ لوگون کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر کوئی فعل خفیف بھی بلا وساطت
انسانی وقوع مین آئے تو لوگ اُسکو معجزہ کہنے لگتے ہین مثلاً یہ کہ پہاڑ یا مکان کا خودبخود
ہوا مین معلق ہوجاتا یا زخم کا بے علاج و مرہم اندمال پر آجانا عموماً لوگون کا یہ خیال ہے
کہ جو افعال منجانب اللہ وقوع مین آئین وہ معجزات ہین اور بعض اشخاص کی یہ رائے ہے
کہ جن افعال کا وقوع منجانب اللہ ہو وہ اِس قابل نہین ہین کہ انکی نسبت لفظ معجزہ
استعمال کیجاوے۔ لیکن یہ دلیل بے دعویٰ ہے۔ یہ ثابت نہین ہوسکتا کہ کوئی معجزہ
منجانب اللہ کسی خاص شخص کے ثبوت پیغمبری کے لیے ہوتا ہے۔ ہان البتہ یہ ثابت ہونا
ممکن ہے کہ وہ فعل کسی ایسے ذی عقل فاعل نامعلوم کا ہے جو ہر فرد بشر پر غالب ہو
اور ایسے فاعل خود ذوی العقول مین جو انسان پر فوق رکھتا ہو مع روح انسان بعد موت ترک
کرنے جسم انسان کے داخل ہے۔ میری دانست مین یہ تعریف بہ نسبت تعریف ہیوم کے زیادہ
مکمل ہے اور اُس سے صحیح صحیح وہ نفس مطلب معلوم ہوتا ہے جو لفظ معجزہ سے مقصود ہے

حدوث معجزات کی شہادت

اب ہمکو ہیوم صاحب کی بحث پر غور کرنا چاہیے اُنکی اول بحث یہ ہے کہ معجزہ ایک
نقض قوانین طبیعی ہے اور چونکہ تجربہ متواتر سے یہ قوانین ثابت ہوچکے ہین لہٰذا یہی وجہ
مثل دیگر دلائل کے جو مبنی تجربہ پر ہین تردید معجزہ کے لیے کافی ہین کیا وجہ کہ ہر ایک شخص کو
یقین کامل اِس بات کا ہے کہ موت انسان کے لیے [illegible] اور سیسہ بطور خود ہوا مین معلق

نہین رہ سکتا یا یہ کہ آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے اور پانی سے بجھ جاتی ہے یہ کل امور مطابق قوانین
طبیعی کے ہین اور آدمی اپنی عادت کے خلاف وقوع مین آنا ان قوانین کا نقص ہے یعنے
شیشہ کا ہوا مین معلق ہو جانا یا لکڑی کا آگ مین نہ جلنا ایک معجزہ ہے غرضکہ جو حوادث عام
طور پر قوانین مذکور کے مطابق ہوتے ہین وہ معجزہ نہین کہے جا سکتے اگر کوئی شخص ظاہر
تندرست ہو اور اتفاق سے فوراً ہلاک ہو جاے تو اسکو معجزہ نہین کہتے اور اس قسم کی
مرگ مفاجات گو اکثر نہین ہوتی لیکن بارہا وقوع مین آئی ہے ہان یہ البتہ معجزہ ہے کہ
کوئی شخص مرکر پھر زندہ ہو جاے کیونکہ کسی زمانہ یا ملک مین کبھی ایسا نہین ہوا غرض کہ ہر ایک
حادثہ کے واسطے جو لفظ معجزہ کا مصداق ہو یہ ضرور ہے کہ وہ معمولی امورات کے خلاف
ہو ورنہ اسکو معجزہ نہین کہہ سکتے اور چونکہ معمولی آثار یا علامات ہر شے کی اسکی اصلیت
کے لیے عین ثبوت ہین پس وجود ان آثار اور علامات کا تجربہ متواتر سے عین دلیل
اس امر کی ہے کہ معجزہ کا کوئی وجود نہین ـ یہ دلیل نہایت غلط ہے اور اگر صحیح قرار
دیجاے تو ہر نئی بات کا ثابت ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ اسطے کہ ہر ایک نیا فعل خلاف اس
تجربے کے ہوگا جو تجربہ سابق سے ہوتا ہوا اگر ہیوم کی دلیل صحیح ہوتی تو پردار مچھلی کا وجود
کبھی نہین ثابت ہو سکتا کیونکہ اسطے کہ جس شخص نے ایسی مچھلی پہلے پہل دیکھی اور بیان کی
وہ اس تجربہ کے خلاف تھی جو قبل ازین دنیا بھر کا تھا ـ یعنے یہ کہ مچھلی پردار نہین ہوتی ـ
چنانچہ یہی دلیل ان سب اشخاص کی نسبت عاید ہو سکتی ہے جو ایسی مچھلی شخص اول کے
بعد دیکھین غرضکہ آج تک جس شخص نے مچھلی کو اڑتے نہین دیکھا تو اسکو ایسی مچھلی کے
وجود پر اعتبار نکرنا چاہیے ـ

پچیس برس کا زمانہ گذرا اسوقت لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ بدن پر فاصلہ سے
ہاتھ دوڑانے اور قوت مقناطیسی کے جسم پر اثر ہونے کی وجہ سے آدمی پر ایسی حالت طاری
نہین ہو سکتی کہ جس سے وہ بیہوش ہو جاے اور اسکے اعضا کاٹ ڈالے جائین تو اسکو تکلیف نہو

کسواسطے کہ یہ تجربہ کے خلاف تھا۔
ہیوم کے اصول کے بموجب ایسی تکلیف پیدا کرنا داخل معجزہ ہو اور وہ کسی قسم کی
شہادت سے ثابت نہین ہوسکتا۔ لیکن آج کل کے علمار علوم موجودات اُن امور کو
صحیح جانتے ہین اور اُنکی صحت کے وجوہ بھی جا کرتے ہین اور صرف ایک وہی معجزے اُن
اُمور کے خلاف نہین ہین جو ناقص تجربہ ہون بلکہ ہر زمانہ مین بڑے بڑے معجزات ہوتا آئے ہین
چنانچہ اُسی قسم کے معجزے فی زماننا بھی ہوئے اور اُنکی تصدیق بھی ہوئی لہذا وہ امور تجربہ
جنپر ہیوم نے اسقدر زور دیا ہے کوئی اصلیت نہین رکھتی مثلاً اس سے بڑھکر اور کیا
معجزہ ہوسکتا ہے کہ انسان یکایک ہوا مین معلق ہوجاے اور کوئی سبب نہو۔ صدہا
برس سے اس امر کی تصدیق ہوتی آتی ہے۔ مشہور مشہور مثالین معجزات کی یہ ہین کہ اکثر
لوگون نے سینٹ فرانسس ساکن اسیسی کو ہوا مین اسقدر بلند ہوتے ہوئے دیکھا کہ
صاحب مذکور کے سکتر صرف اُنکے پانون کے گھٹنون تک کھڑے ہو کر پہونچتے تھے۔ اور
سینٹ تھرسیا جو ایک زن گوشہ نشین کسی خانقاہ اندلس مین تھی دیگر زنان گوشہ نشین
کے سامنے زمین سے بلند ہو کر ہوا مین معلق ہوجاتی تھی۔ لارڈ آر ر ی اور مسٹر
ولیم ماؤنٹ گریٹ راک نے ڈاکٹر ہنری مور اور مسٹر گلن ول سے یہ بیان کیا کہ ملک
آیرلنڈ کے شہر راگلی مین لارڈ کانوی صاحب کے مکان مین ایک صاحب کا وارد ہو
ماکولات اور مشروبات ہم لوگون کے سامنے دن کو ہوا مین بلند ہوا اور کمرے مین ہم لوگون
کے سر پر دن پر اُڑتا پھرا۔ گلن ول صاحب نے اسکا بیان اپنی کتاب سیڈوسیزمس ٹرائی امفنس
مین لکھا ہے ایک ایسا ہی حادثہ ایک شخص انشیش ساکن ڈیلا ٹلا نے چشم دید بیان کیا ہے مسٹر
میدن صاحب نے بھی سوونا رولا کے سوانح عمری مین اسی قسم کے حالات زاہد مذکور
کی نسبت تحریر کرکے یہ بیان کیا ہے کہ ایسے ماجرے اکثر بیان کیے گئے ہین اور جس شہادت
پر وہ مبنی ہین وہ نہایت صحیح ہے۔ ٹیلر صاحب نے زاہد کی سوانح عمری مین یہ تحریر کیا ہے

کہ اس قسم کے حالات ایسے اشخاص نے بیان کیے ہین جنھون نے اپنی آنکھون سے دیکھے
اور تصدیق کیے ۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ لندن مین کم سے کم پچاس ایسے اشخاص معزز
اور معتبر ہونگے جو یہ بیان کرینگے کہ ہمنے اپنی آنکھون سے یہی حال مسٹر ہوم کا دیکھا یعنی ہوم صاحب
بھی ہوا مین معلق ہوتے تھے مین شہادت مذکورہ اسوقت اسوجہ سے پیش کرتا ہون کہ ہیوم
کی بحث بالکل بے بنیاد ہے اور انکی دلیل کا دارومدار صرف اس قیاس فرضی پر ہے یعنی انکی
دلیل تردید تمام دنیا کی شہادت کی موافق ہے اور ثبوت معجزات کی جانب کوئی شہادت نہین

ہیوم صاحب کی اختلاف بیانی

اب مین یہ ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ ہیوم نے اپنے دعوے کی اثبات مین ایسا اختلاف
صریح کیا ہے کہ کسی بڑے مصنف نے اپنی کتاب مین نہ کیا ہوگا انکی کتاب کا فقرہ اول
حسب ذیل ہے ۔

اولاً یہ کہ کسی تاریخ مین کوئی معجزہ ایسا نہین ہے کہ جسکی تصدیق کافی تعلیم یافتہ اور
عاقل علمانے کی ہوتا کہ ہم غلطی مین نہ پڑین یا یہ کہ وہ لوگ ایسے ایماندار نہ تھے کہ انکی نسبت
فریب کا خیال نہ کیا جاسے یا یہ کہ وہ ایسے مشہور اور معتبر نہ تھے کہ اگر انکا جھوٹ کھلجاتا تو
دنیا کے لوگون کی لعنت ملامت سے انکا کوئی بڑا نقصان ہوتا علاوہ اسکے وہ معجزات
ایسے عام طور پر اور ایسے مشہور حصہ مین نہین ہوئے کہ جہان انکے تصدیق و تکذیب کو
شہرت ہوجاتی ۔ امور مذکور کسی امر کی نسبت یقین کامل پیدا کرنے کے لیے ضرور ہین ۔
چند صفحون کے بعد ہیوم صاحب نے یون تحریر کیا ہے کہ کوئی مقام ایسا نہین جہان
اسقدر معجزات ہوئے ہون جیسے فرانس مین مقبرہ ابے پارس مین ہوئے ۔ یہ ایک
بہت مشہور زاہد تھا اور اسکے زہد و تقوی پر بہت دن تک لوگون کو اعتبار رہا الغرض
شخص یہ بیان کرتا تھا کہ اسکے مزار کی یہ تاثیر ہے کہ بیمار صحت پاتا ہے گونگا گویا بہرا شنوا ہو کر قوت بصارت وبینائی
حاصل ہوجاتی ہے لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ اکثر معجزات عین مزار پر ان لوگون کے سامنے ہوئے

جنکی ایمانداری مین کوئی شک نہین اور ایک زمانہ شائستگی مین گواہان معتبر اور ذی رتبہ نے دنیا بھرمین اُنکا اعلان کیا معجزات مذکور طبع ہوکر سب جگہ پھیلا دیے گئے اور وہ لوگ بھی اُن معجزون کی تردید اور تکذیب نکر سکینگے جو ہمیشہ اُن لوگون کے خلاف تھے جنسے معجزات منسوب کیے جاتے تھے - یہ کل باتین کسی امر کی تصدیق کے واسطے ممکن نہین ہوسکتین اور ایسے ایسے گواہون کی تکذیب کیواسطے صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ ایسے امور کا ہونا غیر ممکن ہے اور اگر ہوئے بھی تو وہ معجزے تھے اور صرف یہی تردید عقلا کے نزدیک تردید امور مذکور کے لیے کافی ہے -

فقرۂ ثانی مین ہیوم صاحب نے اُن اُمور کا اثبات کیا ہے جنکی وہ فقرۂ اول مین نفی کر چکے تھے اور اُنھین امور کی نسبت فقرۂ ثانی مین شہادت غیر کافی ثبوت کا تذکرہ نہین کرتے بلکہ غیر ممکن الوقوع ہونے کی بحث کرتے ہین - یہ اختلاف بیانی ہیوم صاحب کی اُس حاشیہ سے ہوتی ہے جو اُنھون نے خود فقرہ مذکور کی نسبت حسب تصریح ذیل لکھا ہے -

یہ کتاب موسی مانٹ جیرل کانسلر یا جج پارلیمنٹ پیرس نے جو ایسے امور کا بڑا حامی تھا لکھی تھی اب وہ شخص اُس کتاب کی وجہ سے مقید ہی کارڈنل نوئیلز کے روبرو اکثر معجزات ایبے پارس کی عدالت بشپ مقام پیرس مین ثابت کیے گئے تھے اس شخص کی ایمانداری اور لیاقت مین اُسکے دشمن بھی شک نہین کرتے تھے - کارڈنل نوئیلز کا جانشین ایک خاص فرقہ کے زہاد کے خلاف تھا اور اسی وجہ سے اُسکی ترقی ہوئی تھی جانشین مذکور سے پیرس کے خانقاہون کے بائیس محافظین نے یہ اصرار کیا کہ آپ اُن معجزون کی آزمائش کیجے جنکا تمام جہان مین شہرہ ہے اور جنپر کوئی اعتراض نہین کرسکا لیکن اُنھون نے کبھی معجزات مذکور کی آزمائش نہین کی -

جنکو کبھی فرانس جانیکا اتفاق ہوا ہوگا اُنکو معلوم ہوا ہوگا کہ موسی ہرال لفٹننٹ پولیس اپنی دیانتداری چالاکی اور ہوشیاری کیواسطے کسقدر مشہور ہین مجسٹریٹ مذکور کو کل اختیارات

حاصل تھے اور انھون نے بارہا لوگون کو فوراً گرفتار کرکے اظہار لیا لیکن کبھی کوئی امر ایسا نہین پایا جو انکے خلاف ہو مقدمہ مذکور مائیزل تھا مین مجسٹریٹ مذکور نے ایک مشہور شخص ڈاکٹر دی سلوا نامے کو اسکا اظہار لینے کو اسلئے بھیجا تھا طبیب مذکور نے بیان کیا کہ وہ ایسی مریضہ ہرگز نہوگی جیسا گواہون نے بیان کیا کیونکہ اگر وہ ایسی مریض ہوتی تو اِس قلیل عرصہ مین ہرگز صحیح نہو جاتی۔ ڈاکٹر کے اپنے طور کے وجہ بیان کیے اور فریق ثانی نے اُس صحت کو داخل اعجاز کیا چنانچہ ڈاکٹر کا صرف اسقدر اقبال کرنا کہ وہ اسقدر قلیل عرصہ مین صحیح وسالم ہوگئی ایک نہایت عمدہ ثبوت اُس معجزہ کا ہے۔

ڈیوک آف شٹلان شہزادہ فرانس نے اپنے ایک پرانے خدمتگار کی منسبت یہ بیان کیا کہ وہ ہمیشہ سے نحیف وکمزور تھا لیکن اعجاز ابے پارس سے تندرست ہوگیا مین حاشیہ پر اِس گفتگو پر ختم کرتا ہون کہ فرانس مین پارس کی خانقاہون کے نگران لوگ نہایت مہذب اور خوش اطوار ہوتے ہین اور یہ سب لوگ معجزات مذکور کے شاہد ہین۔

پورٹ رائل کے باشندون کی علم و ذہانت اور ایمانداری اور وہان کے خانقاہون کی گوشہ نشین کی عصمت یورپ بھر مین مشہور ہے تاہم وہ سب لوگ ایسے ایک معجزہ کے بارہ مین شہادت دیتے ہین جو ایک مشہور شخص مسمی پاسکل کے ہمشیرہ زادہ کے بارہ مین ہوا تھا اِس معجزہ کا مفصل حال راسین نے جو ایک مشہور شخص تھا تاریخ پورٹ رائل مین لکھا ہے اور اکثر گوشہ نشین زن ومرد اور حکما کی شہادت ثبوت مین پیش کی اکثر علما خاص کر یسوعی لوگون نے اِس معجزہ کو الحاد کی تردید مین پیش کیا بلکہ ملکہ فرانس نے جو پورٹ رائل کے ہمیشہ خلاف رہا کرتی تھین اپنے خاص حکیم کو معجزہ مذکور کے صحیح حال دریافت کرنے کے لیے بھیجا اور اُسنے واپس آکر معجزہ مذکور کی صحت کو تصدیق کیا غرضکہ یہ علاج ایسا ہوا کہ پورٹ رائل کی خانقاہ تھوڑے عرصہ تک اسی معجزہ کی وجہ سے جیسوٹ لوگون کی دشمنی سے محفوظ رہی اگر معجزہ مذکور بجز فریب ہوتا تو ایسے ایسے ذہین اور قوی دشمن اُس فریب کو دریافت کرسکے

غریب جینے والون کو تباہ و برباد نہ کر دیتے۔

بڑے تعجب کی بات معلوم ہوتی ہے کہ ڈیوڈ ھیوم نے اتنا بڑا حکیم ہوکر ایسے حالات اسی کتاب مین درج کیے جسمین ایک مرتبہ وہ لکھ چکا تھا کہ کوئی تاریخ ایسی نہین جو اس قسم کی شہادت سے خالی ہو ایسی شہادت پیش کرنے کے لیے مین ایک وہ کیفیت مفصل پیش کرتا ہون جو کتاب مانٹ جبرن مین مندرج ہے اور جسکا حوالہ ولیم ہاویٹ صاحب کی تاریخ امور فوق العادت مین دیا ہوا ہے۔

مڈمی ایزل کا بین اکثر عوارض مین مبتلا تھی منجملہ اُسکے بارہ برس سے اُنکی بائین چھاتی مین پھوڑا تھا اُسکی وجہ سے وہ چھاتی بالکل گر گئی تھی اور اُس پھوڑے سے اسقدر عفونت آتی تھی کہ کوئی متحمل نہ ہوسکتا تھا کل ڈاکٹرون کی یہ راے تھی کہ اس پھوڑے کی وجہ سے بدن بھر کے خون مین سمیت آگئی ہے ہر ایک طبیب اُسکے معالجے سے دست بردار ہوگیا تھا لیکن وہ مقبرہ آبے پارس کی زیارت کرنے سے تندرست ہوگئی اور بڑے تعجب کی یہ بات ہے کہ کل پستان مع سر پستان ہیئت اصلی پر آگیا اور کوئی نشان باقی نہین رہا یہ حال کل اراکین سلطنت کو معلوم ہوگیا تھا اور جب اس معجزے پر اعتراض ہوا تو مقدمہ شہر پیرس کو گئی اور شاہی حکیم نے اُسکا اظہار در بارۂ صحت باضابطہ لیا یہ عورت ایک افسر ملازم شاہی کی دختر تھی اور اُسکے دو بھائی شاہ وقت کی حضوری مین ہر وقت رہا کرتے تھے ڈاکٹرون کی شہادت اس بارہ مین قطعی تھی گاڑ و طبیب شاہی نے سرکاری طور پر یہ اظہار دیا کہ اگر سر پستان پستان سے بالکل علحدہ ہو جاے تو اُسکا دوبارہ اسی مقام پر پیدا ہو جانا گویا دوبارہ بنانا ہے کیواسطے کہ وہ پستان کی شریان کا سلسلہ نہین ہے بلکہ ایک خاص جزو بدن ہے اور اُسکی ترکیب بھی علحدہ طور سے ہوئی ہے جراح شہزادہ کانٹے نے اُس پھوڑے کو لا علاج بیان کیا تھا اور جب پستان کو صحیح دیکھا تو وہ عدالت مین خود گیا اور حسب ضابطہ یہ اظہار دیا کہ علاج اُسکا کامل طور پر

ہوگیا اور دونون پستان کے سر پستان بہیئت اصلی پر مع اصلی رنگ کے آگئے ہین
علاوہ اُن لوگون کے مانٹ جبرن نے اپنی کتاب مین اظہار باضابطہ سگو رجراح ہسپتال
نیٹیر اور ڈشیر جراح ڈچیز آف بیری اور ہسکا ایک مشہور جراح فرانس وغیرہ و دیگر
افسران سرکاری و اشخاص مذکور کے درج کیے ہین۔

منجملہ اکثر معجزات عجیب وغریب کے جنکی تصدیق برابر ہوتی چلی آتی ہو ایک یہ بھی ہو البتہ
کوئی عجیب کا مقام نہین کہ ہیوم اپنی اُس دلیل سے دست بردار ہو جو شہادت
ناکمل اور تجربہ غیر متواتر پر مبنی ہے تعجب یہ ہو کہ حکیم مذکور ہمیشہ ایک دلیل ایسی پیش کرتا
رہا جسکی تردید کامل طور سے وہ خود کر سکتا تھا۔

دوسری دلیل پیش کردہ حکیم مذکور دلیل مسبوق الذکر سے بھی زیادہ ضعیف ہو وہ یہ ہے
میری چوتھی دلیل یہ ہو کہ کوئی امر فوق العادت ایسا نہین ہو کہ جسکی شہادت تصدیق کی تردید
متعدد اشخاص نے نہ کی ہو۔ تو اس سے یہ استنباط ہوتا ہو کہ صرف معجزہ ہی زوال اعتبار شہادت
کا باعث نہین ہوا بلکہ شہادت خود اپنے زوال اعتبار کا باعث ہوتی ہو۔ اس دلیل کے
خوب سمجھ مین آنے کے لیے ہمکو جاننا چاہیے کہ ہر ایک فرقہ کے معاملات مذہبی دوسرے فرقون کے
اُمور مذہبی سے متضاد ہوتے ہین اور یہ کہ قدیم روم اور ترکستان اور سیام اور چین کے
کل مذاہب کا کسی مضبوط اصول پر قایم ہونا غیر ممکن ہو لہذا ہر ایک معجزہ جو ان مذاہب مین
ہوا اور جنکا یہ منشا تھا کہ اس سے خاص خاص اصول قایم کیے جا دین وہ یہ اثر رکھتا تھا
کہ دیگر مذاہب کے اصول کی تردید ہو ایسی تردید سے اُن معجزات کا اعتبار جاتا رہتا ہو
جو اُن مذاہب سے ہون کہ جنکے اصول کی تردید کی گئی۔ غرضکہ ہر ایک مذہب کی معجزات
اور اُنکی شہادت عام اس سے کہ ضعیف ہو یا قوی دیگر اصول مذاہب کی متضاد ہے۔
چنانچہ ہم محمد مصطفےٰ یا اُنکے خلفا کے کسی معجزہ کا اگر اعتبار کرتے ہین تو چند وحشی اعرابیونکی
شہادت پر کرتے ہین۔ برخلاف اسکے اگر ہم ٹائیٹس لیویس۔ پلوٹارک۔ ٹیسی ٹس۔ یا دیگر

مصنفین اور اشخاص یونان اور چین اور مذہب رومن کیتھلک کی لوگونکے بیانات پر اُنکے
کسی خاص معجزے کے نسبت اعتبار کرین تو ہم اُنکی شہادت پر اسطرح اعتبار کرتے ہین
کہ گویا اُنھون نے معجزات محمدی صلعم کا اعلان کیا تھا اور اُسکی تکذیب اُسی یقین سے کی جسطرح
اپنے معجزہ کی تصدیق کی اول تو اُسکو دلیل نہین کہہ سکتے اور اگر کہین بھی تو وہ اس عجیب
قیاس پر مبنی ہی کہ اگر معجزہ کی کچھ اصل ہو تو اُسکا اصدار صرف منجانب اللہ ہوتا ہو اور اُس سے
مذہب حق کی تائید ہوتی ہو۔ اِس دلیل مین دوسرا امر یہ فرض کر لیا ہو کہ مذہب منجانب اللہ ہوتا ہے
لہذا ہیوم صاحب نے یہ فرض کر لیا ہو کہ کائنات مین معجزہ کسی ایسے ذوی العقول بشر سے
نہین ہو سکتا جو انسان اور خدا کے بین بین ہو۔ علاوہ اسکے حکیم مذکور نے شہادت
واقعات کو اُن قیاسات مین مخلوط کر دیا ہے جو واقعات کے بارہ مین ہوتے ہین۔ اور خلاف
اصول علم منطق اور اصول مناظرہ حکیم مذکور یہ بحث کرتا ہو کہ اگر قیاسات منجر باختلاف
ہون تو اُن واقعات کا بھی وجود نہین جنکی نسبت قیاسات قرار دیے گئے ہین۔

لہذا مین نے اپنی دانست مین امور ذیل ثابت کر دیے۔ اول یہ کہ ہیوم نے معجزات کی
ایسی غلط تعریف بیان کی ہے جو صرف ایک دعوی بے دلیل ہو۔ ثانیاً حکیم مذکور نے
یہ غلطی کی کہ معجزات واقعات مفروضہ ہین اور کل شہادت انسانی کے خلاف ہین۔ ثالثاً
اُسنے تعداد اور صفت شہادت معجزات کے بارہ مین حد درجہ کی خود ہی اختلاف بیانی
کی ہے۔ رابعاً اُسنے اُس مغالطہ کی بحث کی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ مختلف مذاہب
کے معجزات باہم متناقض ہین۔

معجزات پر زمانہ جدید کے اعتراضات

اب مین اُن اعتراضات کو بیان کرتا ہون جو زمانہ جدید مین معجزات پر کیے گئے۔ منجملہ اُنکے
ایک اعتراض ایسا ہے کہ جسمین ایک غیر ممکن قیاس کو دخل دیکے ایسا استنباط کیا ہے
جو محتمل الضدین معلوم ہوتا ہے اگرچہ واقع مین اُسکی کوئی اصلیت نہین۔ یہ اعتراض

کئی طور سے بیان کیا گیا ہے - ایک یہ کہ اگر کوئی شخص مجھ سے یہ کہے کہ مین شہر پارک سے بذریعہ تار برقی آیا ہون تو مین اس بیان کا اعتبار نکرونگا - اگر پچاس آدمی مجھ سے کہین کہ ہم سب لوگ بذریعہ تار برقی آئے ہین تو بھی۔ اس بیان کو باوجودیکہ ایک صحیح کا بیان ہے صحیح نہ جانونگا اور پچاس آدمی کیسے اگر دنیا بھر مجھ سے یہی کہے تو بھی مین انکے بیان کو باور نہ کرونگا لہذا لوگون کے اس بیان پر کہ ہوم صاحب ہوا مین اڑتے پھرتے تھے باوجود اسلیے کہ کتنی ہی متعدد چشم دیدہ شہادتین انکی تائید مین گذرین اعتبار نہین کیا جاسکتا ہے دوسری شکل اعتراض مذکور کی یہ ہے - اگر کوئی شخص مجھ سے یہ بیان کرے کہ قصر ٹارمیر مین جو پتھر کا ایک شیر بنا ہوا ہے اسے مین نے مکان ٹرافلگار کے صحن مین اترتے اور اس مکان کے حوضون مین پانی پیتے بچشم خود دیکھا تو مین اسکے بیان پر ہرگز اعتبار نہ کرونگا اور وہ کیا اگر پچاس آدمی بلکہ بیشمار اشخاص مجکو اس امر کی بالتصدیق خبر دین تو بھی مین باور نکرونگا پس اس سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ اکثر امور اسقدر لاطائل اور غیر ممکن الوقوع ہین کہ اگرچہ کیسی ہی متعدد شہادتین انکی تصدیق مین پیش ہون تاہم ذی فہم شخص انکے وقوع پر اعتبار نکریگا -

اب ہم کہتے ہین کہ یہ مثالین بطور دلائل کے معلوم ہوتی ہین اور بادی النظر مین یہ ثابت ہوتا ہے کہ انکا جواب دینا صحیح نہین لیکن اصل یہ ہے کہ امثلہ مذکور بہت بڑے مغالطے ہین اور یہ دلائل ایسے فرضی دعوے پر مبنی ہین جو کبھی نہین ثابت کیا گیا ہے اور میری دانست مین کبھی ثابت نہین کیا جا سکتا وہ دعوے یہ ہے کہ متعدد افراد ایماندار اور ذی فہم اور ذی شعور اشخاص کے ایک ایسے امر کی نسبت جداگانہ اور علی الاتصال شہادت دیکھتے ہین جو وقوع مین کبھی نہین آیا -

اب ہمارا یہ جواب ہے کہ کوئی شہادت ایسی نہین پیش ہوئی جس سے ظاہر ہوتا کہ ایسا کبھی ہوا یا ہوسکتا تھا لیکن قیاس مذکور اور بھی زیادہ تر خلاف عقل سوقت معلوم ہوتا ہے

جب ہم اُن معالجات کے کوائف پر لحاظ کرتے ہین جو مقبرۂ ابیے پارس مین ہوئے اور اکثر
عالم جو ابھی تک زندہ ہین اسپریچو ئیلزم یعنے عمل حاضرات جدیدہ کے معتقد ہو گئے ہین باوجودیکہ
اولًا اُسکو غیر ممکن اور خیالی سمجھتے تھے اور ایسے امور کے وقوع کی نسبت زمانہ بھر کے کل
تعلیم یافتہ لوگ خلاف تھے مگر بعد تحقیقات اور تنقیح کامل کے اکثر اُن مین سے مع حکما اور
علما رعلم طبیعیات اُسکے وجود کے قائل ہوگئے ہین۔ اگر بحث مسبوق کو دلیل قرار دین تو
ضرور ہے کہ اجماعی شہادت کا دروغ ہونا ثابت کیا جاسے ورنہ مصادرۂ علی المطلوب لازم
آتا ہی۔ یہ ملحوظ خاطر رہے کہ ہمکو عقائد لاطائل یا غلط نتائج سے نہین بلکہ امور واقعی اور صحیح
سے بحث ہی یہ کبھی نہین ثابت ہوا اور نہ ثابت ہوسکتا ہے کہ بغیرض واشیور اشخاص کی شہادت
اجماعی دربارہ کسی فریب کے حاصل کی گئی تھی۔ اصل مطلب یہ ہی کہ واقعہ مظہرہ یا ممکن ہی
یا غیر ممکن اگر ممکن الوقوع ہے تو اس قسم کی شہادت جسکا اوپر ذکر ہوچکا ایسے واقعہ کے
ثبوت کیواسطے کافی ہے اور اگر غیر ممکن ہے تو ایسی شہادت کا بہم ہونا غیر ممکن تھا لہذا دلیل
مذکور محض ایک مغالطہ ہے کسواسطے کہ اُسکا اصلی بیان فرضی ثابت نہین ہوسکتا اور اگر اس
بیان فرضی سے اس مقدمہ کا دعوی بیان کرنا منظور ہو کہ جسقدر کوئی واقعہ عجیب وغریب
ہو اُسیقدر عمدہ شہادت اُسکے اثبات کے لیے چاہیے تو البتہ امر قابل تسلیم ہے لیکن ہماری
یہ راے ہے کہ ہر ایماندار اور شخص بے واسطہ کے بطور شاہد زیادہ ہوجاتے سے
شہادت انسانی کی وقعت اسقدر بڑھتی جاتی ہے کہ جب ایسے معتبر ایک تعداد کافی کے
شاہدان سوانح کی نسبت تصدیق کرین جنکو معجزات یا امور فوق العادت کہتے ہین اور
جو روزمرہ وقوع مین آتے ہین تو ایسے امور کو تسلیم کرنا چاہیے۔ بار ثبوت اُن اشخاص کے
ہے جنکا یہ قول ہے کہ اس قسم کی شہادت کا غلط ہونا ممکن ہے۔ ہماری دانست مین یہ
ثابت کرنا چاہیے کہ کسی خاص حالت مین کبھی ایسا ہوا ہے کہ اس طرح کی شہادت باوجودیکہ
اجماعی بھی تھی مگر غلط ثابت ہوئی اور اس امر کا بھی بیان قیاسی کافی نہین بلکہ ثبوت صحیح

پیش کرنا ضرور ہوگا اسکا بھی خیال رہے کہ وہ ثبوت کمل نہین ہوتا جسمین مغالطہ مفصلاً نہ بیان کر دیا جاسے مثلاً صرف اتنا کہدینا کافی نہوگا کہ فلان شہادت اجماعی دربارۂ سحر تھی اور سحر ایک غیر ممکن شے ہے یہ ایک دعوے بے دلیل ہے اور یہ قیاس کہ سحر بذریعہ شیطان ہوتا ہے ممکن ہے کہ غلط ہو لیکن یہ واقعات صرف انھین جادوگرنیون کے بیانات سے نہین ثابت ہوئے ہین جنپر تشدد اس بارہ مین کیا گیا بلکہ ان امور متشابہ سے ثابت ہوئے ہین جنکا وقوع فی زماننا اکثر بہ شہادت گواہان بے تعلق ثابت ہوتا رہتا ہی۔

اسپرچویلزم یعنی عمل حاضرات جدید کے وجود سے انحراف

فی زماننا ایک دلیل وجود عمل حاضرات کی نسبت کیجاتی ہے لوگون کا یہ بیان ہے کہ عمل حاضرات صحیح نہین ہے اور انسان کو روحانی مخلوق پر اختیار نہین اور وہ کسی قاعدہ کے تابع نہین اگر کوئی اسکے خلاف بیان کرے تو اسکو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ مثل دیگر حوادث عالم کے کہ وہ پابند قوانین مختص کے ہین تو البتہ ہمکو انکے موجود ہونے پر اعتبار ہوگا اگرچہ دلیل مذکور پر چند اشخاص کو اعتقاد ہے تاہم اصل مین وہ لاطائل ہے حوادث منظرہ عام اس سے کہ صحیح ہون یا نہون انکا اصل مطلب یہ ہے کہ وہ کسی بے علاقہ ذوی شعور مخلوق کے افعال کا نتیجہ ہین اور اسی وجہ سے وہ حوادث روحانی علوی تصور کیے جاتے ہین اور اگر انمین خودمختاری نہوتی اور قوانین معلومہ کے تابع ہوتے تو انکو کوئی شخص روحانی نہ سمجھتا لہذا دلیل مذکور صرف اعادہ نتیجہ مسبوق الذکر کا ہے یعنے جبتک امور واقعی سے کسی قسم کی مختلف مخلوقات ذوی العقول کا وجود ثابت نہو ہم انکے موجود ہونے پر اعتبار نکرینگے اور اعتبار اسوقت کیا جائیگا جب یہ ثابت کردیا جاسے کہ وہ قانون مقررہ کے تابع ہین اگرچہ میری دانست مین اس دلیل سے بوے طفولیت آتی ہو لیکن اسکی بحث اکثر وہ اشخاص کرتے ہین جنکو فلسفی ہونے کا دعوے ہے۔

عمل حاضرات کے بارہ میں شہادت علمی کا ضرور ہونا

وہ دوسرا اعتراض جو اکثر میں نے معترضین کی زبان سے سنا اور جسکی بڑی تعریف ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ کسی غیر معمولی یا غیر قابل اعتبار واقعہ کے وجود کی نسبت رائے دینے کیواسطے بہت بڑا علم چاہیے۔ اور جبتک علما اُسکے بارے مین تحقیقات علمی سے ثبوت پیش نکرین وہ عملیات قابل اعتبار نہین ہوسکتے۔ مگر میری دانست مین اس سے بڑھکر آج تک کوئی مغالطہ نہین ہوا اس بارے مین اکثر گفتگو رہتی ہے۔ اور یہ غلطی بھی عام ہے۔ لیکن اصلیت اُسکی بالکل خلاف اُسکے ہے جو بیان کی گئی کیواسطے کہ جب کبھی اُن امور کے بارہ مین علمانے دلائل قیاسی سے بحث کی جنکو کہ محققین نے مشاہدہ کیا ہے تو ہمیشہ وہ عالم غلطی پر رہے ہیں اسی جگہ پر گلیلیو۔ اور ہاروے۔ اور جنیر۔ وغیرہ محققین کے نام جنکا تمام عالم مین شہرہ ہے بیان کردینا کافی ہے تمام جہان کو معلوم ہے کہ جو جو امور اِن محققون نے دریافت کیے اُنکے ہمعصر علمانے اُنسے اختلاف کیا کیونکہ باسباب ظاہر اُن عالمون کے وہ امور لاطائل اور غیر قابل اعتبار معلوم ہوتے تھے۔ اور ابھی بہت قلیل زمانہ منقضی ہوا ہے کہ اُن امور کے بارے مین ایسی ہی ایک عجیب نظیر ظہور مین آئی ہے یعنے جب بنجمن فرنکلن نے رائل سوسائٹی یعنے جماعت شاہی کے روبرو اِس بارے مین گفتگو کرنا چاہی کہ عالم مین اکثر اشیا ایسے ہین جنکے ذریعہ سے بہ نسبت دیگر اشیا کے قوت برقی زیادہ دوڑتی ہے تو اُسوقت کل علما ے جلسہ نے اُنپر مضحکہ کیا اور اُس مضمون کو مضامین فلسفیہ مین نداخل کیا۔ جب سیلنگ صاحب نے اپنے وہ عجیب وغریب ثبوت اسبارے مین پیش کیے کہ ضوکی وہی کیفیت ہے جو موج کی دریا مین ہے تو اُس زمانہ مین بھی کئی سو بڑے بڑے عالم اور فیلسوفون نے اِس قیاس کو غیر ممکن سمجھکر اُسپر مضحکہ کیا اور اڈیٹر اخبار اڈنبرا ریویو نے تمسخر سے یہ تحریر کیا کہ تامس گرے اب ریل کی سڑکین نہین بنا سکتے کیونکہ اُسکے پہلے تو بجلی بہت دوڑتی ہے اور جب یہ تجویز ہوئی کہ لندن مین گیاس کی روشنی ہونا چاہیے تو اُسوقت سر ہمفری ڈیوی

اس امر کو غیر ممکن الوقوع سمجھکر بہت ہنسے۔

اور جب اسٹیفنسن صاحب نے یہ تجویز کیا کہ لورپول اور منچسٹر کے درمیان مین ریل ہونا چاہیے تو علما نے یہ شہادت دی کہ ریل کا فی گھنٹہ ۱۲ میل چلنا بیان غیر ممکن ہے ایک بڑے مستند عالم نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ دہی جہاز بحر ظلمات کو نہین طے کر سکتا اور جب بڑے ریاضی دان اسٹرنگو نے تار برقی کی نسبت گفتگو کرنا چاہی تو فرانس کے علما نے استہزا کی اور جب پہلے پہل وہ آلہ ایجاد ہوا جس سے بارش کا حال دریافت ہوتا ہے تو لوگ بہت ہنسے۔ اور جب مریض کو قوت مقناطیسی کے زور سے بیہوش کر کے عمل جراحی کیا اور اسکو غفلت کی وجہ سے تکلیف نہوئی تو لوگون کو یہ غلطی ہوا کہ یہ مریض خلائق کو فریب دینے کے لیے ضبط کیے ہوئے ہے۔

انسان کے قدیم ہونے مین لوگون کو بہت بڑا شک ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ خیال عقیدہ اشخاص زمانہ حال کے خلاف ہے ۱۸۲۳ء مین ایک فرانس کے عالم مسمی ایمی بوئے نے جسکو علم الارض مین بہت بڑی مہارت تھی ایک انسان کی ہڈیون کا ڈھانچہ دریائے رین کی سخت مٹی مین سے اسی فیٹ نیچے سطح زمین کے پایا وہ ڈھانچہ ویلی صاحب کے پاس جو علم تشریح بدن انسان کے بڑے عالم تھے بھیجا گیا۔ لیکن انھون نے اس بیش بہا ڈھانچہ کو جو مدت تک زمین کے نیچے رہنے سے سنگ ہوگیا تھا پھینک دیا اور تلف کر دیا۔ سر چی لائل صاحب نے موقع مذکور پر بذات خود تحقیقات کر کے اپنا یہ عقیدہ کر لیا کہ محقق سابق کے بیانات بہت صحیح تھے ۱۷۱۵ء مین پتھر کے ہتھیار مع ایک ڈھانچہ استخوان فیل گریز ان لین کے ایک غار مین سے مسٹر کانیرز کے روبرو نکلا چنانچہ انھون نے اشیا مذکور کو عجائب خانہ انگلستان مین رکھدیا اور یہان وہ بہت عرصہ تک رکھا رہا اسکی تحقیق کی جانب حال مین متوجہ زمانہ ہوا کہ لحاظ کیا گیا ۱۸۵۸ء مین فریر صاحب نے سنگین آلات ضرب مع استخوان ان حیوانات کے جنکا اب نام و نشان تک

نہین باقی رہا مقام ہاکس واقع سفک مین پائے ۔ من ابتدا سے ۱۸۴۱ء نہایت ۱۸۶۳ء عیسوی
بوشی ڈی برتھیز نے جو ایک فرانس کا بہت بڑا عالم علم الارض ہے اکثر سنگین آلات ضرب فرانس کے
شمالی طبقات سنگین مین پائے لیکن ایک مدت دراز تک صاحب موصوف اپنے ہمعصر علما کو بات
کا قائل نکر سکے کہ آلات مذکورہ دست انسان کے بنے ہوے ہین اور لحاظ کرنے کے قابل
ہین آخر کار ۱۸۵۳ء مین لوگ اسبارے مین اسکے معتقد ہونے لگے ۱۸۵۹ء و ۱۸۶۰ء مین اکثر وہ
علما جنکو علم الارض مین مہارت تام حاصل تھی مقام مسبوتی انگلستان مین گئے اور بوشی ڈی برتھیز کے بیانات
اور نتائج کی تصدیق کی ۔

دوسرے امر کے بارے مین لوگونکو اس سے بھی زیادہ لاپروائی اور بے اعتقادی تھی ۱۸۲۵ء
مین مسٹر مکنتری صاحب ساکن ٹارکی نے ایسی چھپا قین چیزین کی جنپر کام ہوا تمامہ استخوان
ایسے حیوانات کی جنکا نام ونشان بھی باقی نہین رہا تھا مشہور غار کنٹ مین پائین لیکن جو حالات
صاحب مذکور نے اشیاء مذکورہ کے بارے مین بیان کیے انکی نسبت بھی بڑا مضحکہ ہوا ۱۸۴۰ء مین
مسٹر گاڈون آسٹن نے جو ہم لوگون مین سب سے اول علم الارض کا عالم ہوا ہے اس امر
کے جلسہ تحقیقات ارضی مین گفتگو چھیڑی اور مسٹر ویوین ساکن ٹارکی نے ایک مضمون ایسا
پیش کیا جس سے مسٹر مکنری صاحب کی تحقیقات کی تصدیق ہوتی تھی لیکن مضمون مذکور نامعلوم
ہونے کی وجہ سے طبع نہین ہوا ۔ ۱۴ برس بعد ٹارکی کی جماعت کے لوگون نے جو دربارہ
مختلف علوم ارضی کے تھی اکثر امور دریافت کیے اور تحقیقات سابق کو کمل طور پر تصدیق
کرکے کل حالات لندن کے اوس جلسہ مین پیش کیے جو دربارہ علم الارض منعقد ہوا کرتا تھا
لیکن حالات مذکور غیر ممکن متصور ہونے کی وجہ سے طبع نہوئے ۔ ۵ برس ہوے اس غار کی
تحقیقات بالاصول اور برٹش اسوسیشن کی کمیٹی کے زیر نگرانی ہو رہی ہے اور وہ تحقیقات
جو ۴۰ برس مین ہوئی اسکی تصدیق ہوتی جاتی ہے وہ اسقدر تعجب انگیز نہین معلوم ہوتی تھی یہ
کہ وہ اصل مین تھی اب لوگ یہ کہینگے کہ یہ شاید مبنی بر اصول تھا ۔ اور کیا تعجب کہ ایسا ہی ہو لیکن

اس سے یہ ثابت ہی کہ وہ ہمارے محقق اس امر خاص مین صحت پر تھے اور وہ علما جنھون نے
انکی تحقیقات کی تکذیب کی غلطی پر تھے۔

اب زمانہ جدید مین چند ایسے اشخاص ہین جنھون نے وہ امور روایت کیے جو علی العموم
خوق العادت اور غیر ممکن ہین اور اسی وجہ سے غیر قابل لحاظ بہ نسبت ان امور کے سمجھے جاتے ہین
جنکا سابق مین ذکر ہوا۔ اور کا ہم وجود اشراق کی نسبت بحث کرینگے۔ وہ اشخاص جنھون نے اشراق کا
مشاہدہ کیا یا اور اپنی زندگی اسی کی تحقیق اور مشاہدہ مین صرف کی ہو وہ علم و لیاقت مین دیگر محققین کے ہم
مین منجملہ انکے سات لایق ڈاکٹر ہین یعنے ڈاکٹر الیٹ سن ۔ گرگیری ۔ ایش برنر ۔ لی ۔ ہربرٹ ۔ میو ۔
اسدیل ۔ ہیڈک ۔ علاوہ انکے مس مارٹنو اور مسٹر ایچ جی اٹکنس ۔ اور مسٹر چارلس بری ۔ اور
ہیری ریکن بیک وغیرہ بھی شاہد ہین جب ہم تاریخ محققین سابق پر اور ان گیارہ تعلیم یافتہ کی آگاہی پر
لحاظ کرتے ہین کہ انکو کل اعتراضات امور متنازعہ کے بارہ مین معلوم تھے اور اسی وجہ سے انھون
بڑی ہوشیاری سے تحقیقات کی تو غیر ممکن معلوم ہوتا ہی کہ اشخاص مذکور غلطی پر ہون اور وہ لوگ
جو قیاس کو دخل دیکر یہ بیان کرتے ہین کہ ایسے امور کا ہونا غیر ممکن ہے سب سچے ہون یا سب
جھوٹے ہون اگر تاریخ اور تجربہ سے ہم لوگ سیکھا چاہین تو یہ پیشین گوئی کرنا چاہیے کہ ایسے
حالات مین جو لوگ بے سمجھے دوسرون کی تحقیقات کو غلط تصور کرتے ہین وہ خود غلط ہین۔

مسٹر لکی صاحب نے معجزات پر جو جرح کیے ہین اُنکے جوابات

اب ہم اُن حکما کا تذکرہ کرتے ہین جو زمانہ جدید کے معجزات پر معترض ہوئے ہین۔ اُنمین
سب سے زیادہ مشہور مسٹر لکی مصنف تاریخ معقولات نے اپنی تاریخ معقولات مین
امر متنازعہ فیہ کا تذکرہ کیا ہے چنانچہ انکے خیالات اس بارے مین ایسے صاف اور عجیب
طور پر ادا ہوئے ہین کہ انکو ہمارے ان خیالات کے سمجھنا چاہیے جو زمانہ جدید کے تعلیم یافتہ
لوگون کے ہین۔ وہ خیالات حسب تصریح ذیل ہین۔

عام تعلیم یافتہ لوگون کو معجزون کے بارے مین یہ خیال نہین ہی کہ انکی نسبت شہادت موجود

مشکوک یا مذبذب یا غیر معتبر ہے بلکہ یہ خیال ہے کہ وہ مطلقاً قابل مضحکہ اور غیر معتبر ہے ۔ بعد اسکے حکیم مذکور یہ بیان کرتا ہے کہ بعض درجے زمانہ شائستگی کے ایسے ہوتے ہین اور اکثر وجوہ بھی ایسے درپیش ہو جاتے ہین کہ ہر شخص مشہور اور ہر طریقہ مشہور سے بالاتفاق بکثرت معجزات منسوب کیے جاتے ہین ۔ اور ہم ان وجوہ کی تصریح کر سکتے ہین جنکے سبب سے لوگ معجزات کی جانب رجحان کرتے ہین اور ہم یہ بھی ثابت کر سکتے ہین کہ ان وجوہ سے وہ نتائج ضرور پیدا ہوئے جو مقصود تھے اور ہم ان مختلف کیفیات باطنی کی بھی تصریح کر سکتے ہین جو کوائف بد اعتقادی کے ساتھ پیدا ہو جاتی ہین جس زمانہ مین کہ انسان کی طبیعت نکتہ چینی سے ناواقف ہوتی ہے اور قوانین لابدی کا ظہور نہین ہوتا اور انسان امور متعلقہ انتشار و انتزاع کو بھی خیال نہین کر سکتا تو اسوقت معجزون کی تعریف کا اظہار ہوتا ہے اور عوام اسپر ایمان لاتے ہین ۔ اور یہ معجزات اس زمانہ تک فروغ پاتے ہین جبتک کہ کوائف ذہنی مبدل نہین ہوتے ۔ معجزون پر اسوقت اعتبار جاتا رہتا ہے جب لوگون کے عقائد مین فرق آجاتا ہے ۔ ہمارا یہ مطلب نہین ہے کہ اصدار معجزات غیر ممکن ہے یا یہ کہ انکی تصدیق اسقدر شہادت سے نہین ہوتی جو ان امور کے بارہ مین پیش کیجاتی ہے جنپر ہمین اعتبار ہے بلکہ صرف ہمارا مطلب یہ ہے کہ اکثر زمانے ایسے ہوتے ہین کہ انمین اس قسم کے فریب پیدا کیے جاتے ہین ۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ان امور کی اصلیت دریافت ہوجاتی ہے جو تعصب مذہبی کی وجہ سے معجزات تصور کیے جاتے ہین اور وہ تصریح جنسے ان قصص و حکایات کی اصلیت دریافت ہوجاتی ہے یہ ہے کہ معجزہ کسی خاص درجہ کے علم و ذہانت کا نتیجہ ہوتا ہے اور یہی گویا تردید معجزات کی تصریح ہے ۔ لکی صاحب کے بیانات اور دلائل مین ویسے ہی بڑے مغالطے ہین جیسے کہ ہیوم صاحب کے دلائل مین تھے ۔ کسواسطے کہ انکا یہ بیان کہ مختلف مدارج شائستگی کے زمانہ مین ہر شخص مشہور یا ہر طریقہ مشہور سے بالاتفاق بافراط ضرور ہی معجزات منسوب کیے جاتے ہین سیری و انسٹنٹ مین مشہور واقعات تاریخی کے خلاف ہے ۔ سابق و حال مین ہمیشہ مذہب رومن کیتھلک مین

معجزون کی افراط ہوتی تھی اور ہے۔ مذہب رومن کیتھلک کے لوگون مین پوپ یعنی مجتہد سب سے بڑا شخص ہے اور اجتہاد بہت بڑا عمدہ طریقہ ہے لہذا اگر ہم مسٹر لکی کے بیانات کو صحیح تصور کرین تو پوپ کو بہت بڑا معجزنما تصور کرینگے۔ لیکن اصلیت یہ ہے کہ سوا ایک یا دو مجتہدین ماسبق کے کسی مجتہد کی جانب اعجاز نہین منسوب کیا گیا۔ برخلاف اسکے اکثر ایسا ہوا ہے کہ مذہب رومن کیتھلک کے غریب مولوی یا دنیادار لوگون سے اعجاز منسوب کیا گیا اور اسیوجہ سے وہ ولی قرار دیے گئے۔ دوسرے مثل اور مشہور اشخاص کے ایک شخص مسمی لیوتھر بھی ہے اور اُسنے اصول مذہبی مین بڑی اصلاح کی تھی یہ شخص معجزات کا بڑا معتقد تھا اور اُسکے زمانہ مین تمام دنیا معجزات پر عقیدہ رکھتی تھی اُسکے مرنے کے بعد کئی پشتون تک مذہب پروٹسٹنٹ مین معجزات بافراط ہوتے رہے باینہمہ اس مشہور شخص سے معجزات منسوب نہین کیے گئے۔

ہمارے زمانہ مین معجزنما لوگون کے سرغنا اور رنگ صاحب اور فرقہ مارمن مین معجزنما لوگو کے بانی مبانی جوزف اسمتھ ہین باینہمہ ان دونون اشخاص کی نسبت معجزات نہین منسوب کیے گئے مگر صرف وہ معجزات جو جوزف اسمتھ نے تکمیل قایم ہونے اس مذہب کو دکھائے تھے۔ ان عجیب کیفیتون سے مجکو یہ ثابت ہوتا ہے کہ معجزہ کی کسی قدر اصلیت ضرور ہے اور لکی صاحب کی اس قیاس کے بارے مین شہادت نہین کہ مشہور اشخاص سے معجزات منسوب کیے جاتے ہین یہ مثل ان قیاسات کے ہین جو ظاہرا باصول مناظرہ اور قابل تعریف معلوم ہوتے ہین لیکن انکا کوئی ثبوت نہین۔

مسٹر لکی صاحب کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ زوال اعتقاد کے ساتھ خیالات بھی ضروری بدل جاتی ہین لیکن یہ تبدیل ضروری ثابت نہین کیجا سکتی کیونکہ ایسے خیالات کا متزلزل ہونا قصر تاریخ سے ایک مرتبہ معلوم ہوا ہے۔ اور تعجب کی بات یہ ہے کہ ایسے خیالات زوال اعتقاد کے ساتھ نسل جوزف لانیفک کے باقی رہے بلکہ بڑھتے گئے۔ لیکن بیس برس سے عقائد بھی مضبوط ہوتے گئے یونانی اور رومیون کا جو قدیم زمانہ خدشناسگی کا تھا اُس زمانہ مین ایسے عقائد بڑی زور شور سے

لوگون کو تھے چنانچہ اُس عقیدے کی ہر زمانہ کے لئیق ترین لوگون نے تردید کی علاوہ بران
اعتقاد جو حال کی صدی مین واقع ہوا کسی قاعدہ کا بہر منسوب نہین ہوسکتا بلکہ مستثنیات مین داخل ہے
مسٹر لکی صاحب کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ لوگون کو امور فوق العادت کا اُس زمانہ مین اعتقاد
ہوتا ہے جس وقت اُنکے طبائع نکتہ چینی سے خالی ہوتے ہین اور کلیہ قواعد کا خیال نہین ہوتا
اس بارے مین لکی صاحب مثل ہیوم کے خلاف بیانی کرتے ہین منجملہ اُن اشخاص کے
جنکو امور فوق العادت کے امکان کا اعتقاد تھا ایک گلینول صاحب بھی ہین چنانچہ مسٹر لکی
گلینول صاحب کی نسبت یہ تحریر فرماتے ہین کہ گلینول صاحب بڑے مشکوک مزاج تھے اور زمانہ
جدید کے ایک بڑے معترض نے اُنکے بارے مین یہ لکھا ہے کہ سب سے اول انگلستان کے حکیم جنھون نے ہر
امر مین شکوک بالتصریح پیدا کیے ہین گلینول صاحب تھے۔ اگر شک سے یہ مطلب ہے کہ انسان کو
ہر اس مطلب پر اعتبار نکرنا چاہیے تو یہ رائے اُنکی بہت صحیح ہے اور رسالہ کتاب جو موسوم بہ
وانیٹی آف ڈاگمٹزم جو دوبارہ اسکیپسس سائنٹفکا کے نام سے طبع ہوئی اور جسمین گلینول صاحب نے
اپنے خیالات حکمانہ کی بحث بالتصریح کی ہے دوسری کتاب ایسی دستیاب ہونا مشکل ہے جس سے
ضعف اعتقاد اور تعصب کم ظاہر ہو۔ میری دانست مین کتاب سادوسزمس ٹرائمفس
سے بڑھکر کوئی عمدہ کتاب درباب معجزہ بحث آج تک نہین طبع ہوئی۔ ڈاکٹر ہنری مور
اور بائل اور کڈورتھ نے گلینول صاحب کی تائید بڑی مدد سے اسبارے مین کی ہے
اور جو لوگ اُنکے خلاف تھے وہ لیاقت اور شہرت مین اُنسے بڑھکر نہ تھے با اینہمہ حکما کا علم مین
شک کرنا بڑھتا گیا دوسرے مقام پر مسٹر لکی صاحب درباره گلینول صاحب کے یہ تحریر کرتے
ہین کہ ہابس اور لاک صاحب کی تحریر سے وہ ملحدانہ خیالات افشا ہوئے جو ٹنڈل صاحب اور
گلینول اور ہیل صاحب کی ذہانت سے پیدا ہوئے اور آخر کار مذہبی آزادی کا آنپر دارومدار
ہو گیا صرف یہی لوگ اور انھین کے خیالات ہین جو موید شک وسواس ہین۔
نکتہ چینی اور قواعد کلیہ کا خیال اس زمانہ مین لوگون کو بہت ہوتا ہم ہر ملک کی شائستہ

صدہا اور ہزارہا آدمی ایسے ہین جو ان حوادث کو اپنے ہی حواس کی شہادت پر معتبر سمجھتے
ہین۔ جنکو لکی اور دیگر حکما معجزات غیر قابل اعتبار تصور کرتے ہین۔ لیکن وہ لوگ
جو ان معجزات کا مشاہدہ کرتے ہین اُنکو معتبر سمجھتے ہین اور اصلی خیال کرتے ہین۔ مسٹر
لکی صاحب نے تو اِس اعتقاد کی نسبت یہ تحریر کیا ہے کہ یہ عقیدہ کبھی خاص کسی زمانہ
شایستگی مین پیدا ہوتا ہی اور علم اور فراست کا خاص نتیجہ ہے لیکن اصلیت یہ ہے
کہ یہ عقیدہ ہر درجہ شایستگی اور علم مین پایا گیا ہے سقراط۔ اور پلوٹارک۔ اور سنیٹ
اگسٹائن امور فوق العادت کے شاہد ہین لیوتھر۔ اور کیلون جو اصلاح عقائد مذہبی کے گواہ
ہین اور کل حکما اور صاحبان جج انگلستان نے زمانہ سر میتھیو ہیل تک یہ اقبال کیا کہ ایسے
امور کی شہادت کی تردید نہین ہوسکتی اکثر حالات مین مختلف ملکون کے حکام پولیس نے نہایت سختی سے
تحقیقات کی ہم سابق مین بیان کرچکے ہین کہ مقبرہ ابی پارس کے معجزات جو ایسے زمانہ مین
ہوئے تھے کہ تمام ملک فرانس اُسوقت اُن حکما سے بھرا ہوا تھا جو ہر امر مین شک کرتے ہین یعنی
اُس زمانہ مین کہ جب والٹیر وغیرہ موجود تھے وہ معجزات ایسے متواتر شہادت سے ثابت ہوگئے تھے
اور اسقدر تحقیقات کا موقع دیا گیا تھا کہ ایک شاہزادہ دربار شاہی کا اُسکے وجود پر بعد تحقیقات کامل کے
معتقد ہوا تو وہ جیلخانہ باسٹیل مین اسواسطے قید کیا گیا کہ اُسنے اُن معجزات کے اعلان کرنے پر اصرار کیا
تھا۔ ہمارے زمانہ مین کم سے کم ہر درجہ کے لاکھون آدمیونکو اسپریچوئیلزم یعنے عمل حاضرات پر اعتبار
ہے یہی وہ اعتبار جسکو لکی صاحب خاص مدارج ترقی علم سے منسوب کرتے ہین وہ علی العموم ہر درجہ ترقی علم مین پایا جاتا ہی

معجزہ پر عقیدہ کرنا جہالت کی نشانی ہے

مسٹر اے بی ٹیلر صاحب نے اپنے اُس لکچر مین جو رائل انسٹیٹیوشن مین دیا تھا اور اپنی
تصنیفات کے مختلف مقامات مین اس دلیل حکیمانہ کو دوسرے طور پر بیان کیا تھا انکا یہ خیال
ہے کہ کل عقائد دربارہ اسپریچوئیلزم یعنے عمل حاضرات و دیگر امور فوق العادت تعلیم یافتہ گروہ کے
زمانہ جاہلیت کی نشانیان ہین لیکن اصلیت یہ ہے کہ حکیم ٹیلر کو ان امور کو دور گذشتہ کر گیا ہی

جس سے ایسے عقائد واجب ہوجاتے ہین سچ تعلیم یافتہ لوگ اپنے حواس کی شہادت اور
کامل تحقیقات متواتر کے ذریعہ سے یہ جانتے ہین کہ وہ امور فوق العادت امور واقعی ہین اُنکے
خیالات اسبارے مین اُن وحوش سے ویسے ہی مختلف ہین جیسے کہ اُنکے خیالات آفتاب یا
بادل کی گرج یا امراض یا دیگر حوادث طبعی کے بارے مین علحدہ ہین اور اگر ٹیلر صاحب اپنی
دلیل کی تائید کرین تو اُنکو یہ خیال کرنا چاہیے کہ آج کل کے لوگون کا یہ قول ہے کہ آفتاب کا
ایک انبار آتشی تصور کرنا نشانی وحشی خیالات کی ہے اسلیے کہ اکثر وحوش کا آفتاب کی نسبت
یہی خیال ہے اور یہ اعتقاد بھی کہ اکثر امراض سلری ہین نمونہ اُسی خیال وحشیانہ کا ہے۔ یعنی ایک شخص
دشمن کی فوج مین مرض پہونچا کر چھوڑ دیسکتا ہے۔ امر متنازعہ فیہ امر واقعی ہے نہ کہ قیاسی لہذا جب
ہمکو امور واقعی کے بارہ مین تصفیہ کرنا مقصود ہے تو ہم دلائل قیاسی یا تشبیہات کو بالکل
لاطائل اور غیر متعلق سمجھتے ہین ہزارہا ذی شعور لوگ موجود ہین اور اُنکو تجربہ ذاتی سے یہ معلوم ہے
کہ بہت سے عجیب واقعات صحیح ہین اگرچہ علمانے اُنکو بیہودہ اور غیر ممکن الوقوع تصور کیا ہے
ایسے لوگون سے صرف یہ کہدینا جواب نہ تصور کیا جائیگا کہ ایسے عقائد اسوقت پیدا ہوتی ہین
جب انسان کی طبیعت کو نکتہ چینی کی جانب جھکان اور قواعد کلیہ کا مطلق خیال نہین ہوتا
یا یہ کہ خاص خاص زمانہ مین ایسے غلط خیالات پیدا ہوتی ہین اور مدارج علم و ذہانت کی خاص
نتائج ہین یا یہ کہ اُنسے صاف ثابت ہوتا ہے کہ زمانۂ جدید کی شائستگی مین وہ خیالات وحشی دوبارہ
پیدا ہوگئے ہین لہذا یہ امور حسب تصریح ذیل ثابت ہوگئے۔ اول یہ کہ ہیوم کے دلائل خلاف
معجزات صرف قیاسات اور مغالطات اور اختلاف بیانی پر مبنی ہین۔ اور حسب اصول علم
منطق اُنکی کوئی اصل نہین۔ ثانیاً یہ کہ زمانۂ جدید مین وہ بحث جو دربارۂ مسافرت انسانی بذریعۂ
تار برقی یا شیر سنگین کے پانی پینے کی ہے کوئی اصلیت نہین رکھتی کیواسطے کہ اُسکے مقدمات قیاسی
ہین ثالثاً یہ کہ علما کی رای پر اعتبار کرنا چاہیے نہ کہ بلکہ اشخاص کی شہادت پر جنھون نے اُن امور کا
مشاہدہ کیا ہے جو تمام جہان کے لوگون کے تجربے اور واقعات تاریخی سے بالکل خلاف ہین یا جائیہ کہ کی اور

ٹیلر صاحب کے دلائل حکیمانہ قیاسات غیر مشتبہ پر مبنی ہین اور اسی وجہ سے اُنکی کوئی اصل نہین
آخر مین مین اس امر پر زور دیکر بیان کرتا ہون کہ مجکو اِس امر کی بحث کرنا نہین منظور
کہ معجزات صحیح ہین یا زمانہ جدید کے اسپریچوئیلزم یعنے عمل حاضرات و اتعبات پر مبنی ہین یا
توہمات پر مگر میرا صرف یہ مطلب ہے کہ وہ اعتراضات جو اُمور مذکور پر کیے گئے ہین انکی اصلیت
ہے یا نہین اگر مین نے یہ ثابت کردیا ہو کہ وہ دلائل محض مغالطے ہین جنسے یہ خیال کیا گیا ہو
کہ امر متنازعہ فیہ کا ایسے کمل طور سے تصفیہ ہو گیا کہ خاص خاص اُمور کی بحث کرنیکی کوئی
ضرورت نہین باقی رہی تو حقیقت مین مین نے اِس اعتراض کو کہ شہادت دربارۂ اُمور
فوق العادت نہین پیش ہوسکتی رفع کردیا اور یقین ہو کہ ہر ایک ایماندار شخص جسکی غایت یہ ہو
کہ امر حق دریافت ہو اس امر کی تحقیقات کرنے مین غفلت نکریگا - معجزات شہادت انسانی
سے اگرچہ وہ کتنی ہی ہو نہین ثابت ہوسکتے - یہ وہ زمانہ ہو کہ اب قابل مستحز ضعیف الاعتقادی
کو جو ابھی تک رائج تھی بمقابلہ حکیمانہ خیالات کے معدوم ہوجانا چاہیے ورنہ تاریخ مین انسان
کی یہ قابل تاسف حالت درج کیجائیگی کہ اُسنے دنیا مین دریافت حالات کے ذریعے مسدود
کردیے اور بلا تحقیقات کامل دیگر اشخاص کے مشاہدات مین صحت و غلطی کا اعتبار نہ کیا -

اُمور فوق العادت کی تحقیق علمی

حصہ اول

تمہید

صفحہ ہاے مابعد مین مین نے اُن اُمور کی شہادت مین چند امثلہ مجتمع کیے ہین جو اُمور
فوق العادت ہونیکی وجہ سے خلاف قیاس تصور کیے جاتے ہین - ابتداءً معجزات کی اصلیت
اور اُن اُمور کے امکان مین چند خیالات بیان کیے ہین کہ جو اُن معانی مین معجزات نہین
ہین جنسے نقض قوانین طبیعی ہوتا ہو - ایسے معانی مین مین بھی معجزات سے اُسیطرح اختلاف
کرتا ہون کہ جیسے دیگر مشکوک مزاج حکما کرتے ہین اگر کوئی شخص یہ دریافت کرے کہ آیا مین نے

اِن تعجبات مین سے کسی امر متعجب کو جو صفحہ ہا سے مابعد مین مذکور ہین دیکھا ہو تو میرا جواب یہ ہے کہ مین نے انہین سے اکثر اسی قسم کے امور مشاہدہ کیے اور انکی اصلیت کی نسبت اطمینان حاصل کر لیا لہذا مجکو نہ چاہیے کہ اس شہادت کو ناقابل اعتبار سمجھون جو زیادہ تر متعجب امور کے بارے مین ہے اور انکا دیگر اشخاص نے مشاہدہ کیا ہے - کوئی نیا امر جب اول معلوم ہوتا ہے تو اسکو لوگ معجزہ تصور کرتے ہین اور اسپر اعتبار اسوجہ سے نہین کرتے کہ وہ خلاف عادت ہے اور اگر ویسے ہی چھ سات امور فراہم ہو جاوین تو وہ بذاتہٖ نحو معمولی تصور ہونے لگتے ہین اور اگرچہ وہ ذرا بھی سمجھ مین نہ آوین تاہم معجزات نہین تصور کیے جاتے چنانچہ ہزارہا امثلہ مین سے مین نے چند امور منتخب کرکے کتاب ہذا مین درج کیے ہین - اگر منجملہ انکے دو یا تین صحیح ثابت کر دیے جاوین تو اعتراض ناقص قانون طبعی اور خلاف ہونے کا رفع ہو جاتا ہے جن لوگون کو امر حق دریافت کرنا ہو وہ پانچ کتب مندرجہ ذیل مشاہدہ کرین اور بیان کرین کہ امور مندرجہ کتب مذکور صحیح ہو سکتے ہین یا نہین ان لوگون کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر ایک یا دو امور صحیح ثابت ہو جاوین تو انکی صحت کی نسبت شک نہین باقی رہنا چاہیے - کتب مذکور حسب تصریح ذیل ہین ریکین بیک صاحب کی تحقیقات دربارۂ اُس تعلق کے جو حرارت عنصری مقناطیس - برق - حرارت - اور ضو سے ہے - اسکا ترجمہ انگریزی مین گریگری صاحب نے کیا ہے - ڈاکٹر گریگری صاحب کے خطوط دربارۂ قوت مقناطیسی حیوانی کے - آرڈیل ادین صاحب کے خیالات دربارۂ حدود دوسری دنیا کے - ہیر صاحب کی تحقیقات عملی دربارۂ حاضرات روحانی مخلوق کے - ہیوم صاحب کے سوانح عمری - کل کتب مذکور سوای کتاب چہارم باسانی دستیاب ہو سکتی ہین اور چوتھی کتاب بھی اسکے چھاپنے والے سے ممکن ہو سکتی ہے مین ان اشخاص کی فہرست درج کتاب کرتا ہون جنکی شہادت صفحہ مابعد مین اُس کتاب کے پیش کی گئی ہے اور وہ لوگ اکثر حوادث عجیب اور غریب کے قائل ہین -

مجکو یقین ہے کہ یہ سب صاحب معتمد تصور کیے جائینگے - اگر یہ واقعات جنکا مشاہدہ کرنا اکثر لوگ مکرر وسہ کرر بیان کرتے ہین نہین ظہور مین آئے - تو مین شائقین کتاپ سے یہ عرض کرتا ہون کہ وہ خود ہی دریافت کرین کہ عقیدۂ ہذا کی کیا اصلیت ہے اور اگر مین بیان کرون تو اس سے ان سب حضرت کی حماقت کا گویا اظہار ہوگا - باوصیفکہ مین اُنکو زیادہ آہالی سے ذہی فہم تصور کرتا ہون - کسواسطے کہ وہ مشاہدۂ واقعات اور اس امر کے لائق ہین کہ اُنھون نے فریب کھایا یا نہین - کوئی ذی شعور کبھی ان اُمور کی ہرگز تصدیق نکریگا جو اور لوگ خلاف قیاس تصور کرتے ہین اور جنکے بارے مین اُسکو ہرگز یقین کامل نہو -

فہرست اشخاص مذکورۂ بالا کی

۱- پروفیسر اے ڈی مارگن منطقی و ریاضی دان -

۲- پروفیسر چارلس ریاضی دان -

۳- پروفیسر ولیم گریگری ام ڈی عالم علم کیمیا -

۴- پروفیسر رابرٹ ہیر ام ڈی عالم علم کیمیا -

۵- پروفیسر ہربرٹ میومی اور ام ڈی آئ آر اس عالم علم طبعیات -

۶- مسٹر ریٹر کیمیا دان -

۷- ڈاکٹر الیٹسن عالم علوم طبعیات

۸- ڈاکٹر ہیڈک حکیم -

۹- ڈاکٹر گلی حکیم -

۱۰- انجج اڈمنڈس مقنن

۱۱- لارڈ لنڈھرسٹ مقنن

۱۲- چارلس برے مصنف مضامین حکیمانہ -

۱۳- آرچبشپ وہیٹلی پادری -

١٤۔ ڈبلیو کرام اے پادری۔
١٥۔ جناب کرنیل اے بی ایلز بیم افسر فوجی۔
١٦۔ کپتان آر ایف برٹن افسر فوجی۔
١٧۔ ناسا اے سینیئر۔
١٨۔ ڈبلیو ایم تھیکرے مصنف
١٩۔ ٹی اے ٹرالوپ مصنف
٢٠۔ آر ڈی اوین مصنف
٢١۔ ڈبلیو ہاوٹ مصنف
٢٢۔ اس سی ہال مصنف۔

حصہ دوم معجزات اور علوم جدیدہ کا بیان

عموماً معجزہ کی یہ تعریف کیجاتی ہے کہ وہ نقض یا تعطل قوانین طبیعی ہو۔ اور چونکہ قوانین طبیعی انسان کے تجربہ اجماعی کے مجربات نتائج مین لہذا ہیوم کی یہ رای تھی کہ تجربہ انسانی سے معجزہ ثابت نہین ہو سکتا ہی اسٹراسن نے اپنی ایک مفصل کتاب مین کل بحث کا اسی پر انحصار کیا ہو کہ ١٠٠٠ برس کی انسان کی شہادت عینی سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ اُن قوانین کا کبھی نقض ہوا جو انسان کے تجربہ مساوی سے غیر مبدل معلوم ہوتے ہین علوم جدیدہ سے اس بحث کو اسطرح پر زیادہ طاقت حاصل ہو گئی ہو کہ کل قوانین مذکورہ کا ایک دوسرے پر دارومدار ہو اور وہ حرکت و قوت بطور خود نہ تو پیدا ہو سکتی ہو اور نہ معدوم ہو سکتی ہو پروفیسر ٹنڈیل نے اپنے مضمون دربارہ ترکیب کائنات مین جو اخبار فورٹ نایٹلی ریویو مین یون تحریر کیا ہو کہ معجزہ ایک نقض مسئلہ بقای قوت ہو اور جسم کا پیدا کرنا یا معدوم کر دینا معجزہ ہے اسی طور پر جو اصول بقاے قوت سمجھتے ہین اُنکے نزدیک بھی قوت کا پیدا کر دینا یا معدوم کر دینا معجزہ ہوگا مسٹر لکی نے اپنی مشہور کتاب موسومہ بہ ریشنلزم مین ثابت کیا ہے

کہ دو تین سو برس سے تاریخ اور علم سیاست اور علوم طبیعیات مین لوگونکو دنیاوی خیالات
کیجانب زیادہ رجحان ہے اور دینی خیالات سے قطعاً انحراف ہو۔ بیس۲۰ برس کے عرصہ مین
جو اکثر علوم طبیعی ایجاد ہوئے ہین اُنسے خیال مذکور اور بھی زیادہ ہوگیا ہی اور اکثر تعلیم یافتہ
لوگون کا یہ عقیدہ ہے کہ کل کائنات کا نظم ونسق چند قوانین مستقل اور غیر مستقل و تغیر پذیر
منحصر ہے اور کل حوادث بلا کسی تقسیم آیندہ کے اُن قوانین کی تقسیم مین آ سکتے ہین پس
اگر معجزہ کو اِن قوانین کا ناقض سمجھین تو وہ بجاے آسکے ہو کہ علوم کے بموجب اُسکی کوئی
اصلیت نہین اسوجہ سے کوئی تعجب نہین کہ اکثر مصنفین مختلف الرائے نے اُن امور
یا تاریخی یا مذہبی کی وجہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے جنکی نسبت اعجاز خیال کیا جاتا ہے یہ امر
بہت مشکل ہے۔ ہر زمانہ مین معجزات کی شہادت صریح بکثرت رہی ہو کہ جو لوگ معجزات کو غیر ممکن
کل اشخاص معجزات کو صحیح تصور کرتے تھے اور حق یون ہے کہ جو لوگ معجزات کو غیر ممکن سمجھتے ہین
اُنمین سے کسی شخص نے اُنکے وقوع کی شہادت کی کماینبغی تحقیقات نہین کی۔ لیکن اب
اب مین اِس بارے مین زیادہ گفتگو نہین کرنا چاہتا مین چاہتا ہون کہ کسی نہ کسی قسم کی
غلط فہمی امر متنازعہ فیہ کے بارے مین ابتدا ہی سے شروع ہو۔ ہر معجزہ صحیح کے بابت
مین کوئی نہ کوئی بات ایسی پیدا ہوسکتی ہے جس سے رفع شک ہو جانا ممکن ہے۔ جب یہ
بیان کیا گیا ہے کہ معجزات ناقض قوانین طبیعی ہین تو کل اعتراضات مین علی العموم ایک مغالطہ
پایا جاتا ہو یعنی ہر ایک اعتراض دعوی بے دلیل ہو کیونکہ اگر امر متنازعہ فیہ وقوع مین آیا تو ضرور ہے
کہ وہ مطابق قوانین طبیعی ہو۔ کسواسطے کہ قوانین طبیعی وہ قوانین ہین جنسے کل حوادث کا
انضباط ہو اور کسی امر واقعی کو امر فوق العادت کہنا ایک بہت بڑی غلطی ہے اور اگر معجزات
کی تائید کیجاے تو ضرور ہے کہ کوئی امر تعریف اُسکی بہ نسبت اُن تعریفون کے کیجاے
جو ابھی تک کی گئی ہین۔ جو شہادت دیگر حالات مین نسبت واقعات کی قطعی تصور کیجاتی ہو
اُسکا اِس بنا پر اعتبار نکرنا کہ اُسکی تشریح قوانین معلومہ سے نہین ہوسکتی بجاے اسکے ہی

کہ ہم لوگون کو کل قوانین کا علم مکمل طور سے حاصل ہو اور یہ کہ ہم قبل سے ہر امر کا ممکن دیا
ناممکن ہونا دریافت کرسکتے ہین انسان کی ترقی علم کے حالات ماسبق سے ثابت ہوتا ہے کہ جو
امور ایک زمانہ مین معجزات تصور ہوتے ہین وہ آئندہ مین عام حوادث سمجھے جاتے ہین۔ اکثر
معجزونکی اُن قوانین سے تصریح ہوگئی ہے جو زمانہ مابعد مین دریافت ہوئے ہین۔

اکثر سہل باتین کم علم لوگون کو امور فوق العادت معلوم ہوتی ہین۔ گرم ملک کے رہنے والے
مصنوعی برف کی نسبت یہی خیال کرتے ہین۔ جو لوگ سبک چیز کے بلند ہونے سے واقف
نہ تھے وہ غبارے کے بلند ہونے کو امر فوق العادت تصور کرتے تھے۔ اور ہم اچھی طرح
سے یہ خیال کرتے ہین کہ اگر کوئی شے ہوا سے زیادہ سبک نہ دریافت ہوجاتی اور کل علما اور
کیمیا دانون کا یہ خیال ہوتا کہ ہوا سبک ترین چیزون کی ہے تو غبارے کے بلند ہونے کی
شہادت پر اسوجہ سے اعتبار نہ ہوتا کہ وہ امر خلاف قانون طبیعی کے ہو اسلیے کہ کسی چیز کا
ہوا سے بلند ہونا ناقص قانون کشش ارضی ہے۔

سو برس قبل تار برقی کا تین ہزار میل سے آنا یا تصویر عکسی کا ایک لمحہ مین آتار لینے کی
شہادت پر سوا جہلا اور متعصب لوگون کے جو اعجاز کے قایل تھے کوئی اعتبار نہ ہوتا۔
پانچسو برس قبل اگر کوئی سیاح اُن محقق امور کو چین یا جاپان سے منسوب کرتا جو زمانہ جدید کی
دیدین اور کلان ہین کے نتایج ہین تو اُنہیں معجزہ خیال کیے جانے کی وجہ سے کوئی اعتبار
نکرتا پگھلے ہوئے دھات مین ہاتھ ڈبو دینا ایک عجیب امر اور ناقص قانون طبیعی معلوم ہوتا ہے
اور اُسکو معجزہ خیال کرکے قلت یا کثرت شہادت کی وجہ سے معتبر یا غیر معتبر نہین تصور کیا جاتا
بلکہ شخص کم علم معتبر اور ذی علم غیر معتبر تصور کرتا ہے۔ تیس برس کا عرصہ گذرا کہ اس ملک کے
اکثر علما اور بڑے ڈاکٹرون نے یہ کہا کہ قوت مقناطیسی سے جو انسان پر غفلت طاری ہو جاتی ہے
اُسمین عمل جراحی اِسطرح پر نہین کیا جاتا کہ معمول کو تکلیف ہو اور جب کبھی ایسا عمل کیا گیا
تو لوگون نے اشخاص معمول کو فریبی تصور کیا کیونکہ یہ امر خلاف قانون طبیعی خیال کیا گیا تھا

لیکن اب ہر ایک ذی فہم آدمی کو ایسے امور پر اعتبار ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ نتائج
قانون غیر معلومہ کے ہین جب لتّسلاٹ نے رومر سے یہ بیان کیا کہ ریشم کے کیڑے کی مادہ
نے نر کے انڈے دیے اور انمین سے بچے نکلے اور ریمن نے پالے۔ تو جواب یہ ملا کہ عدم
وجود غیر ممکن ہے۔ اور چونکہ امر مذکور معلومہ قوانین طبعی کے خلاف تھا اسی سے اسکی صحت
پر اعتبار نہین کیا گیا۔ باینہمہ فی زماننا امر مذکور کی تصحیح پر جمہور کا اقبال ہے اور اسکے
باب مین قیاسی قانون سے لوگون کو انحراف ہے۔ اِن چند امثلہ سے ہم یہ خیال کر سکتے ہین
کہ اکثر معجزات مشہور چند ایسے قوانین طبعی پر مبنی ہون جو ابھی تک دریافت نہین کیے گئے
مثلاً ہم شرائین یا روح کی ماہیت نہین جانتے اور یہ بھی نہین معلوم کہ شرائین کے ذریعہ سے
کیونکر اثر پیدا ہوتا ہے یا کس درجہ تک ایک انسان سے دوسرے انسان تک روح منتقل ہوتی
ہے پس اسی طرح یہ خیال کرنا بھی خلاف قیاس ہے کہ کسی حالت مین مرض کا بذریعہ معجزہ رفع
ہو جانا یا سواے حواس معلومہ کے دیگر حواس مخفی سے حالات کا دریافت کر لینا غیر ممکن ہے
امور صریحی کا معجزات تصور ہو جانا اور شہادت پر اعتبار نکر کے اپنے خیالات ماسبق پر عقاید
کو مبنی کرنا دو امثلہ مصرحۂ ذیل سے منکشف ہو جاتا ہے۔ کئی سال کا عرصہ گذرا کہ اخبار لندن
میڈیکل ٹائمس مین اُس تجربہ کا حال لکھا ہے جو ایسے چار روسیون پر کیا گیا تھا جنکو حکم
قضاے موت دیا گیا تھا۔ یعنی اشخاص مذکور کو اُن بچھونون پر سُلایا تھا جنپر اکثر لوگ
ہیضہ سے مر گئے تھے۔ لیکن انکو اِس امر کی اطلاع نہین دیگئی تھی۔ اسوجہ سے انکو وہ
عارضہ نہین ہوا بعد ازان جب انکو حکم دیا گیا کہ وہ اُن بسترون پر سوئین جنپر ہیضہ کے
عارضہ سے لوگ مر چکے ہین تو اِس صورت مین اگرچہ وہ بستر بہت صاف اور
شفاف تھے لیکن انمین سے تین روسیون کو بڑے روز شور سے ہیضہ کا عارضہ
ہوا اور ۲۴ گھنٹے کے عرصہ مین مر گئے۔

دو برس کا عرصہ گذرا کہ ولین ٹائن گریٹ راک۔ لوگون کے مختلف عوارض کو اپنے

دست شفا مس کر دینے سے اچھا کر دیتا تھا۔ پادری ڈاکٹر آرڈین صاحب بچشم دیدہ حال اُسکا یون بیان کرتے ہین کہ مین ہمراہ صاحب موصوف کے اپنے مکان موسومہ بہ لارڈکالونی مین تین ہفتہ رہا اور اُنکو ہزار ہا مریضون پر دست شفا پھیرتے ہوئے دیکھا اسمین شک نہین کہ یہ فعل ایک عجیب ہو مگر یقین کامل ہو کہ وہ معجزہ نہین ہو مین نے دیکھا کہ بہرہ آدمی صاحب موصوف کے ہاتھ لگانے سے اچھا ہوگیا۔ اور مہینون کے زخم چند عرصہ مین بھر آئے جن پکے ہوئے زخمونکے منھ بند ہوگئے تھے کھل گئے اور سینہ کی گٹھلیان تحلیل ہوگئین اُن عجیب معالجات کی نسبت شہادت عینی شخص مذکور کی جو بڑا لایق اور خوش اطوار ہو افراط سے صراحت کے ساتھ غیر ممکن ہو لیکن وہ کتاب ہذا مین درج نہین کیجاتی —

اُن دو صورتون مین اول پر لوگ عموماً اعتبار کرینگے اور دوسری کو غلط سمجھینگے کسواسطے کہ اول کی نسبت یہ رای ہے کہ وہ اثر قوت تخیلہ کا ہو۔ اور مثال ثانی مثل معجزہ کے ہے یا انہیمہ کوئی اثر جسمانی قوت تخیلہ کی جانب منسوب کرنا گویا واقعات کا بیان کرنا ہو اور اُن وجوہ یا قوانین کی لاعلمی کا جو امور مذکور کے باعث ہوتے ہین مخفی کرنا ہے پس یہ خیال کرنا کہ خاص خاص اعضا کے اشخاص کے دست شفا پھیر دینے سے صحت ممکن نہین ہے۔ ایسی حالت مین محض بیجا ہے جبکہ واقعات متعلقہ بیہوشی قوت مقناطیسی کے ذریعہ سے یہ صاف ثابت ہے کہ ایک انسان کا دوسرے انسان پر عجیب عجیب قسم کا اثر پیدا ہوتا ہو اور یہ کہ انسان تعلقات روح و جسم سے بالکل جاہل ہے —

لیکن اعتراض یہ ہوسکتا ہو کہ وہ معجزات جنکی اسطور پر تصریح ہوسکتی ہے ادنی درجہ کے ہین اکثر ایسا ہوا ہے کہ شے مردہ مین قوت و حرکت پیدا ہوگئی اور جسم و ثقل حد درجہ کا پیدا ہوگیا یا یہ کہ آسمانی اشیا زمین پر دکھائی دیتے اور لوگون نے یہ بیان کیا کہ انکے حوادث روزمرہ مین دفعتۃً خلل پڑا اُس قسم کے مشہور معجزات مین ایک عجیب بات یہ ہو کہ انکے ارتکاب کی نسبت ایک ایسے غافل ذی عقل سے دیجاتی ہو جو اُس شخص سے علحدہ ہوتا ہے جس سے اُن

معجزون کو عام لوگ منسوب کرتے ہین - ایک عجیب و غریب اور عام حادثہ صحیح یہ ہی کہ اکثر لوگون کے روبرو مختلف اجسام حرکت کرتے ہین اور اس حرکت کی وجہ نہین معلوم ہوتی - اُن لوگون کے لکھے ہوے واقعات مین جنھون نے ایسے حالات بچشم خود دیکھے ایک امر یہ بیان کیا جاتا ہی کہ ایک شے فوراً گرتے ہوئے نمایان ہوجاتی ہی تاہم وہ آہستگی سے اور بے کسی صدا کے زمین پر گر پڑتی ہی - اِس امر کا ذکر اُن مقدمات مین ہی جو سحر کے بارے مین زمانہ گذشتہ مین کیے گیے اور نیز واقعات زمانہ جدید کے عمل حاضرات کے بارے مین - اور اُس سے عجیب تر یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کوئی فاعل نامعلوم اُن اشیا کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر لیجاتا ہی - ایسے امور کو سمجھنے یا ممکن الوقوع بذریعۂ علوم جدیدہ قرار دینے کیواسطے ہم لوگون کو یہ خیال کر لینا چاہیے کہ فاعل ذوی عقل کا وجود اور اُنکا اجسام پر اختیار رکھنا ممکن ہے اگرچہ وہ حواس انسانی سے محسوس نہین ہوسکتا -

ممکن ہے کہ ہماری زندگی بھر فاعل ذوی العقول ہمارے متصل رہین اور ہمکو نہ معلوم ہو لیکن خاص خاص حالات مین اپنا وجود ظاہر کر دینا بعض اشخاص کو غیر ممکن معلوم ہوتا ہے اور بعض اسمین شک کرتے ہین - لیکن ہم یہ کہ سکتے ہین کہ جو اشخاص علوم جدید کی تحقیقات اور اُنکے عمدہ ترین خیالات سے واقف ہین وہ اُنکے وجود سے انکار نکرینگے ایسے خیال کرنے کی جو دقت واقع ہوگی وہ اِس قسم کی دقت سے بالکل مختلف ہوگی جو امکان اعجاز کے بارے مین اسوقت ہوتی ہے جب انکو اُن قوانین کا ناقص تصور کرین جو علوم جدیدہ کے بموجب مثبتہ اور غیر مبدل تصور کیے جاتے ہین ایسے فاعل کا جنکو قوت حس حاصل ہو ہمارے حواس سے نہ دریافت ہونا اُسی طرح ناقص قوانین طبعی ہے جسطرح چھوٹے چھوٹے کیڑون کی ماہیت دریافت ہونے سے نقص قوانین طبعی اولاً تصور کیا گیا تھا - کسواسطے کہ یہ جانور جنسے اکثر عمدہ اقسام کے حوادث روح حیوانی ظہور مین آئے ہین ایک ایسے خفیف گوشت اور لزج شے سے بنے ہین کہ اُنکے اعضا مین ایسی تفریق اور تخصیص نہین جو زندگی حیوانی کو

کیونکہ اسیطرح لابدی ہو۔ اگر ایسے ذوی عقل مخلوق کی ہستی جسکو انسان پر فضیلت حاصل ہے ثابت
ہو جاوے تو منجملہ اکثر امثلہ کے یہ بھی ایک مثال ایسی ہوگی جس سے یہ معلوم ہو کہ کائنات مین کسقدر
کم اشیا ہمارے حواس سے محسوس ہو سکتی ہین۔ سیوم۔ اور اشراس بھی جنکو امور فوق العادت
کے بارے مین صد درجہ کا شک ہے ایسے ذی شعور مخلوق کی ہستی کے خیال کو جائز رکھینگے یا امکان
ممکن الوجود ہونا تصور کرنے سے انکار کرینگے۔ غالبًا وہ یہ بیان کرینگے کہ ایسے امر کا ثبوت
کافی نہین ہے اور انکے وجود کے خیال کرنے مین بڑی دقت واقع ہوتی ہے اور اکثر ذی فہم
اشخاص کو ایسے ذی فہم مخلوق عمر بھر نہین محسوس ہوتے اور صرف یہ عقیدہ جہلا اور متعصب
لوگون کا ہے ہم بحیثیت فلسفی ہونے کے اس امر کی ممکن ہونے سے انکار نہین کر سکتے جسکو
تجھنے فرض کر لیا ہے لیکن قبل اسکے کہ ہم اسکو واقعہ تصور کرین تمھاری جانب سے اسکا ثبوت کافی پیش ہونا چاہیے
اور اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ایسے مخلوق کا وجود واقع مین ہے لیکن وہ اجسام
ہوائی ہین۔ تو ہمارا یہ سوال ہے کہ اونکو اجسام ذی تعقل پر کیونکر اختیار ہے اور وہ اجسام
ہوائی نتایج مشابہ معجزات کیونکر پیدا کرتے ہین۔ ایسے معترضین کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ
وہ قوانین جنکا اثر تمام عالم پر پہونچتا ہے اصل مین صرف ایک شکل حرکت جسم لطیف کی ہے اور
یہ کہ علوم جدیدہ کے قوانین کی تعمیل سے مختلف حوادث کا حدوث اُن قوانین مخفیہ سے
منسوب کیا جاتا ہے۔ مثلاً ضو اور حرارت اور برق اور قوت مقناطیسی اور غالبًا حرارت
عزیزی حرکات جسم لطیف کی مختلف شکلین ہین۔ اور دنیا مین کوئی حادثہ یا قوت یا کسی عمدہ
شے کا ظہور ایسا نہین ہے جو ان مختلف اشکال سے منسوب کیا جاوے۔ کل سطح کرۂ زمین کی
تجدید اور پہاڑون کا کٹ کر میدان ہو جانا اور میدانون کا پہاڑ بن جانا یہ سب اختلافات
اُس حرکت سے منسوب کیے جاتے ہین جو بوجہ آفتاب کے ہوتی ہے۔ معدنیات کی شاخین اور
چمکتے ہوئے فلزات کی قلمین جو پہاڑون سے کوسون تک نیچے گڑی ہوئی نکلتی ہین اُن
سب کا پیدا ہو جانا ایسی مختلف قوتون سے منسوب کیا گیا ہے جو خود ایک جسم کی حرکت سے پیدا ہوئی ہین

گھانس ہری ہری پتیان اور خوشنما پھول۔ انھین حرکات کی وجہ سے نشو و نما پاتے ہین - اور
زندہ رہتے ہین جسکو ہم حرارت اور ضو کہتے ہین اور حیوان اور انسان مین اُس عجیب
تار برقی کی قوتین بھی ایک محض مختلف اشکال حرکت جسم لطیف سے منسوب کیجاتی ہین جسکی اصل
کل مغز ہے اور تار شریان ہین اکثر صورتون مین اُن مخفی صورتون کے اثر زیادہ صراحت
سے معلوم ہوتے ہین مثلاً ہم یہ خیال کرسکتے ہین کہ ایک مقناطیس بغیر لمس اپنی قوت کا
اظہار کرسکتا ہے اور قوت کشش ارض اور سکون اجسام پر غالب ہوجاتا ہے یعنی بمقابلہ
قوت کشش ارض اجسام کو اپنی جانب کھینچتا ہے اور بمقابلہ قوت سکون اجسام جسمون
کو حرکت دیتا ہے ہم دیکھتے ہین کہ قوت برق بجلی کی شکل ہوکر بڑے بڑے ساکھو کے
درختون کو توڑ ڈالتی ہے اور بلند گنبدون اور میناردن کو گرا دیتی ہے اور انسان و
حیوان کو بغیر کسی زخم صریحی کے ہلاک کرتی ہے - غرضکہ یہ ایک ایسی قوت کا اثر ہے
جو ایک جسم غیر محسوس سے پیدا ہوتی ہے اور اُسکا اظہار صرف اُسکے اثرون سے
معلوم ہوتا ہے جس حالت مین کہ ایسے امور ہر وقت درپیش ہون تو ہمکو یہ خیال کرنا چاہیے
کہ اگر ایسے غیر محسوس مخلوق ذی عقل کا وجود صحیح ہے تو ممکن ہے کہ وہ ان قوتون کا
استعمال کرین جو سرچشمہ کل قوت و حرکت کا زمین پر ہین - ہم اپنے محدود حواس ظاہری
اور باطنی کے ذریعہ سے مختلف اشکال اُس حرکت جسم لطیف کے دریافت کرتے ہین اور
اُسکا نام - ضو - حرارت - برق - و کشش ارضی - رکھتے ہین لیکن کوئی شخص یہ نہین
خیال کرسکتا کہ اس اصلی جسم لطیف کے اور اشکال نہین ہین - اگر کوئی فرقہ قوم انسانی
نابینا ہو تو اُسکو بصارت باوجود ضو اور ہزارہا قسم کی عمدہ شکلون کا مطلق خیال نہوگا
اگر یہ ایک حس انسان مین نہوتی تو ہمارا علم طبیعیات اُس علم کا ایک ہزاروان حصہ بھی
نہوتا جو ہم لوگون کو حاصل ہے اس حس کے نہونے کی وجہ سے ہم اُس حد کو نہین بتا سکتے
جس حد تک انسان کی عقل کم ہوجاتی ہے اور ہم لوگون کو یہ بھی یقین کرنا چاہیے کہ

بے اس حس کے ہمارے اصول اخلاق مطلق نہوتے اور وہ فضیلت حاصل نہوتی جو اب
انسان کو حاصل ہے لہذا ممکن ہے کہ ویسے ہی عمدہ تربیت ہو حواس اوربھی ہون جیسی قوت
باصرہ۔ لامسہ اور سامعہ عمدہ ہے۔ فصل مابعد مین ہم ان تعلقات کا ذکر کرینگے جو اس
دلیل کو زمانہ جدید کے امور فوق العادت سے علاقہ ہے۔

حصہ سوم
معجزات زمانۂ جدید اصل مین حوادث ہین

اکثر ذی فہم لوگ اور خاصکر کے وہ لوگ جنکو علوم جدیدہ مین دستگاہ کامل ہو ایک بڑا
اعتراض یہ کرتے ہین کہ اگر وہ معجزات صحیح ہین تو وہ بالذات افعال حق سبحانہ تعالی ہین لیکن
یہ اعتراض ایک قیاس مروجہ پر مبنی ہے مگر ان امور کی اصلیت ایسی ہو کہ تعلیم یافتہ لوگ انکو
باری تعالی کی جانب ہرگز منسوب نکرینگے۔ کوئی معجزہ مشہور ہرگز اس لائق نہین ہو کہ کی
نسبت اللہ جل شانہ سے کیجاے اور سواعلا کے اور کوئی شخص ایسا نہین ہے جو محیط
کائنات ہو مرکز اعلی کے صفات ما فوق الادراک کو کماینبغی دریافت کر سکے۔ بڑے تعجب کی
بات ہو کہ علما اس قیاس کے باب مین جسپر اعتراض معجزات مبنی ہین گفتگو خلاف اصول علم منطق
کرتے ہین حالانکہ انکو ان معجزات کی وجہ دریافت کرنا چاہیے برعکس اسکے ان اعتراضات مذکور
مین ایک بے بنیاد زیادتی یہ کرتے ہین کہ اگر کوئی مخلوق ایسے معجزات پیدا کر سکتا ہو تو وہ
فہامت مین انسان سے بہت زیادہ ہے۔ پس اگر یہ معجزات علما کے ان خیالات کے
بموجب نہین ہوتے ہین جو افضل و ذی شعور مخلوق کی جانب منسوب کیے ہین تو بلا تحقیق
انکو وہ علما غلط تصور کرتے ہین منجملہ ان معترضین کے اکثر وہ لوگ ہین جنکا عقیدہ یہ ہو کہ
بعد مرنے کے روح باقی رہجاتی ہو فنا نہین ہوتی۔ پس لکھو کھا آدمیون کی ہمیشہ تبدیل حالت ہوا
کرتی ہے اور اگر انکی ارواح مین کوئی ایسا تبدل و تغیر ہوا نہین ہوتا جس سے انکی قوت
بہتی بڑھجاے تو وہ ادنی درجہ کے مخلوق ہونگے۔ لہذا ایسے حوادث کو وجود پہ کم حقیقت

وجہ سے اعتراض کرنا جسکا صدور کسی درجہ کے مخلوق سے ہو خلاف اصول منطق ہے۔
لوگون کا یہ خیال کہ اعلیٰ درجہ کے مخلوق ذی فہم کو بہ نسبت انسان کے زیادہ عقل ہے
ویسا ہی بے بنیاد ہے اور اسی طرح واقعات کی نفی کرتا ہے جسطرح پر گلیلیو کے اس بیان
کی نفی کی تھی کہ سیارے سات سے زیادہ نہین ہو سکتے۔ اور یہ کہ اقطاب عطارد کا ہونا
غیر ممکن ہے۔ اب ہمکو اصلیت اور اختیارات پر اُن ذی شعور اعلیٰ درجہ کے مخلوق کے
لحاظ کرنا چاہیے جسکا وجود ثابت کرنا مقصود ہے۔

اِس مضمون کے پہلے حصہ مین مین وہ وجوہات بیان کر چکا ہون جس سے یہ قیاس
کیا جا سکتا ہے کہ غالبًا اجسام لطیف اور حرکات کی ایسی ایسی شکلین ہین جو ہمارے
حواس سے محسوس نہین ہو سکتین۔ لہذا ہمکو یہ خیال کرنا چاہیے کہ غالبًا ایسے مخلوق بھی ہین جو
اُن قوتون کو عمل مین لا سکتے ہین اور اُن مخلوق پر اُن قوتون کا اثر ہو سکتا ہے کہ ممکن ہے
کہ اِس کائنات نا متناہی مین حواس غیر متناہی ہون اور ہر ایک دوسرے سے اسیطرح
مختلف جسطرح پر قوت باصرہ شامہ اور سامعہ سے مختلف ہے اور ایسے ایک شخص کا کہ جسکو وہ
حواس حاصل ہون علم اور قوت مدرکہ اُن حواس کے ہونے سے اُتنا ہی زیادہ ہوگا جتنا
علم اور ذہن اُس شخص کا جو اور حواس سوا قوت باصرہ کے رکھتا تھا بصارت زیادہ ہو جانے
کی وجہ سے زیادہ ہو جاوین۔ پس اگر مخلوق ہوائی کا کوئی وجود ہے تو غالبًا اُسکے حواس بھی
از قسم مذکور ہونگے اور اُنکو کائنات کا زیادہ حال معلوم ہوگا۔ اور اُن حواس کے سبب
اُنکو عقل بھی ایسی زیادہ ہوگی جس سے خاص خاص اعتراض کیواسطے اُن نئی مختلف اشکال
حرکت کو عمل مین لا دین اور اُنکا ہر حصہ باطنی اُتنا ہی زیادہ ہوگا جتنا اُنکو اختیار بذریعہ
مختلف اشکال مذکورہ کے حاصل ہے۔ ممکن ہے کہ اُنکو حرکت کرنے مین مثل بجلی یا برق
کے سرعت حاصل ہو اور قوت باصرہ ویسی حاصل ہو جیسی کہ ہم لوگون کو شیشہ ہی دوربین
یا کلان بین سے حاصل ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اُنکو وہ حس حاصل ہو جو ہم لوگون کو علم جدید

علم جدید کے ظفر آخر سے بذریعۂ علم عکس الظلّو حاصل ہوگئی ہی اور اسکے ذریعہ سے وہ مخلوق اُن
تعلقات باہمی کو دریافت کرکے جو اجسام کے ہر شکل مین پائے جاتے ہین - عام اس سے
کہ وہ حیوانات مین ہون یا ثوابت مفرد یا عقود ثوابت مین ایسے مخلوق کو جنکو ایسی قوتین حاصل
ہین جو انسان خیال نہین کرسکتا مخلوق فوق العادت نہین کہہ سکتے الا اسحالت مین کہ جب
اصطلاح مذکور کو معانی محدود اور غلط مین مستعمل کرین اگر وہ قوتین اسطرح پر عمل کرین
لائی جاوین کہ ہم اُنھین محدود کرلین تو اُسکے نتیجہ کو اُن معانی مین معجزہ نہ کہین گے جنھین
ہیوم - اور ٹنڈل نے استعمال کیا ہی کسواسطے کہ اُس سے نقض قانون طبعی یا انتقض مسلۂ
قیام قوت نہین لازم آتا اگرچہ ظاہرا اسکو ایسا معلوم ہو لیکن جسم یا قوت نہ تو آپ سے آپ
پیدا ہوسکتی ہے اور نہ معدوم ہوسکتی ہے ایسی کائنات لاتمناہی مین ضرور ہی کہ ماخذ اجسام
اور قوی بھی لاتمناہی ہون اور اجسام ہوائی کسی ایسی قوت کے ذریعہ سے کوئی فعل کرنا
جو جسم لطیف غیر تمناہی یا انسانی حرارت غریزی کا جزو ہو اور اُسکی وجہ سے ایسے نتائج
پیدا ہون جنکا ہم مشاہدہ کرسکین اسیطرح معجزہ تصور ہوگا جسطرح کرور ہا من پانی کا سمندر
سے اٹھنا یا قوت حیوانی کا زمین پر ہمیشہ عمل مین آتا ہی - تھوڑا زمانہ گذرا کہ ہمنے اُن
واقعات کا حدوث آفتاب اور کائنات لاتمناہی کے دیگر مختلف مبادی سے منسوب
کرلیا ہے پس معلوم ہوا کہ یہ کل امور خلقی ہین اور اُنکے قوانین طبعی کی صحت مین فرق نہین آتا -
پس بنظر علوم جدیدہ ہمکو یہ جاننا چاہیے کہ ہمارے حواس خمسہ اجسام یا قواے لطیف کو
عمدہ طور سے نہین دریافت کرسکتے اور بقول کسی شاعر کے زمین و آسمان مین ہزارہا
چیزین ایسی ہین جنسے ہم بالکل ناواقف ہین -

اگر ہماری وہ دلیل کسیقدر لایق اعتبار ہو تو اُس سے معلوم ہوگا کہ ایسے مخلوق ذی علم
کا وجود جو ہمارے حواس خمسہ سے محسوس نہون اور اُنکو اجسام پر اختیار حاصل ہو کوئی ایسا
امر نہین ہے جو خیال مین نہ آسکے - اکثر لوگ اُسکو اس خیال سے خلاف قیاس سمجھتے ہین

کہ ایسے مخلوق کے وجود کا کوئی ثبوت نہین اور آنکا بیان یہ ہو کہ اگر ثبوت صریحی پیش
کیا جاے تو کیا وجہ کہ بڑے بڑے حکما اُنکے وجود پر اعتبار نکرین ایسی حالت مین نقل وغیرہ
امور علمی کے تحقیقات کرنا ہوگی اور شہادت مجتمع کرنا ہوگی اور مختلف مشاہدین کے نتایج
تحقیقات مقابلہ کرنا ہونگے - ایسے مشاہدین کے علم اور اطوار سابقہ اور ایمانداری
پر لحاظ کرنا ہوگا - باانہمہ اکثر امور معتبرہ کی تحقیقات ثانی کیجایگی - غرضکہ ایسے حالات
مین رفع شک ہوگا اور مسئلہ مذکور در بارہ وجود مخلوق ہوائی صحیح قرار دیا جائیگا اور
اب مین اس بارہ مین تحقیقات کرنا چاہتا ہون کہ آیا اسطرح کا ثبوت کبھی دیا گیا
یا نہین - اور یا یہ کہ ایسی شہادت اُس شخص کے واسطے ممکن ہوسکتی ہے یا نہین جو
بذریعہ مشاہدہ یا تجربہ اس مسئلہ پر اعتبار کرنا چاہتا ہے -

امر اول جسکا ثبوت ممکن ہے وہ یہ ہو کہ ۱۰ سو برس سے علوم موجودات مین بڑی ترقی
ہوتی چلی آئی ہو اور لوگ ایسے عقل کے پابند ہوتے چلے آئے ہین کہ معجزات یا امور خوارق العادات
کی نسبت معترض ہونے لگے تاہم وہ لوگ بھی بڑھتے چلے آتے ہین جنکو ایسے مخلوق کے وجود
کا عقیدہ ہو جنکا وجود ہم صرف ممکن الوقوع تصور کرتے ہین اِن سب اشخاص نے ایسے
مخلوق کی شہادت صریحی کی مکرر تصدیق کی اور اکثر نے یہ بیان کیا ہو کہ ہمارے خیالات
سابقہ جو آنکے خلاف تھے غلط ثابت ہوگئے ہین اُنمین سے اکثر ایسے تھے کہ جنکا قول یہ تھا
مخلوق روحانی کا بے جسم ظاہری ہونا غیر ممکن ہو - اور یہ کہ بعد مرنے انسان کے اسکی
روح بھی فنا ہوجاتی ہو امریکہ کے ممالک متحدہ مین تیس لاکھ آدمی موجود ہین جنکو ایسے
غیر محسوس ذی عقل مخلوق کے وجود کا ثبوت صریحی مل چکا ہو اور اُس ملک مین بھی
ہزارہا آدمی کی یہی راے ہے اکثر اشخاص کو ہمیشہ نئے نئے ثبوت اسبارہ مین
اپنے گھرون مین ملتے رہتے ہین - اور ایسے امور مین لوگون کا دل اِسقدر لگتا ہو
کہ اسی بارے مین چھ اخبار لندن اور متعدد یورپ اور اکثر امریکا مین اِس غرض کے

طیع ہوتے ہین کہ اُن غیر محسوس ذی عقل مخلوق کے وجود اور اُنسے انسان کی ہمکلامی کے بارے مین لوگون کو اطلاع ہوتی رہے - اگر تحقیقات اِس قسم کے مضامین کی کیجاسے جو اکثر چھپا کرتے ہین تو معلوم ہوگا کہ عمل حاضرات پر صرف جہلا اور متعصب لوگون ہی کا اعتبار نہین بلکہ اکثر اُمنین سے اعلی درجہ کے لوگ ہین - اور جن اشخاص نے ایسے امور کے موجود ہونے پر اعتبار کیا ہی اکثر اُن مین کے لئیق اور عالم ہین اور وہ ہمیشہ خوش اطوار تصوّر کیے گئے ہین - اُنکی جانب دروغ یا فریب کا خیال نہین ہوتا اور نہ وہ مجنون تصور کیے جاتے ہین - اور ایسا بھی نہین ہے کہ یہ عقیدہ کسی خاص فرقہ مذہبی کا ہو - برخلاف اِسکے کل مذاہب کے لوگ ایسے امور پر اعتراض کرتے ہین - اور سابق مین ذکر ہوچکا ہی کہ اکثر لوگ جنکو حد درجہ کا شک اِس امر مین تھا کہ کائنات مین اور بھی اعلی درجہ کے ذیشعور مخلوق ہین یا نہین وہ لوگ بھی بذریعہ شہادت صریحی کو ایسی مخلوق ذیشعور کی ہستی کے قائل ہوگئے ہین - تاریخ انسانی مین ایک عجیب قسم کی بات یہ ہی کہ معجزات کے بارہ مین زمانہ گذشتہ کی شہادت پر اعتبار کرنے مین اُس زمانہ کے لوگونکی تعلیم اور عقیدہ دربارۂ معجزات و مخلوق فوق العادت کا خیال رکھنا ہوتا ہی - فی الحال یہ ایک مشہور بات ہی کہ تعلیم یافتہ لوگ اور خاصکر طب اور علوم جدیدہ کے طالب علم اِن امور مین بہت شک کرتے ہین لیکن امر عجیب یہ ہے ۳۰ برس کا عرصہ گذرا کہ یہ عقیدہ امریکا مین پھیلا اور کوئی شخص ایسا نہ تھا جسنے یہ فرض کیے ہوے ایسے امر کی تحقیقات کی ہو - ہزارہا آدمی کا اِس بارہ مین عقیدہ قائم ہوا اور ایک شخص بھی اِس عقیدہ سے منحرف نہین ہوا - ہزارہا آدمی ایسے عجیب قوی لکے ہین جنکو عمل حاضرات کرنے کا اختیار حاصل ہے - لیکن کسی نے یہ افشاے راز نہین کیا کہ وہ فریب ہو - اور اُن اشخاص مین سے جنکو تنخواہین ایسا تماشہ دکھانے کیواسطے ملتی ہین ایک نے بھی اُس عمدہ سامان اور عجیب تیزدستی کا حال بیان نہین کیا جسپر لاکھون آدمیون کا اعتبار ہی اور جس بارے مین

ایک نیا عالم اور نیا مذہب بطور خود علیحدہ ہو گیا اور اگر اُنھون نے افشاء راز نہین کیا تو وہ اُن
فوائد سے بالکل واقف نہ تھے جو اُنکو ایسے فعل سے حاصل ہوتے ہین زمانۂ جدید کے علم فلسفہ مین
اگر کوئی امر ایسا ہو کہ جسمین اختلاف ہو تو وہ یہ ہو کہ ہم کل حوادث یا قوانین طبعی کا جاننا عقلاً خیال
کر سکتے ہین۔ لیکن ایسے امور کو غیر ممکن تصوّر کرکے جسکی علیحدہ علیحدہ گواہون نے شہادت دی
ہو اس خیال سے موقع پر اُن امور کی تحقیقات کرنا بجاے اسکے ہے کہ کل کائنات کا عالم اُن
محققین کو حاصل ہو گیا ہے حالانکہ ونیا بھر کا یہ قول ہو کہ ایسا علم محیط دنیا مین کسی کو نہین حاصل ہو سکتا
زمانۂ جدید کے ایک عالِم نے یہی غلطی اُسوقت کی کہ آپنے یہ بیان کیا۔ قبل اسکے کہ ہم اُن امور
کی بحث کرین جنکو موجودات سے تعلق ہو تو ہمکو امور ممکن الوقوع اور غیر ممکن الوقوع کا صاف خیال
ہونا چاہیے۔ کیواسطے کہ کوئی شخص ایسا نہین ہے جسکو یقین ہو کہ اُسکے خیالات اِسبارہ مین
کیسے ہی صاف ہون اور اُس صاف ہونے کے ساتھ صحیح بھی ضرور ہی ہون۔ مقام لبا کے
حکما کو یہ بالکل غیر ممکن معلوم ہوتا تھا کہ اگر ایک بڑے مینار پر سے دو مختلف وزن کی چیزین زمین کی
جانب پھینکی جاوین تو وہ دونون ایک ہی وقت مین زمین پر پہونچینگی۔ پس اگر اُس اصول پر اعتبار
کیا جاے جسکا اوپر ذکر کیا گیا ہو تو اُنکا اپنے حواس کی شہادت پر اُسبارہ مین اعتبار نکرنا
صحیح تھا کہ اصل مین وہ دونون چیزین ایک ہی وقت مین زمین تک پہونچین۔ اور گلیلیو جسنے
اِس شہادت پر اعتبار کیا صرف اپنے آنے کی غلطی سے کیا وہ ناواقف نہ تھا بلکہ اپنی ناواقفیت
سے البتہ ناواقف تھا۔ وہ لوگ جو اکثر ایسے حالات سی جنمین شک ہونا غیر ممکن ہو ایسے صریحی امور کا
مشاہدہ کرتے ہین جس سے علما انکار کرتے ہین اور جسکے ذریعہ سے تحقیقات تردید نہین کرتے
اُنکی ویسی ہی کیفیت ہو جیسی گلیلیو اور اُسکے مخالفین کی تھی۔
شائقین کتاب ہذا کے یہ دریافت کرنے کیواسطے کہ آیا ایسے امور محض فریب پر مبنی ہین یا
نہین۔ یا یہ کہ ہم لوگون نے ایسا امر دریافت کیا ہو جسکا انیسوین صدی مین نظیر نہین
مین اُن چند گواہون کو پیش کرونگا جنکی شہادت پر بلا خیال سرسری لحاظ کرنا مناسب ہوگا

مین خاص کرکے اُن اشخاص کا تذکرہ کرونگا جو عالم ہین یا اہل فن یا منشی ہین اور اُنکی فہم و راستی پر اُنکے بیانات مین شک نہین کیاجاتا اور خاصکر کے مین یہ ظاہر کرونگا کہ عام قسم کے اعتراضات کو اس شہادت پر ترجیح نہین ہوسکتی جو خاص خاص واقعات کے بارے مین ہوچکین کہ اکثر واقعات کی نسبت یا تو یہ خیال کرنا ضرور ہے کہ وہ اصلی ہین اور یا اُسکے چشم دیدہ گواہان کو جھوٹا قرار دینا ضرور ہے۔

حصۂ چہارم
قوت زائد اور حیوانی قوت مقناطیسی اور اشراق

قبل اسکے کہ اُن لوگون کی شہادت بیان کرون جنھون نے اُن حوادث کا مشاہدہ کیا جنکی اصلیت اگر صحیح تصور کیجاے تو مخلوق ذیشعور سے منسوب کرنا ضرور ہے۔ مناسب ہے کہ اُن عجیب مشاہدات کا تذکرہ کرون جو انسان سے علاقہ رکھتے ہین اور جنسے یہ ثابت ہوتاہے کہ خاص خاص اشخاص کو عجیب قسم کی قوت مدرکہ حاصل ہے بعض حالتون مین عام حواس کے ذریعہ سے نئی قوتین دریافت ہوئی ہین۔ اور بعض حالتون مین اُن قوتون کا دریافت ہونا عام حالات مین خلل ہونے سے منسوب نہین کیاجاتا بلکہ یہ معلوم ہوتاہے کہ انسان کے ایسے بھی حواس ہین جو عموماً امور فوق العادت تصور کیے جاتے ہین۔ اور جنکا فعل ذی فہم مخلوق روحانی سے منسوب کیاجاتا ہے۔ پس معلوم ہوگا کہ ہمکو وہ بات حاصل ہوگئی ہے جس سے تمام امور اور امور فوق العادت کا فرق دریافت ہوگیا۔

مین یہ چاہتاہون کہ شائقین کتاب ہذا اُن تحقیقات بیرن ریکن بیک کو ملاحظہ کرین جنکی تصریح ڈاکٹر گریگری صاحب نے اُس مطول کتاب کے ترجمہ مین کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ایسے اشخاص دیکھے جنپر ایک خاص حالت کمزوری مین مقناطیس اور فلزات کی قلمون کے لمس کرنے سے ایک عجیب قسم کی کیفیت طاری ہوئی اور جنھون نے اندھیرے مین فلزات کی قلمون سے شعلے نکلتے ہوئے دیکھے۔ بعد ازان اُنکو یہ معلوم ہوا کہ اکثر ارباب فہم و فراست نے

فہم و فراست نے بھی جو بالکل صحیح و سالم تھے ویسے ہی واقعات کا مشاہدہ کیا۔
مثلاً منجملہ اُن اشخاص کے جنپر بیرن ریکن بیگ صاحب نے تجربہ کیا اشخاص ذیل بھی تھے
۱۔ ڈاکٹر اینڈل چر صاحب علامہ علم نباتات و مہتمم سرکاری باغ ملک وائنا۔
۲۔ موسیے ولہلم ہاچیٹر۔ ولد علامہ ہاچیٹر ساکن اسکن۔
۳۔ ڈاکٹر سنیڈر صاحب حکیم وائنا۔ یہ نہایت مشہور ڈاکٹر اور بہت چست و چالاک ہیں
۴۔ موسیے تھیوڈور کاچی پادری۔ اس شخص کو علم نباتات مین بھی مہارت کامل ہے اور افریقیہ اور فارس کا بڑا مشہور سیاح ہے اور نہایت قوی اور بالکل تندرست آدمی ہے۔
۵۔ ڈاکٹر ہس۔ علامہ طب مقام اسٹاک ہال مین اور حکیم شاہ سویڈن۔
۶۔ ڈاکٹر ریگزبی۔ علامہ کیمیا اسکول طب و جراحی مقام وائنا کے۔
۷۔ موسیے کانسٹنٹن ڈولفر۔ یہ ایک شخص فرانس کا رہنے والا ہے اور علم اشتقاق الفاظ مین بڑی مہارت رکھتا ہے۔ اور وائنا مین رہتا ہے۔
۸۔ موسیے ارنسٹ بابا۔ مشیر وائنا۔
۹۔ موسیے گستاف واشنٹر۔ دستکار وائنا۔
۱۰۔ بیرن ورن آرلینڈر۔ مہتمم جنگل متعلقہ موریویا۔
ان سب اشخاص نے مقناطیس کے شعلے نکلتے ہوئے دیکھے اور شکل و رنگ اور مختلف مقدار قطبین مثبت و منفی اور خاص خاص حالت مین اُنکی خاص خاص اشکال مختلف مقناطیس کے ملا دینے سے یا آئینون پر تصویرین بنجانے سے بیان کیا۔ اور اُنکی شہادت کی تکمیل اُن بیانات سے ہوئی جو ان ورہہ کے مریضون نے قبل مین بیان کیے تھے اور جنکی شہادت پر اسوقت اعتراض کیا گیا تھا جب اُنکے مشاہدات ابتدا مین طبع ہوئے تھے۔

مزید بران ڈاکٹر دیڈنگ محافظ مدرسۂ شاہی نیابر دریافت حالات موجودات مقام
وائنا اور کونٹ ہیوبرٹ وان ریتر بیرسٹر کلیگن فرٹ نے شعلے مقناطیسی نہین دیکھے اگرچہ
مقناطیس اور تکلیہاے فلزات کے اور حالات بخوبی دریافت کیے - ہر قسم اور ہر عمر کے
تقریباً پچاس ہزار مرد و عورت نے یہی کیفیات اور یہی حالات محسوس کیے - ریکین بائیک
صاحب نے اپنی ایک مطول کتاب موسومہ بہ نظر ثانی تبراق برٹش و دیگر ممالک مین ۱۲ -
اشخاص ممیز اور عالم کی شہادت کا تذکرہ بیان کیا جنمین سے تین ڈاکٹر بھی تھے - اور
یہ بیان کیا ایسے امور محض خیالی ہین - اور اسکی تائید مین یہ دلیل پیش کیجاتی ہے - کہ ایک
شخص جسپر قوت مقناطیسی کا عمل کیا گیا تھا اسنے بھی اور لوگون کے اشارہ کرنے سے
درصورت ہونے یا نہونے - مقناطیس کے شعلے دیکھے - میری راے مین اس دلیل کی
جو ایسے ڈاکٹر کمنگ یا ڈاکٹر بونگمش سے یہ کہنا لازم آتا ہے - کہ انھون نے زندہ شیر
اسوجہ سے نہین دیکھا کہ اور لوگون کے اشارہ کرنے سے اشخاص معمول عمل مقناطیسی کو
یقین ہوا کہ ان کمرون مین شیر ببر دکھائی دیتے ہین جنمین مضامین پڑھے جاتے ہین جبتک
یہ ثابت نہ کیا جاے کہ ریکین بائیک صاحب اور ۱۲ - اشخاص مذکور کو اتنی عقل نہ تھی کہ
ان امور کی صحت یا غلطی دریافت کرتے - میری دانست مین اعتراض مذکور بمقابلہ شہادت
متواتر کے قابل لحاظ نہین باوجود اسکے کہ زمانہ جدید مین علوم نے اسقدر ترقی
پائی ہے تاہم بلا تردید کے ایسی تحقیقات شاقہ غلط تصور کیجاتی ہین اور شاید اسکی وجہ یہ ہے
کہ وہ حوادث عجیبہ لوگون کے خیالات کے خلاف ہین - اور علماے علوم طبعیات انکی
تحقیقات مطلق نہین کرتے - اکثر یون بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ریکین بائیک صاحب
کے خیالات کی تردید بذریعۂ اس مقناطیس مصنوعی کے کی گئی ہے - جو برق سے
بنایا جاتا ہے - کسواسطے کہ شخص معمول عمل مقناطیس کو یہ نہین معلوم ہوتا کہ برق کا
اثر کب سے شروع ہوا اور کب ختم ہوا - مگر ہمارا سوال یہ ہے کہ اس تجربہ کی تفصیل کس مقام

ملیح ہوئی اور کے مرتبہ اور کن حالات مین اسکی تصدیق ہوئی۔ اور بفرضناک یہ تجربہ
ایک حالت مین صحیح ہو تو اس سے اُن امور پہ کوئی حرف نہین آتا جو ریکن بایک صاحب
کے اشخاص معمول سے حالات مذکور مین ظاہر ہوئے علاوہ اسکے واقعۂ ذیل سے
امر مذکور کیونکر مستعمل کیا جا سکتا ہے۔ ریکن بیک صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ
ایسے واقعات سیکڑون بیان کیے ہین۔

علامہ ڈسی اینڈری جر نے مقناطیس برقی کے قطبین پہ چالیس انچہ اُنچے چمکتے ہوئے
اور ضو دیتے ہوئے چھت تک بلند شعلے دیکھے۔ صفحہ ۲۴۳ ترجمہ کتاب گرگیری کا ملاحظہ
واقعات مذکور کو صرف یہ چارہ رہگیا ہے کہ ان مشہور اشخاص سے جنھون نے ریکن بیک
صاحب کے روبرو شہادت دی یہ درخواست کرین کہ اُن امور کی تعیین حالات مین
مکرر آزمایش کیجیے ہمکو امید ہو کہ ترقی علم کے واسطے وہ لوگ ایسا کرنے مین احتراز نہ کرینگے
پس اگر یہ ثابت کر دیا جاے کہ اشخاص معمول شعلون کی مختلف کوالف بالتصریح فرضی
مقناطیس کو دیکھنے سے بیان کر سکین تو البتہ شعلہ مقناطیسی اور دیگر امور عجیبہ متعلقہ
مقناطیس مشکوک تصور کیے جاوینگے۔ لیکن جب تک ایسے فرضی دلائل پیش کیے جاوینگے
درحالیکہ کل امور عجیبہ کی تصدیق علما کرتے ہین اور اُنکی تصدیق مین کوئی حرف
نہین آتا تو ہر منصف مزاج شخص پہ یہ ظاہر ہو جائیگا کہ ریکن بیک صاحب کی تحقیقات
سے عجیب و غریب امور کا وجود ثابت ہو گیا۔

ڈاکٹر گریگری اور ایش برنر صاحب ساکن انگلستان یہ بیان کرتے ہین کہ ہمنے
بڑی ہوشیاری سے ریکن بیک صاحب کے اکثر تجربون پر عمل کیا اور صحیح پائے
مسٹر ریڈ ساکن برٹن نے بطور خود اکثر تجربون کا سیکڑون ڈاکٹر اور آدمیون
کے روبرو عمل کیا چنانچہ اُسکی تصریح صاحب موصوف نے اپنے ایک مختصر رسالہ
موسومہ بہ لجماے مقناطیسی اور مقیاس المقناطیس بالتفصیل بیان کیا ہے اور اُسنے یہ ثابت

کر دیا تھا اگر مختلف فلزات پر مرد یا عورت کا لمس ہو جاے یا کوئی حرف لکھدیا جاے تو اُس سے مقناطیس مین مختلف قسم کے اثر معلوم ہونگے اور اُس گلاس کے پانی کا ایک قطرہ بھی عامل مذکور کے ہاتھ پر گر جانے سے جسمین ایک گولی سیدہی دوا کی گھلی ہو عجیب تاثیر پیدا کرتا ہے حالانکہ عامل کو ایسی دوا کے پانی مین ہونے کا علم نہ تھا۔ ڈاکٹر کننگ صاحب نے اُن تجربون کی تصدیق کرکے یہ بیان کیا ہی کہ تیزاب اور گنین کی ایک سرق کے کرور دین حصے سے اِس آلہ مین اثر ظاہر ہوتا ہے جب اُن تجربون کا عمل کیا اور شخص معلوم اور مقیاس المقناطیس کے درمیان مین ایک تیسرا شخص کھڑا کیا گیا تو بڑا مین بڑی ہوشیاری کی تھی اور نتایج مین کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ خود مقناطیس اور معدنیات کی قلمون کی بھی حسب بیان ریکن بیک عجیب عجیب اثر پیدا ہوئے۔ با اینہمہ مسٹر رشر اور ریکن بیک صاحب کے تجربون پر ہمارے زمانہ کے علما نے لحاظ نہین کیا باوجود اسکے کہ رشر صاحب نے کئی سال کے اُن امور کی تحقیقات کیواسطے مہلت نہین دی۔

جیکس ایمر کی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ اُسکی لکڑی مین قوت معجزے کی ہے لیکن اصل مین وہ قوت اُسکے جسم مین تھی۔ چنانچہ شخص مذکور کا خیال نہایت تصدیق کے ساتھ درج کتاب ہو گیا ہے اور اُس سے یہ ثابت ہے کہ آسکو مثل دیگر اشراقین کے ایک نیا حواس حاصل ہے۔ مسٹر بیرنگ گولا صاحب نے اپنی کتاب موسومہ بہ قصص زمانہ جاہلیت مین ماجرۂ مذکور کا ایک حال بالتفصیل مع حوالہ اشخاص مشاہدین تحریر کیا ہی۔ منجملہ اُن اشخاص کے شادن طبیب بھی ایک گواہ چشم دیدہ تھا اور اُسنے وربل اپنی کتاب بھی طبع کی ہے۔ سر متیہاٹ مہتمم مدرسۂ طب بمقام لائنس اور ریمس ساکن پیرو کیور رڈورا ے بھی شاہد ہین۔ خلاصہ کیفیت حادثہ مذکور یہ ہے ۵ - جولائی ۱۶۹۲ع ایک شراب فروش اور اُسکی زوجہ ماری گئی اور اُنکی لاشین مسٹر شہر لائنس کے ایک کمرے سے برآمد ہوئین۔ اُنکا سب روپیہ

کسی نے نکال دیا تھا اور ایک خون آلودہ ہنسیا اُنکے پاس پڑا ہوا تھا۔ لیکن قاتل کا
نشان و پتا بالکل مفقود تھا۔ جب افسران سرکاری سے یہ بیان کیا گیا تو اُنکو یقین نہ آیا
کہ چار برس قبل ایک شخص سے جیکس ایمر نے گرینوبل مین ایک چور کا پتا لگایا حالانکہ
اُسکی نسبت چوری کا شک بھی اُس شخص کو نہ تھا۔ اُسکو طلب کیا اور کمرے مین لیگئے
یہان پر اُسکے سحر کی چھڑی ہلنے لگی اور اُسکی نبض مین ایسی سرعت ہوگئی جس سے معلوم
ہوتا تھا کہ اُسکو بخار چڑھ آیا بعد ازان شخص مذکور مکان کے باہر گیا اور سڑکون پر اسطرح
پڑا پھر اجسطرح کتا شکار کی بو پر جاتا ہے۔ غرضکہ وہ آرتھ بشپ کے محل سے گذر کر
دروازہ رون تک پہونچا یہان پر شام ہوگئی اور تحقیقات موقوف کردی۔ دوسرے
روز بھراہی تین افسرون کے اُسی راستہ پر دریا کے کنارے پر ایک باغبان کی جھونپڑی مین
جا پہونچا یہان پر اُسنے یہ بیان کیا کہ یہانتک مین نے تین قاتلون کی بو پائی ہو لیکن اس
جھونپڑی مین صرف وہ قاتل گئے تھے اور میز پر بیٹھکر ایک خاص بوتل مین سے شراب پی تھی
مالک مکان نے یہ بیان کیا کہ یہان کوئی شخص نہین آیا لیکن آیمر نے ہر ایک شخص کو دیکھا
اور آن دونون لڑکون کو بھی دریافت کر لیا جو قاتلون سے لپٹے تھے ان لڑکون نے
بمشکل یہ بیان کیا کہ یکشنبہ کو علی الصباح جب ہم تنہا تھے تو اسوقت دو آدمی دفعتاً
مکان کے اندر گھس آئے اور بیٹھکر اُسی بوتل سے شراب پی جو شخص مذکور نے قبل ہی
بتادی تھی۔ بعد ازان جیکس ایمر اُن قاتلون کی بو پاکر دریا کے کنارے گیا
اور وہ مقامات دریافت کیے جہان وہ سوئے تھے اور جنکے سیون یا تیا یون پہنچے
تھے تھوڑی دیر کے بعد سیبلون کے لشکرگاہ مین پہونچا اور وہان سے بوکیر گیا
یہان سے وہ قاتل علیحدہ ہوگئے تھے منجملہ اُنکے ایک کا پتا اُسنے جیلخانہ مین لگایا
اور منجملہ چودہ پندرہ قیدیون کے اُسنے ایک کوزہ پشت قیدی کو جسے جیلخانہ مین
آئے ہوئے صرف ایک گھنٹہ کا عرصہ گذرا تھا قاتل بتایا۔ اُس قیدی نے بیان کیا

کہ مین بیگناہ ہون لیکن جب اُسکو سڑک سڑک واپس لیگئے تو اُن مکانات مین اُسکی شناخت ہوئی جہان اَمیر نے اُنکے قیام کا پتا بتایا تھا۔ اس عمل سے قیدی مذکور اسقدر حیرت انگیز ہوا کہ اُسنے ارتکاب جرم سے اقبال کردیا اور آخرکار وہ قتل کیا گیا اس عجیب آزمایش کے زمانہ مین جسکو کئی روز کا عرصہ گذرا تھا پروکیوریٹر جنرل نے امیر کو بہت طور پر آزمایا۔ اُس ہنسیا کو جو آلۂ قتل تھا مع اور تین آلات کے باغ مین دفن کردیا تھا۔ غرض اُس جادوگر کو پھر بلایا چنانچہ اُسکے سحر کی لکڑی نے اُس مقام کو بتادیا جہان وہ خون آلودہ ہنسیا دفن تھا اور دیگر مقامات پر اُس لکڑی کو مطلق حرکت نہوئی۔ غرضکہ ان سب آلات کو زمین سے نکال کر پھر دفن کردیا اور مہتمم صوبہ نے خود امیر کی آنکھون پر پٹی باندھی اور باغ مین لیگیا چنانچہ وہی نتیجہ ظہور مین آیا جسکا قبل سے ذکر ہوچکا تھا۔ بعد ازان باقی دونون قاتلون کا بھی اُسیطرح پتا لگا لیکن وہ بھاگ کر فرانس چلے گئے۔ پھر کارنیر حکیم مدرسۂ طب بہ مقام نانسی نے بھی اُن مختلف آزمایشون کا تذکرہ کیا تھا جو لفٹننٹ جنرل اور مزید دو اشخاص دیگر اور اُنھون نے ایمرکو فریبی سمجھکر کی تھین۔ لیکن یہ کل اشخاص کوئی فریب نہ دریافت کرسکے برخلاف اسکے امیر مذکور نے اُس شخص کا پتا بتا دیا بلکہ پلنگ کا وہ سنخ بتادیا جس سنخ وہ شخص بیٹھے چور شویا تھا جس نے لفٹننٹ جنرل کے گھر مین چوری کی تھی۔

پس یہ سانحہ ایسا ہے کہ اسی کو ہر ایک شخص مسلم الثبوت سمجھیگا اسواسطے کہ اسکی تحقیقات صاحبان مجسٹریٹ اور دیگر افسران و حکماء نے بذات خود کی تھی اور اُسکا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ اُس قتل کا پتا ایسا صحیح دریافت ہوا کہ ایک سرکاری کتا بھی ایک غلام مفرور کا ایسا صحیح صحیح پتا نہین لگا سکتا۔ باینہمہ مسٹر برنگ گولڈ صاحب اُسکو فریبی تصور کرتے ہین۔ لیکن کیا وجہ کہ اسکی نسبت صاحب موصوف ایسی سخت کلامی

شاید اسکی صرف یہ وجہ تھی کہ تھوڑے عرصہ کے بعد وہ پیرس کے علما کا اطمینان کرنے کیواسطے گیا تھا۔ لیکن اس مقام پر یا تو شاید اسکی وہ حس خاص جاتی رہی اور یا شاید اسکی تحقیقات غلط ہو گئی یا شاید اسنے اپنی قوت کا اخفا کیا اور جھوٹ بولا۔ لیکن اسکی وجہ سے اس تنازعہ فیہ مین کوئی خلل نہین آیا کہ وہ پیرس مین امر عجیب نکر سکا اور لوگون نے اسکی اصلی کیفیت دریافت کر لی۔ یا یہ کہ اسکی وہ عجیب قوتین زائل ہو گئین۔ اس سے یقیناً یہ نہین ثابت ہوتا کہ وہ فعل عجیب اسکا فریب تھا درحالیکہ اسکے بارہ مین آزمایش کی گئی تھی۔ وہ فریب اس حالت مین ثابت ہو سکتا ہے جسحالت مین کل گواہان فریبی تصور کیے جاوین۔ یا یہ ثابت کیا جاسکے کہ قتل عمدہ نہین ہوا تھا اور قاتل کا پتا نہین لگا۔ لیکن مسٹر ہیرن گولڈ یا کسی شخص نے ایسے ثبوت بہم پہونچانے مین کوشش نہین کی۔ لہذا ہمکو یہ نتیجہ نکالنا چاہیے کہ جکیس ایمر نے جیسا کہ اوپر بیان ہوا قاتل کا پتا لگا دیا تھا اور یقیناً اسکو کوئی ایسی نئی قوت حاصل تھی جو مشابہ اُن قوتون کے تھی جو اُن مین پیدا ہوتی جاتی ہین جو بیہوش ہو جانے سے اور لوگون کا حال بتا دیتے ہین۔

حیوانی قوت مقناطیسی یا اسکے دیگر امور متعلقہ مین اگرچہ وہ امور۔ امور فریبی یا اتفاقی کی قسم مین نہین آتے علما کو شک ہے۔ چنانچہ اسکے رفع کرنے کے لیے مین اُن امور کی تائید مین چند امثلہ پیش کرنا چاہتا ہون۔ اور مین اس شہادت کا بھی حوالہ کرونگا جو ڈاکٹر ولیم گریگری صاحب کی ہے۔ یہ صاحب اڈنبرا کی یونیورسٹی کے علامہ علم کیمیا تھے انھون نے بہت عرصہ تک نبات خود تحقیقات کی اور اپنی کتاب موسومہ بہ خطوط حیوانی قوت مقناطیسی مطبوعہ ۱۸۵۱ء مین اسکے نتائج درج کیے ہین۔ اب دنیا بھر کا یہ ماجرا ہپنوٹزم پر (یعنے آنکھ سے آنکھ ملا کر بیہوش کر دینا) اور ایک مدت باقی اور پر لیبنے بذریعہ قوت برق بیہوش کر کے شخص غافل سے کسی سوال کا جواب پانا یا کوئی حرکت موافق اپنی خواہش کے کرانا ہمارا اعتقاد ہے۔ لیکن یہ فراموش نہ کرنا چاہیے

کہ اُن امور عجیبہ کی نسبت بھی اکثر وہ اتہامات لگائے گئے تھے جو اشخاص معمول قوت مقناطیسی پر بحالت بیہوشی دور دور کے حالات بتانے مین یا اُنکے کانسہ سر کے خاص خاص مقامات حواس پر مس کرنے سے شخص عامل کا عاسہ بلد سہ براتب زیادہ ہوجانے سے لگائے جاتے ہین وہی اشخاص جنکو امور ہپنوٹزم رینینے آنکھ سے ملاکر بیہوش کردینا اور ایک مُروبائی الوجی رینینے بذریعہ قوت برق بیہوش کرکے [illegible] عقل سے سوال کا جواب پانا یا اُس سے کوئی حرکت موافق اپنی خواہش کے کرانا ہم پر بڑا اعتقاد تھا اور جبکا اُنھون نے بعد تحقیقات ثبوت بہم پہونچا یا وہی اسبابات کا بھی دعوی کرتے ہین کہ معمول عمل مقناطیس بحالت بیہوشی دور دور کے حالات حقیقت مین بتا سکتا ہو اور ایسے شخص معمول کے کانسہ سر کے خاص خاص مقامات حواس پر لمس کرنے سے اُسکا وہ حاسہ نفس الواقع مین براتب بڑھجاتا ہے برخلاف اُسکے وہ علما اور ڈاکٹر جنھون نے امور مسبوق کی صحت سے انکار کیا تھا امور لاحق الذکر کی صحت مین بھی کلام کرتے ہین۔ اب ہمکو یہ دیکھنا چاہیے کہ امور لاحق الذکر کیواسطے بھی ویسی ہی شہادت ہے جیسی امور سابق کیواسطے تھی یا نہین۔

ڈاکٹر گریگری صاحب نے غفلت مقناطیسی کی تقسیم مختلف حالات مین کی ہو اور یہ حالات کبھی ایک ہی شخص اور کبھی مختلف اشخاص معمول عمل مقناطیسی مین پائے جاتے ہین اصلی تقسیم اُنکی دو طرح پر ہوئی ہے اولاً دوسرون کے خیالات دریافت کرلینا اور ثانیاً غفلت محض۔ حصۂ اول کی شہادت بکثرت ہے اور ہر جگہ ممکن ہوسکتی ہے اور عموماً لوگون کو اُسپر اسقدر اعتبار ہے کہ مین اُس قسم کے امثلہ بیان نکرونگا اگرچہ مین جانتا ہون کہ حکما سے منکر اتقاے روح کو اُسپر اعتبار نہین۔ پس وہ صرف غفلت کے مختلف حالات کی نسبت توجہ رکھینگے۔

ڈاکٹر ہیڈک ساکن بولٹن ایک عجیب قسم کے مریض کا جسکو غفلت کا عارضہ تھا علاج کرتا تھا

ڈاکٹر گریگری صاحب کہتے ہین کہ جب مین اڈنبرا سے واپس آیا تو میری ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے یہان اکثر آمد و رفت رہی - اِس مریض کے بارہ مین اکثر آزمائش اِسطرح پر کی کہ اکثر ہمنے مختلف خطوط کے اور بالون کی لٹین بھیجین - ڈاکٹر ہیڈک صاحب کو بالکل نہ معلوم تھا کہ وہ مختلف تحریرات یا بالون کی لٹین کِسکی تھی تھین لیکن اُس مریضہ نے فوراً بتا دیا -

سر والٹر سی ٹریولین بیرونٹ کے پاس ایک میم نے لنڈن سے خط بھیجا اُسمین یہ لکھا تھا کہ ایک سونے کی گھڑی جاتی رہی - یہ خط ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے پاس اِس غرض سے بھیجا گیا کہ آیا وہ مریضہ گھڑی کا پتا لگا سکتی ہے یا نہین اُس مریضہ نے اُس میم کے مکان اور اسباب کا پتا ٹھیک ٹھیک بتا دیا جسکی گھڑی اور زنجیر چوری گئی تھی - اور چور کا پتا مع گھڑی اور زنجیر کے صحیح صحیح بتا دیا - اور یہ بھی بتا دیا کہ اُس گھڑی کی چرانے والی عورت ہمیشہ کی سارقہ نہین ہے اور یہ بھی کہا کہ مین اُسکا خط بھی پہچان لے سکتی ہون - اُس زن سارقہ کو جب یہ حالات تحریر کیے گئے تو اُسنے اُن حالات کی صحت کا بالکل اقبال کیا - لیکن یہ بیان کہ وہ سارقہ جسکا حلیہ بیان کیا گیا ہے وہ ایک میری نوکر ہے اور مجکو اُسپر اِس امر کا شک بالکل نہین ہے - چنانچہ اُسنے مختلف قسم کے لکھے ہوے خطوط مع اپنی دونون ملازم عورتون کے بھیجے - لیکن مریضہ مذکور نے فوراً اُس خط کو اُٹھا لیا جسکا سابق مین تذکرہ کر چکی تھی - اور کہا کہ وہ سارقہ اُس گھڑی کو یہ کہکر واپس کرنا چاہتی ہے کہ گھڑی مل گئی - سر ڈبلیو ٹریولین نے حالات مذکور مشتہر کیے - لیکن اُس میم نے جسکی گھڑی جاتی رہی تھی اختلاف کر کے بیان کیا کہ وہ عورت جسکا تذکرہ مریضہ نے پہلے کیا تھا اُسنے گھڑی کو واپس دیا اور مجکو گھڑی ملگئی سر ڈبلیو ٹریولین نے اپنی ایک دوسری آزمائش کی اطلاع ڈاکٹر گریگری صاحب کو کی وہ یہ ہے - اُنھون نے سکتر جماعت جغرافیہ سے یہ درخواست کی کہ مختلف اشخاص کی

تحریرات بلا نام کے بھیجدو۔ چنانچہ تین تحریرین بھیجی گئین ہر تحریر کو دیکھکر مریضہ نے وہ مقام
بتادیے کہ جہان کاتب اُن تحریرون کے تھے اور دو اشخاص کا صحیح صحیح حلیہ بھی بتادیا۔
اور تینون شخصون کی سکونت کے شہر و ممالک اسطرح بتادیے کہ اُس پتہ سے اُنکی شناخت
نہایت آسانی کے ساتھ ہو سکتی تھی اور اُن شہرون کا ٹھیک وقت بھی بیان کر دیا چنانچہ
وقت مظہرہ کی تصدیق نقشجات ممالک کے خطوط قطبین سے ہو گئی۔

ڈاکٹر گریگری صاحب نے ایسے دیگر اشخاص کا اور بھی تذکرہ کیا ہے جنکا اُنھون
نے امتحان بھی کیا تھا۔ اُن متعدد اشخاص کا اُنھون نے تذکرہ کیا ہے جو قوت مقناطیسی
کیوجہ سے عاقل ہو جاتے ہین۔ مثلاً جو اشخاص ایسے شخص کو دیکھنے جاتے ہین وہ بازار سے
چند درجن عمدہ اقوال چھپے ہوے ہر ایک کو ڈبیون مین علیحدہ علیحدہ بند کر دیتے ہین
اور ان سب ڈبیون کو ایک تھیلی مین ڈالکر اسکو دیتے ہین تو ایسا شخص معمول ایک
ڈبیا نکالیگا اور بے کھولے ہوے ڈبیا کے اُسکا قول پڑھ دیگا۔ جب ڈبیا کو
کھول کر دیکھو تو وہی الفاظ پاوگے جو اُسنے پڑھے تھے۔ ہزارہا اقوال ایسے
بے دیکھے ہوے پڑھے گئے ہین۔ مثلاً ایک قول ایسا تھا جسمین ۹۸ الفاظ تھے
اور بے دیکھے پڑھ لیے گئے۔ ڈاکٹر گریگری صاحب نے اور ایسے اشخاص کا بھی تذکرہ
کیا ہے جنکی خود اُنھون نے اور دیگر مشاہیر نے آزمایش کی تھی۔

لوگون کو معلوم ہے کہ اُس بڑے مضمون کی کتاب مین جسکا نام برٹش اینڈ فارن میڈیکو
چرارجکل ریویو ہے یعنے نظر ثانی جراحی برٹش و دیگر ممالک ہے۔ اور جو درباب کتاب
ڈاکٹر گریگری اور نیز مشل اسیطرح کی دیگر کتب کے ہے اسطرح کا کوئی تجربہ نہین
بیان کیا اور نہ اُسکا کوئی حوالہ دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی رائے پر عموماً اسوجہ سے اعتراض ہوتا ہے
کہ وہ صرف کیمیادان تھے اور اُنکو علوم متعلقہ حیوانات و نباتات سے مطلق واقفیت
نہ تھی لیکن اِس اعتراض کے ساتھ معترضین نے یہ خیال نہین کیا تھا کہ ڈاکٹر ایشن اور

ڈاکٹر میو نے بھی اُن واقعات کی تصدیق کی۔ اور وہ علم متعلقہ حیوانات او نباتات
سے بخوبی واقف تھے بہرکیف ڈاکٹر گریگری کی نسبت ایسے عام طور سے اعتراض
ہوتے ہین جسکے پڑھنے والے کو یہ معلوم ہوگا کہ وہ کتاب نتایج تجربہ و عقل پر مبنی نہین
ہے بلکہ ایسے اعتراضات نہایت بے انصافی پر مبنی ہین۔ مخالفین ڈاکٹر گریگری صاحب
و ڈاکٹر میو صاحب و ڈاکٹر سیڈک صاحب و سر والٹر ٹریولین و سرلی و شایر۔ و
دیگر اشخاص پر جو واقعات مذکور کی تصدیق کرتے ہین یہ اعتراض نہین لگاتے کہ
اُنھون نے عمداً واقعات کی دروغ گوئی کی تاہم وہ واقعات ایسے صحیح ہین کہ اُنکی
تصریح اور کسی طرح پر نہین ہوسکتی سوا اسکے کہ اُنکے بیان کرنے والون کو دروغ گو
تصور کرین۔ لہذا اِن واقعات کی نسبت سکوت اختیار کیا گیا ہے یا غالباً وہ ملاحظہ سے
نہین گذرے۔ لیکن ہمارے زمانہ جدید کے علما کے سکوت یا تحقیر سے دنیا کی لوگ اُن
امور عجیبہ و غریبہ سے واقف نہین رہسکتے جنکی تحقیقات کرنے سے ہمکو یہ معلوم ہوگا کہ انکی
اصلیت کیا ہے ڈاکٹر ہربرٹ میو آف آراس نے بھی اپنی چشم دیدہ شہادت اکثر واقعات
مذکورالصدر کی بابت بیان کی ہے یہ صاحب سابق مین تشریح و علوم متعلقہ حیوانات و
نباتات کے کنگز کالج مین اور جراحی کے رائل کالج مین ایک علامہ تھے۔ اُنھون نے اپنی
خطوط در بارۂ تصدیق تعصبات عامہ مین تحریر کیا ہے کہ ۱۸۴۵ع یا ۱۸۴۶ع مین مین بمقام
بعجبارٹ مین رہتا تھا۔ یہان سے مین نے ایک امریکا کے باشندہ کی جو پیرس مین
رہتا تھا ایک لٹ بالون کی بھیجی۔ یہ لٹ ایک مریضہ معلومہ نے اپنے سر سے کاٹ کر
اپنے میز سے کاغذ نکال کر اُسمین لپیٹ دی تھی۔ یہ شخص ساکن امریکا اُس مریضہ سے
بالکل ناواقف تھا جسکی وہ لٹ تھی اور اُسکو کوئی پتا ایسا نہ معلوم تھا جس سے اُس مریضہ کا
حال دریافت کر لیتا۔ چنانچہ اُسنے یہ تدبیر کی کہ اُس کاغذ کو پیچا کر پیرس مین ایک ایسی عورت
کے ہاتھ مین رکھدیا جو عارضہ عنکبوس مین مبتلا تھی۔ اُس عورت نے یہ بیان کیا کہ

اس مریضہ کی رانین اور پنڈلیان مفلوج ہین اور اسکو ایک عارضہ ایسا ہی کہ اُسکے
علاج کے واسطے ایک آلہ جراحی استعمال کیا جاتا ہی۔ جب اس مریضہ کو یہ خبر پہونچی
تو وہ خوب ہنسی اور کہا کہ یہ ممکن نہین کہ جو آدمی مبتلائے عارضہ عنکبوس ہوا اور
مجھسے اسقدر فاصلہ پر رہتا ہوا اور پھر مجکو یون پہچان لے۔

ڈاکٹر میو بھی علم الراس اور علم الراس بذریعۂ قوت مقناطیسی کے متقدمین مین چنانچہ
ڈاکٹر گریگری صاحب نے ان آزمائشون کا بتفصیل تذکرہ کیا ہی جنمین حتی الامکان
کوئی مغالطہ نہونے پایا۔ باوجود اسکے کہ ڈاکٹر میو صاحب کی کتاب تقریظ مذکورۂ بالا
مین شامل تھی تاہم اُن امور کا جنکی کہ تصدیق کی ہے یا آخری زمانہ کے خیالات کا
ایک مرتبہ بھی تذکرہ نہین کیا گیا ہی۔ ڈاکٹر ہوزت ہیڈک صاحب حکیم وساکن بولٹن نے
جنکا اوپر تذکرہ ہوچکا ہی ایک کتاب موسومہ بخواب وقوت ذہنی طبع کی ہی جسمین انھون نے اُن
واقعات کی تقسیم کی ہے جو قوت مقناطیسی کے حالات بیہوشی مین پیدا ہوتے ہین اور اُنکی
تصریح اصول جسمانی اور ذہنی سے کی ہے۔ کتاب مذکور لایق پڑھنے کے ہی۔ لیکن میری
غایت صرف یہ ہے کہ اُن دو ایک واقعات کا تذکرہ کرون جو صاحب مذکور نے اپنی کتاب
کے تتمہ مین درج کیے ہین اکثر وہ لوگ جنکو جسمانی قوت مقناطیسی سے بیہوش ہوجانے پر
اعتراض ہے وہ بہ نظر حقارت یہ سوال کرتے ہین کہ اگر فی الواقع یہ صحیح ہے تو کیا وجہ کہ
جائداد مسروقہ کا پتا نہ لگا لیا جایا کرے یا دور کے ملکون سے خبر نہ منگوائی جایا کرے
اُسکے جواب مین ایک حکایت بطور خلاصہ درج ذیل کرتا ہون۔

۲۰۔ دسمبر ۱۸۴۸ء بروز چہار شنبہ وقت شام مسٹر وڈ میوہ فروش جیب سائڈ شہر
بولٹن کا ایک صندوقچہ مع روپیون کے دوکان سے چوری گیا اسکی رپورٹ حسب معمول
پولیس مین ہوئی۔ لیکن کوئی سراغ نہ لگا۔ اگرچہ ایک شخص پر شبہ بھی ہوا تھا۔ بعد ازان وہ
ڈاکٹر ہیڈک کے یہان اسی غرض سے گیا اور اُنسے پوچھا کہ آپ کی دختر آیا چور یا مال

مسروقہ کا پتا لگا سکتی ہے یا نہیں جب آیا پر عمل مقناطیسی کیا گیا اور شخص مذکور اور آیا میں تعلق مقناطیسی پیدا ہو تو اس سے صندوقچہ مفقودہ کا حال پوچھا چند لمحے کے بعد وہ اسطرح بکنے لگی کہ گویا کوئی اسکے سامنے موجود تھا صندوقچہ کی ہیئت اور تعداد اسکے روپیہ کی اور جس شخص نے وہ صندوقچہ چرایا اور جس مقام سے اسنے پایا تھا یہ سب بتادیا بعد اسکے سارق کا حلیہ اور پوشاک اور اسکے ہمراہی کا ایسا صاف صاف حال بتادیا کہ وڈ صاحب نے اس شخص کو فوراً پہچان لیا حالانکہ اسکے وہم میں بھی نہ تھا بعد اسکے وڈ صاحب نے اس شخص کو فوراً ڈھونڈھ نکالا اور کہا کہ یا تو ہیڈک صاحب کے یہاں چلے یا تھانہ پر اسنے کہا کہ میں تو ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے یہاں جاؤنگا اور جب اسکے مکان پر آیا تو آیا نے بیخبر مذکور چین چین ہوئی اور کہا کہ یہ خراب آدمی ہے اور یہ وہ لباس نہیں پہنے ہے جو صندوقچہ چرانے کے وقت پہنے تھا۔ اول اسنے سرقہ کا انکار کیا بعدہ اقبال کیا اور کہا کہ میں نے واقع میں اسیطرح صندوقچہ چرایا تھا جسطرح آیا نے بیان کیا۔ چنانچہ اسیطرح مال مسروقہ برآمد ہوا۔

چونکہ نام اور جگہ اور تاریخ اس عجیب ماجرے کی معلوم ہو اور اسکو ایک انگریزی حکیم نے بھی بیان کیا ہو لہذا بلا تصدیق مقتضی اس سے انکار کرنا چاہیے۔ دوسرے اس بیہوشی کی تاثیر جو قوت مقناطیسی سے ہو جاتی ہو ایک بڑے فاصلہ پر واقع ہوئی تھی یعنی ایک نوجوان آدمی دفعتاً انگلستان سے جہاز پر سوار ہو کر نیویارک کو چلا گیا۔ اسکی والدین نے فوراً کچھ روپیہ ڈاک کے جہاز پر بھیجا تھوڑے ہی زمانہ کے بعد انکو معلوم ہوا کہ اسکو روپیہ کی ضرورت نہ تھی نوجوان مذکور کی ماں بیس میل کے فاصلے سے بولٹن کو اس غرض سے آئی کہ آیا آیا کے ذریعہ سے اسکے پسر کا حال دریافت ہو سکتا ہو یا نہیں تھوڑے عرصہ کے بعد آیا نے اس لڑکے کا پتا لگا لیا اور اسکا حلیہ صحیح صحیح بتادیا اور دیگر حالات ایسی تفصیل سے بیان کیے کہ اس نوجوان کی ماں نے ان حالات پر

اعتبار کیا اور ڈاکٹر ہیڈک صاحب سے درخواست کی کہ میرے پسر کی خبر دو دو ہفتے کے بعد
منگوا دیا کرو چنانچہ ڈاکٹر مذکور آیا کے ذریعہ سے اُس نوجوان کا مختلف مقامات پر پتا لگایا گیا
اور اُسکی اطلاع اُسکے والدین کو دیتا رہا تھوڑے عرصہ کے بعد نوجوان مذکور کے
باپ نے ڈاکٹر ہیڈک صاحب کو یہ تحریر کیا کہ میرے بیٹے کے پاس سے ایک چٹھی آئی اور بڑے
تعجب کی بات ہو کہ اُسکی کل حالات من و عن ویسے ہی ہین جیسے آیا نے بیان کیے تھے۔
ڈاکٹر اڈون نے اپنی کتاب موسومہ لعوت مقناطیس حیوانی مین آن چودہ نششتون کا
تذکرہ کیا ہو جو برائٹن کے مختلف مکانات مین الکسس ڈیڈیر کے ہمراہ ہوئی تھین۔
یہ شخص بہت بڑا مشہور معمول مقناطیس ہے ہر نشست مذکور مین وہ شخص آنکھون مین
پٹی باندھکر تاش کھیلا کیا اور اپنے اور فریق ثانی کے تاشون کے نام بتاتا رہا اور اکثر
آن ملفوف ٹکٹون کے نام پڑھا کیا جو ملاقات کے واسطے انگریزون کے پاس اجنبی
لوگ بھیجا کرتے ہین۔ ہر کتاب مین اسطرح کہ ایک صفحہ کھولا اور آسکے صفحات مابعد کی
کوئی سطر جسکی فرمائش ہوئی بے دیکھے پڑھدی اور اکثر بند صندوقچون اور ڈبون کے
اندرونی اشیا اور ملفوف تحریرات کا مضمون بتا دیا۔ ڈاکٹر لی نے اُس ملاقات کا
بھی حال لکھا ہے جو مشہور رابرٹ ہوڈن نے الکسس سے کی تھی اِن ملاقاتون مین بڑی
سختی سے اہتمام کیا گیا تھا کسواسطے کہ وہ اپنے تاش لایا تھا اور خود ملاتا تھا باوجود
اسکے الکسس نے بے اُلٹے ہوئے تاش مذکور کے ہر ایک فرد بتادی۔ ہوڈن نے ایک
کتاب اپنی جیب سے نکالی اور الکسس سے کہا کہ ۸ ورق کے بعد کوئی سطر پڑھو۔ الکسس نے
نشان کے واسطے ایک سوئی سطر پر گاڑ دی اور چار الفاظ پڑھے لیکن وہ نوین صفحے
مین تھے جسوقت ہوڈن یہ ماجرا دیکھ چکا تو اُسوقت اُسنے چلا کے کہا کہ یہ شے عجیب کی
بات ہے۔ اور دوسرے دن اُسنے تحریر ذیل پر دستخط کر کے اُسکا اعلان کر دیا
مجھپر یہ بیان کرنا واجب ہے کہ واقعات مذکورہ بالا لفظ بلفظ صحیح ہین اور جسقدر

زیادہ میں انکی نسبت خیال کرتا ہوں اسی قدر مجکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ شعبدے نہیں ہیں۔

دو ہفتے بعد آ شنے ایک چٹھی موسے ڈی مرول کو لکھی اور اپنی دوسری نشست کا حال تحریر کیا جہانتک کہ ویسی ہی امور کی مکرر آزمایش کی گئی تھی اور بعد اُسکے حسب ذیل تحریر کیا۔

بعد اس نشست کے میں چلا آیا اور حد درجہ کا متعجب ہوا۔ اور مجکو یقین کامل ہوا کہ کسی شخص کو ایسے امور عجیب وغریب کا بطور شعبدہ کرنا ممکن نہیں۔

مسٹر ایچ جی اٹیکنسن اف جی اس نے مجھے ایک آزمایش عظمت قوت مقناطیسی کی تبائی اور یہ آزمایش لندن کے ایک مکان میں الڈالف ڈوبہ برادر الکسی پہونچی تھی یعنے ایک بڑے مشہور شاہزادہ نے آخر صفحہ پر ایک لفظ لکھکر اُس صفحے کو اسطرح موڑ دیا کہ پانچ یا چہ تہیں اُسکی ہوگئیں بعدہ وہ کاغذ الڈالف کو دیا اُسکے گرد بہت سے تماشائی کھڑے ہوئے تھے لیکن اُسنے باہر نیپل سے وہی لفظ لکھدی جو اندر لکھی ہوئی تھی مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ اُسنے کئی لفظین لکھیں اور انکو کاٹ کر آخرکار صحیح لفظین لکھدین جو الفاظ اُسنے پہلے لکھے تھے وہ قریب قریب صحیح لفظ کے تھے۔ یہ ایک امر عجیب ہے اور اس سے کسی نئی قوت کا وجود پایا جاتا ہے یعنے کوئی ایسی قسم کی قوت ہے کہ حاصل ہوتی ہے جو رفتہ رفتہ اصلیت کو دریافت کرلیتی ہے اور یہ بالکل اُسی کیفیت سے مشابہ ہے جسطرح پر اشخاص معمول قوت مقناطیسی کسی شے کی ہیئت بتاتے ہیں وہ لوگ فوراً یہ نہیں کہدیتے کہ یہ فلان شے تمغہ ہے بلکہ پہلے کہتے ہیں کہ یہ معدنیات سے ہے بعد اُسکے یہ کہتے ہیں کہ وہ گول اور چپٹی چیز ہے پھر یہ کہتے ہیں کہ اُسپر کچھ لکھا ہوا ہے اور آخرکار اُسکا اصلی نام بتادیتے ہیں۔

پس جب حالت میں کہ شہادت ڈاکٹر گریگری اور ڈاکٹر میو اور ڈاکٹر ایلی اور ڈاکٹر

ہیڈیک اور دیگر صدہا ایماندار اشخاص کے موجود ہے اگرچہ یہ لوگ ویسے ہی لیئق ہون جیسے
وہ لوگ ہین جنھون نے ایسے ہی واقعات کا مشاہدہ کیا ہے تو ہماری دانست مین
صرف اس بیان سے یہ عقدہ حل ہوگا کہ یہ کل اشخاص فریب مین آگئے۔ البتہ آسانی سے
دھوکا نہین کھاتے اور خاصکر ایسے امور مین جنکی وہ آزمایش کرچکے ہون اور جن
حالات مین مشہور شعبدہ یار ہوڈنگ ایسے امور مین کوئی فریب نہ دریافت کرسکا بلکہ
بر عکس اسکے یہ بیان کیا کہ ایسے واقعات کا شعبدہ ہونا غیر ممکن ہے تو یہ بیان اُن لوگون کے اعتراض کا
جواب کافی ہے جو بلا تحقیقات یہ بیان کرتے ہین کہ یہ کل واقعات شعبدہ ہین اور ایسی حالت
مین ظاہر ہے کہ کوئی ایسی بات نہین ہوئی جس سے دیکھنے والے خود دھوکا
کھاگئے ہون یا تو جسقدر لوگ آج تک قوت مقناطیسی کے معمول ہوئے اُن سب نے
فریب کیا اور یا اس امر کا ثبوت کافی موجود ہے کہ خاص خاص اشخاص کو ایک
نئی قوت حاصل ہے جسکا کسیقدر جزو غالباً ہر ایک شخص مین پایا جاتا ہے اگر آدمی کی
بصارت ویسی ہی شاذ ہوتی جسطرح پر اشخاص معمول قوت مقناطیسی کا اظہار امور
مخفی شاذ ہے تو بصارت کا ثابت کرنا ویسا ہی مشکل ہوتا جیسا اس عجیب قوت کا
اثبات مشکل ہے لہذا جو لوگ اس تعجب خیز امر کی تحقیقات کرینگے اور جو اس خیال مین پڑے
ہین کہ امور ممکن الوقوع اور غیر ممکن الوقوع عقل سے دریافت ہوسکتے ہین تو انکو معلوم ہوگا
کہ امر عجیب مذکورۂ بالا کی شہادت اسکے لیے ثبوت کافی ہے۔

ڈاکٹر ٹی اڈورڈز کلارک ساکن نیو یارک نے بیہوشی چشم پر جو مضمون لکھا تھا اور جو سہ ماہی
اخبار طب مین چھپا تھا اسمین یہ لکھا تھا کہ ایک مفلوج کا علاج مسٹر ڈسباین سابق
انسپکٹر آب ہای معدنی بمقام اسے صوبہ سوا سے کرتے تھے اُنھون نے اُس مریضہ کا حسب
ذیل حال لکھا ہے یہ مریضہ صرف اپنی ہتھیلیون ہی سے ہین سن سکتی تھی بلکہ ہمنے دیکھا ہے
کہ وہ اپنی انگلیون کو اُس صفحہ پہ دوڑاکر جو اُسے پڑھ لینا منظور ہوتا تھا بلا کوئی

پڑھ لیتی تھی۔ بعض اوقات ہمنے اُسے لفظ بلفظ اسطرح نقل کرتے ہوئے دیکھاہے
کہ اُسکی آنکھیں بند تھین اور وہ اپنی بائین کہنی سے پڑھتی جاتی تھی اور داہنے ہاتھ سے
لکھتی تھی۔ اِس حالت مین ایک موٹی وصلی اسطرح پر رکھدی تھی کہ اُسکی آنکھ
پر ضو نہین پہونچنے پاتی تھی اور یہی حرکت وہ اپنے تلوؤن اور پیٹ سے اور نیز
دیگر اعضاے جسم سے کرسکتی تھی۔ ڈاکٹر کلارک صاحب مکرر یہ بیان کرتے ہین کہ اس
قسم کے ایسے ہی عجیب وغریب اور بھی خیالات ہین جنکا مختلف نامور اطبانے مشاہدہ
کیاہی۔ آزمایش مذکورۂ بالا یعنے وصلی کا آنکھون کے سامنے رکھنا ایک ایسی آزمایش ہی جسکو ڈاکٹر
کارپنٹر صاحب نے یہ بیان کیا کہ قابل اطمینان ہی کسواسطے کہ اشخاص معمول قوت مقناطیسی
اُسمین سے کبھی نہین دیکھ سکتے۔ لیکن ظاہرہے کہ ڈاکٹر مذکور نے کوئی شخص ایسا نہین دیکھا جو
کامل طور سے معمول قوت مقناطیسی اسطرح پر ہو جسطرح اوپر ذکر ہوچکا ہے۔
اب ہم اُن اُمور کی شہادت کا ذکر کرینگے جنکو زمانۂ جدید کا عمل حاضرات کہتے ہین

حصہ پنجم

شہادت وجود اشکال ہوائی

اب مین ایسے چند امثلہ بیان کرنا چاہتا ہون جنمین اشکال ہوائی کے دکھائی دینے کی
ویسی ہی عمدہ اور محدود شہادتین ہین جیسے کسی امر واقعی کا وجود ممکن معلوم ہوتا ہی اور
اِس غرض سے مین چند وہ عجیب امور بیان کرونگا جنکو جناب رابرٹ ڈیل آوین صاحب
سابق ممبر کانگرس وسفیر امریکہ بمقام نیپلز نے بہم پہنچایا اور اُنکے بارے مین تحقیقات کی
اوین صاحب مصنف مختلف اقسام کی کتابون کے ہین مثلاً اُنھون نے اکثر مختلف اقسام
کے مضامین دربارۂ اخلاق وحکمت وبردہ وآزادی وغیرہ پر تحریر کیے ہین میری دانست مین
وہ تمام عمر اسی کے بڑے حکیم رہے اور کبھی اُنھون نے اپنی خیالات مین اختلاف بیانی نہین کی

اُنکی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تعلیم یافتہ اور منطقی شخص تھے اور شہادت کے قبول کرنے مین بڑی ہوشیاری کرتے تھے۔

۱۸۶۵ء مین درحالیکہ وہ منجانب سرکار ہندو ستان مین رہتے تھے اُنکی توجہ امور فوق العادت کی جانب اُسی حادثہ کے مشاہدہ کرنے سے ہوئی جو مسٹر ہوم صاحب کے روبرو گذرا تھا وہ بیان کرتے ہین کہ مین مع اپنے تین چار دوستون کے جو مثل میرے شایق تھے ایک ایسے کمرے مین بیٹھا تھا کہ جسمین روشنی افراط سے ہو رہی تھی کہ دفعتاً ایک میز اور لیمپ ۹۶ پونڈ کے وزن کا ۸ یا ۱۰ انچ زمین سے بلند ہوا اور اتنے عرصہ تک معلق رہا کہ اپنے دلمین ہم لوگ ایک سے چھ یا سات تک شمار کرسکتے تھے۔ کل حاضرین مع قع کے ہاتھ میز پر رکھے ہوئے تھے دوسرے موقع پر صاحب موصوف یہ بیان کرتے ہین کہ کونٹ ڈی آشس شاہزادہ فرانس ساکن پیرس کے نشست خانہ مین مین نے یکم اکتوبر ۱۸۶۸ء دن کو بوقت دوپہر کھانے کے بعد دیکھا کہ ایک کھانے کی میز جسکے گرد سات آدمی بیٹھے تھے اور جسپر میوا اور شراب رکھی تھی زمین سے فوراً بلند ہوئی اور پھر اپنے مقام پر آگئی سب مہمان اُسکے گرد کھڑے تھے اور کسی کا مین ہاتھ نہین لگا تھا سب نے اس امر کا مشاہدہ کیا بعد ازاں ایسے امور فوق العادت کی نسبت صاحب مذکور نے شہادت مجتمع کرنا شروع کی جنکا وقوع از خود ہوا ہو اور اُسکو اپنی کتاب موسومہ بہ فیٹ فائنڈ آن دی آف انڈر وانڈ مین بیان کیا ہے اور میری دانست مین واقعات عجیبہ ایسی ترتیب اور تصدیق کے ساتھ مرتب کئے ہین کہ اس قسم کی کوئی کتاب ابھی تک نہین طبع ہوئی۔

میری دانست مین یہ کتاب نہایت اُصول مناظرہ اور تحقیق کے ساتھ تحریر ہوئی ہے اور اگر اُسکا نام تقریظ شہادت امور فوق العادت ہوتا تو یقیناً لوگ زیادہ پسند کرتے عام خیالات لوگون کے یہ ہین کہ شعبدون کے علاوہ جسقدر خیالی تصاویر ہین وہ صرف وہم ہی پر مبنی ہین کیونکہ اسواسطے کہ لوگون کا یہ بیان ہے کہ کبھی دو آدمیون نے ایک ہی

کوئی شکل ہوائی نہین دیکھی لہذا اس ماجرا سے عجیب کا یہان پر خلاصہ درج کرنا مناسب
ہوگا جو اوین صاحب کی کتاب مسبوق الذکر کے صفحہ ۲۷۸ مین درج ہے مسٹر جان شیربروک
صاحب کپتان و جنرل خارج و ونیارڈ لفٹننٹ رجمنٹ نمبر ۳۳ سنہ ۱۷۸۵ء مین جزیرہ کیپ برٹن
کے قصبہ سڈنی صوبہ نوا اسکوشیا مین مقیم تھے سنہ ۱۷۸۵ء کے ۱۵ اکتوبر کو ۹ بجے علی الصباح
صاحبان مذکور ونیارڈ کے صحن مین بیٹھے قہوہ پی رہے تھے اسوقت شیربروک نے آنکھ اٹھائی
تو ایک زرد رنگ نوجوان ایک دروازہ رہگذر پر کھڑا ہوا دکھائی دیا ونیارڈ نے جب اس
نوجوان کو دیکھا تو اسکے چہرے پر خوف سے مردنی چھاگئی اور اپنے دوست کا ہاتھ خائف
اور ترسان ہوکر پکڑ لیا اور جب وہ شکل نظر سے غایب ہوگئی تو ونیارڈ نے کہا اللہم احفظنا
من کل بلاء الدنیا شیربروک نے خیال کیا کہ یہ کوئی شعبدہ تھا لہذا تمام مکان چھان ڈالا
لیکن کسی بات کا پتا نہ لگا جس سے کوئی شعبدہ معلوم ہوتا لفٹننٹ گور اسوقت آ پہونچے
انھون نے بھی تلاش کرنا شروع کیا اور صاحب مذکور کے کہنے سے شیربروک صاحب نے
ایک یادداشت تاریخ کی بنائی اور انگلستان سے برادر ونیارڈ کے خطوط کا انتظار کیا چنانچہ
ایک خط بنام کپتان شیربروک کے آیا اسکا مضمون یہ تھا کہ ایک عمدہ طور سے ونیارڈ کو
اطلاع دینا چاہیے کہ اسکا بھائی جان اس دن اور اسوقت مرگیا جسوقت دونون افسران
مذکور نے اسکو دیکھا تھا سنہ ۱۸۲۳ء مین لفٹننٹ کرنیل گور نے سر جان ہاروی ایڈجوٹنٹ
جنرل افواج کناڈا کو یہ ماجرا تحریر کرکے دیا اور یہ بیان کیا کہ چند سال بعد سر شیربروک
جنھون نے جان ونیارڈ کو زندہ نہین دیکھا تھا انگلستان مین شخص مذکور کے دوسرے
بھائی کو جو بالکل اس سے مشابہ تھا اس تصویر کے مقابلہ کرنے سے پہچان لیا جو اسنے
ملک کناڈا مین دیکھی تھی۔ بیان مذکور کی صحت کا ثبوت مزید مسٹر اوین کو کپتان ہنری اسکاٹ
آران سے اسطرح پر ملا کہ کپتان مذکور سے جنرل پال انڈرسن سی بی نے یہ بیان کیا کہ سر
جان شیربروک نے قبل اپنے انتقال کے من وعن ویسے ہی طور پر قصہ مذکور مجھسے بیان کیا

جسطرح پر مسٹر اوین نے بیان کیا ہو اور جو قلمبند کرکے کپتان اسکاٹ صاحب کو بھیجا گیا تھا صورت مذکور مین شکل ہوائی کا دو آدمیون کا دیکھنا جنمین سے ایک اُس شکل سے واقف نہ تھا بالکل ثابت ہو اور مین اُن لوگون کے بیانات پر ہرگز اعتبار نکرونگا جو ایسی شہادت کو غیر معتبر تصور کرتے ہین اور کوئی معقول وجہ واقعہ مذکورہ کی ہمین بیان کرتے ہین
اب مین خلاصہ مسٹر اوین صاحب کے چند تذکرون کا بیان کرونگا جس سے یہ معلوم ہوا کہ اُسکی تصدیق اور آزمایش بڑی ہوشیاری سے کی گئی -
پہلا امر عجیب وہ ہے جسکا صاحب موصوف نے چودہ نومبر نام رکھا ہے ۱۴ اور ۱۵ نومبر ۱۸۵۷ع کی شب کو کپتان جی ہونٹ کرافٹ کی زوجہ ساکن کیمبرج اپنے شوہر کو جو ہندوستان مین تھا خواب مین دیکھکر فوراً جاگ اُٹھی اور نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو اُسکو معلوم ہوا کہ اُسکی شوہر کی تصویر اُسکے پلنگ کے پاس وردی پہنے دونون ہاتھ سینے پر رکھے بال سر کے پریشان چہرہ زرد کھڑی ہوئی ہے اور خیال کیا کہ وہ میری جانب دیکھ رہا ہے اُسکے چہرے سے ایک پریشانی ظاہر تھی اور ایک خاص طرز کا شکن جو ہمیشہ غصہ کے وقت اُسکے چہرے پر ہوجایا کرتا تھا موجود تھا - اور اُسنے اُسکی پوشاک کی ہر ایک چیز ایسی صاف صاف دیکھی کہ جیسا وہ ہمیشہ بحالت موجودگی دیکھا کرتی تھی - وہ آگے اسطرح جھکی ہوئی تھی کہ جیسے درد کی وجہ سے آدمی خمیدہ ہوجاتا ہو اور وہ بمشکل بولنے کی کوشش کرتی تھی مگر اُسنے مین طاقت گویائی نہ پاتی تھی اُس عورت کی دانست مین یہ شکل ایک منٹ تک رہی اور پھر نظرون سے غایب ہوگئی - زن مذکور کو رات بھر نیند نہ آئی - صبح کو یہ تمام قصہ اُسنے اپنی مان سے بیان کیا اور کہا کہ کپتان ویٹ صاحب یا تو مارے گئے یا زخمی ہوئے - ۱۵ - نومبر کو تار برقی سے معلوم ہوا کہ کپتان مذکور لکھنؤ مین مارے گئے زن مذکور نے کپتان مقتول کے مختار مسٹر ولکنسن کو اطلاع دی کہ مجکو یہ خبر پہلے ہی معلوم تھی لیکن میری دانست مین جس تاریخ کو اُنھون نے انتقال کیا اُس تاریخ مین

کو دی تو غلطی واقع ہوئی ۔ چنانچہ ولکنس صاحب نے کچہری جنگ سے ایک سارٹیفکیٹ مضمون مندرجہ ذیل حاصل کیا ۔

نمبر ۹۵۰۷۶ سررشتۂ افواج جنگی مورخہ ۳۰ جنوری ۱۸۵۹ء

اس امر کی اطلاع دیجاتی ہے کہ کاغذ سررشتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کپتان جی ڈی ورانٹ متعلقہ ڈریگون گارڈ نمبر ۶ ۔ ایک لڑائی مین ۱۵ نومبر ۱۸۵۷ء کو مارے گئے ۔

دستخط بی ہاس

اب ایک عجیب حادثہ واقع ہوا ۔ مسٹر ولکنس اپنے دوست سے لندن مین ملاقات کرنے گئے تھے اور اسکے اس دوست کی زوجہ ہمیشہ اشکال ہوائی کو اپنے شوہر کے ذریعہ سے دیکھا کرتی تھی ۔ ولکنس مذکور نے کپتان کی زوجہ کا سارا حال بیان کیا اور اس شکل ہوائی کی ہیئت بیان کی ۔ اسوقت اس دوست کی میم نے بیان کیا کہ یہ شکل اسی شخص یعنے کپتان کی تھی جسکو مین نے اسدن شام کو دیکھا جبدن ہندوستان کا ذکر ہو رہا تھا ولکنس صاحب کے سوالات کے جواب مین اسنے بیان کیا کہ مجکو میرے شوہر کے ذریعہ کی اس شکل ہوائی ذریعہ اطلاع دیدی تھی کہ آج سہ پہر کو میرے سینہ پر ایک زخم لگا اور مین ہندوستان مین مارا گیا اسوقت رات کو ۹ بجے تھے ۔ لیکن تاریخ یاد نہین جب زیادہ استفسار کیا گیا تو اسنے بیان کیا کہ مجھے یاد ہے کہ ایک سوداگر نے اسی شام کو کرایہ کا مجھسے تقاضا کیا تھا اور مین نے روپیہ دیدیا تھا ۔ جب وہ رسید ولکنس صاحب نے دیکھی تو اسپر ۱۴ نومبر لکھی ہوئی تھی ۔ ماہ مارچ ۱۸۵۸ء کو کپتان ویٹ گرانٹ کی زوجہ کے پاس کسی کپتان کے پاس سے ۱۹ دسمبر ۱۸۵۷ء کا لکھا ہوا ایک خط لکھنؤ سے آیا اسمین لکھا تھا کہ مین کپتان ویٹ گرانٹ کے برابر لڑ رہا تھا جسوقت وہ مارے گئے اور کرنیل کمپل صاحب کی رپورٹ مین ۱۵ تاریخ غلط لکھی ہے وہ ۱۴ تاریخ کو سہ پہر کے وقت مارے گئے تھے اسکے سینہ مین ایک ٹکڑا سیل کے گولے کا لگ گیا تھا وہ ولکنس کمپنی

دفن کیے گیے اور اُنکی قبر پر ایک چوبی نشان لگا ہوا ہے اور اُسمین اُنکے نام کے ابتدائی حروف اور تاریخ وفات ۱۴ - نومبر لکھی ہے سررشتہ جنگی مین اس غلطی کی صحت کر دی گئی ہے مسٹر ولکنس نے ماہ اپریل ۱۸۵۹ع مین ایک دوسری نقل سارٹیفکیٹ کی منگوائی اُسمین وہی عبارت تحریر تھی جو اوپر بیان ہو چکی ہے - لیکن ۱۵ تاریخ کی عوض مین ۱۴ تاریخ تحریر ہے - مسٹر اوین صاحب نے یہ امور اصل فریق سے دریافت کیے کپتان ویٹلر کی بیوہ نے اپنی قلمی تحریرات مین تصحیح کرکے مسٹر اوین کو دوسرے کپتان کے ایک خط کی نقل دکھلائی مسٹر ولکنس نے بھی ایسا ہی کیا اور اُس میم نے جو ہمیشہ اشکال ہوائی دیکھا کرتی تھی اُن امور کا تذکرہ کیا جو اُسنے بچشم خود دیکھے تھے - یہی حالات اُسنے قبل تحقیقات مسٹر اوین کے مسٹر ہاوٹ سے بیان کیے تھے چنانچہ اُن امور کی تصدیق مسٹر ہاوٹ نے اپنی تاریخ امور فوق العادت مین کی ہے جلد دوم صفحہ ۲۲۵ دیکھنا چاہیے -

مسٹر اوین نے یہ بھی بیان کیا کہ میرے پاس سررشتہ جنگ کے دونون سارٹیفکیٹ موجود ہین یعنے ایک سارٹیفکیٹ جو غلط تھا اور دوسرا سارٹیفکیٹ جسمین تاریخ کی صحت ہو گئی تھی -

پس حالت مذکورہ مین ایک ہی شب کو ایک ہی شکل ہوائی دو ایسی عورتون کو معلوم ہوئی جو ایک دوسرے سے واقف نہ تھین اور اُسکی تصدیق دربارہ وقت وطرز موت تیسرے شخص سے ہوئی یہ سب امور ٹھیک ویسے ہی معلوم ہوئے تھے جو [illegible] واقع ہوئے میری دانست مین ایسے امور مصدقہ کی نسبت اعتراض نہین کیا جا سکتا اور اسکو توارد خیالات بیان کرنا صرف تعصب خیالات پر منحصر ہوگا -

دوسرے اسی قسم کے امور عجیبہ دربارہ سایۂ اجنہ کے ہین اور انکو - کنٹ میر کا مکان کہتے ہین - صفحہ ۴۰۴ -

ماہ اکتوبر ۱۸۵۸ع مین اور اسکے بعد کئی مہینے تک ایک جنگی افسر اعلی کی زوجہ رام ہرسٹ منیر ہوس متصل رای ضلع کنٹ مین رہا کرتی تھی جیسے اُسنے وہان رہنا شروع کیا

اسکا ہر ایک ملازم ہر شب کو کھٹ کھٹانے اور پیرون کی آواز نیز ہلکی باتون کی آواز سے
جسکی وجہ معلوم نہین ہوتی تھی ڈرا کرتا تھا - زن مذکور کا میا اور ایک نوجوان افسر جنگی تھا
اور وہ شب کو یہ آوازین سنا کرتا تھا اسنے اسکی وجہ دریافت کرنے مین حد درجہ کی کوشش
کی لیکن کوئی پتہ نہ لگا ملازمین انتہا سے خائف ہوگئے تھے ۔ ماہ اکتوبر کے دوسرے ہفتہ مین
ایک مس جو اپنی کمسنی سے اشکال ہوائی کے دیکھنے کی عادی تھی زن مذکور کی ملاقات کرنیکو
آئی یہ عورت مس مذکور کو ریل گھر پر بطور استقبال لینے گئی تھی جب مس مذکور مکان پہنچی
تو اسنے دروازہ پر دو شکلین معمر آدمیون کی اگلی وضع کے لباس مین دیکھین اس لڑکی نے
اس دوسری عورت سے اسوقت اس خیال سے کچھ نہ کہا کہ وہ خائف ہوجائیگی بعد ازان
دس روز تک وہ لڑکی انھین لوگون کو اس مکان کے مختلف حصون مین دن کو دیکھا کی
ان اشکال کے گرد ایک خاص رنگ کا غبار معلوم ہوتا تھا جب تیسری مرتبہ ان سے
ملاقات ہوئی تو ان اشکال نے اس لڑکی سے یہ بیان کیا کہ سابق مین یہ ہمارا مکان تھا اور
ہمارا نام چلدرن ہے ۔ وہ اشکال نہایت رنجیدہ اور پژمردہ معلوم ہوتی تھین انھون نے
یہ بھی کہا کہ ہم اپنی جائداد کو جان کی برابر رکھتے تھے ۔ لیکن ہمکو رنج یہ ہے کہ وہ ہمارے
خاندان سے نکلکر دوسرون کے پاس چلی گئی - جب اس افسر کی زوجہ نے اس مس سے
دریافت کیا کہ آیا تمنے کوئی چیز اس مکان مین سنی یا دیکھی تو اسنے کل حال مذکورہ بیان
کر دیا اس عورت نے خود ہی غل و شور بارہا سنا تھا لیکن کچھ دکھائی نہین دیا تھا اور
ایک مہینہ کے بعد وہ اس شکل ہوائی کے دیکھنے سے نا امید ہوگئی - ایکدن جب وہ
کھانا کھانے کیواسطے ایک روشن کمرے مین جہان آتشخانہ تھا کپڑے بدل چکی تھی
اور اپنے بھائی کے مکرر آواز دینے سے جو اسکا انتظار کر رہا تھا نیچے بعجلت جاتی تھی کہ
اسنے دروازہ پر دو شکلین اس لباس مین دیکھین جنکا اس لڑکی نے ذکر کیا تھا
لیکن اس عورت کے سر پر ایک غبار معلوم ہوتا تھا اور بر روشن صورت مین الفاظ

ڈیم چلڈرن - اور بعض دیگر الفاظ جنکا مطلب یہ تھا کہ ہم زمین پر مقید مین لکھے ہوے تھے اُسوقت
اُس عورت کے بھائی نے آواز بلند کہا کہ کھانا تیار ہے وہ عورت آنکھین بند کر کے اُن اشکال
ہوائی کے درمیان سے ہوکر نکل گئی - اُن عورات نے یہ تحقیقات کی کہ سابق مین اُس مکان مین
کوئی رہتا تھا چار مہینے کے بعد ایک صحیفہ سے یہ معلوم ہوا کہ اُس سے ایک مرد ضعیف نے یہ بیان
کیا کہ وہ مرد ضعیف اپنے لڑکپن مین خاندان چلڈرن مین جو رام ہرسٹ مین رہتا تھا دوڑرون
مین نوکر تھا یہ کل کیفیت مسٹر اوین سے ماہ دسمبر ۱۸۵۸ء مین جو وہ دونون عورتون سے دریافت
کی منجملہ اُنکے لڑکے نے اکثر گفتگو اشکال ہوائی کی رہی - جب مسٹر اوین نے بالتفصیل پوچھا
کہ تمسے کوئی گفتگو اشکال ہوائی سے ہوئی تو اُسنے جواب دیا کہ منجملہ اشکال ہوائی کے جو شخص
تھا اُسنے اپنا نام رچرڈ بتایا تھا اور وہ ۱۷۵۵ء مین مرا تھا اُسوقت مسٹر اوین سے
اُن امور کی تصدیق تحقیقات کرنی چاہی چنانچہ قبرستان مین ایک تحقیقات طویل اور
بوڑھے پادریون سے پوچھنے کے بعد اُسکو یہ معلوم ہوا کہ ولایت کے عجائب خانہ کے
کاغذات سے حال معلوم ہوگا اُن کاغذات سے یہ معلوم ہوا کہ رچرڈ چلڈرن رام ہرسٹ
مین رہتا تھا - اور اُسکی زوجہ سابق مین ایک قصبہ ٹن برج کے مکان موسومہ چلڈرنز
مین رہتی تھی - بعد اُسکے اُنکو صحت تاریخ کی نسبت بھی تفتیش ہوئی - کئی مہینے کے بعد
ایک تاریخ کیفیت مولفہ ہیسٹیڈ جو ۱۷۷۸ء مین چھپی تھی اُس سے یہ معلوم ہوا کہ مکان
رام ہرسٹ رچرڈ چلڈرن نے خرید کیا تھا اور وہان اپنی بود و باش اختیار کی تھی ۱۷۱۸ء
بعمر ۸۳ سال وہ فوت ہوا - کاغذات ہیسٹیڈ مین یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اُسکا پسر رام ہرسٹ
مین نہین رہتا تھا اور رچرڈ کے مرنے کے بعد اُسکے اہل و عیال مکان فراکس ہال نیہ
قریب ٹن برج کے رہتی تھی ۱۸۱۶ء سے مکان مذکور مین غلہ وغیرہ اسوجہ سے رکھا
جاتا تھا کہ خاندان چلڈرن نے اُس مکان کو فروخت کر ڈالا تھا -

نوٹ فرضنا اگر ہم ایسے امور عجیبہ کو کسی قسم کا وہم و تصور خیال کرین تو اُنکی کیا وجہ کہ اُنکی

اشخاص نے مشاہدہ کیا اور بالاتفاق دیکھا۔ کہ سارے گھر بھر نے آدمیون کے ٹہلنے اور بولنے کی آوازین سنین دو عورتون نے ایک ہی تصویرین ایسے مختلف اوقات اور حالات مین دیکھین کہ انکو وہم نہین کہہ سکتے اُن اشکال نے ایک عورت کو اپنا نام زبانی بتایا اور دوسری عورت کو بوسیلا اپنے نام سے آگاہ کیا اور اپنی تاریخ موت سے اطلاع دی۔ اور ایک اجنبی شخص نے اُن امور کی تحقیقات کرکے اُنکی تصدیق کی کہ جو شخص خاندان جلینرسن کا اُس مکان مین رہتا تھا اور مرا اُسکا نام ریچرڈ تھا اور وہ ۱۷۵۳ء مین یعنی جو سال اشکال ہوائی نے بتایا تھا اُسی مین مرا۔

اس کیفیت کے بارے مین خود اوین صاحب کا بیان اور تحقیقات پڑھنا چاہیے۔ اس غیر ممکن خلاصہ سے ظاہر ہے کہ وہ دقیتین نہین حل ہوسکتین جو اکثر قصص بھوت پریت سے متعلق ہوتی ہین۔

مسٹر آوین صاحب کی کتاب کے صفحہ ۱۹۵ مین ایک نہایت دلچسپ کیفیت اُن مخوف امور کی درج ہے جو مسٹر لیول کے گرجا گھر مین صوبہ سان آفریر ملک فرانس مین موسم سرما ۱۸۵۰ء و ۱۸۵۱ء مین واقع ہوئی تھی اُن امور کی وجہ سے ایک بڑا مقدمہ پیش ہوا تھا اور اُسکی تحقیقات متعدد گواہان کے ذریعہ سے ہوئی تھی۔

مارکوئیس ڈی مرول نے مثل مقدمہ سے کل شہادتین مع شہادت زبانی مجتمع کی تھین چنانچہ اُن سرکاری کاغذات کے ذریعہ سے مسٹر اوین صاحب واقعات کی تصدیق بیان کرتے ہین اُن مخوف امور کی ابتدا اُس زمانہ سے ہوئی جبسے دو لڑکے جنکی عمر ۱۲ اور ۱۴ برس کی تھی موسیے ٹنل پادری سڈیول کے تعلیم کیواسطے آئے تھے اور ڈھائی مہینے تک یعنے جبتک وہ لڑکے اُس مکان سے نہین چلے گئے اُنکا چرچا رہا۔ وہان اس قسم کی آوازین آتی تھین کہ جیسے کوئی ہتوڑا چوبی تختون پر مارتا ہے اور مکان مین ایسا تہلکہ پڑجاتا تھا کہ کل اسباب ہل جایا کرتا تھا اور فرش زمین سے ایسی آواز آتی تھی کہ گویا کوئی تھابیون سے زمین پیٹ رہا ہو

اور جب کوئی پوچھتا تھا تو اُنمین سے بالحان بذریعہ مقررہ تعداد آواز جواب ملتا تھا علاوہ اِس
غل و شور کے عجیب قسم کی قوت کا اظہار بھی ہوتا تھا مثلاً میزین اور تپائیان خود بخود حرکت
کرتی تھین اور دست پناہ کمرہ اُڑ اُڑ کر وسط کمرہ مین گر گئے تھے دروازے خود بخود کھل
جایا کرتے تھے کہ گویا کسی نے اُٹھا کر پھینک دیا اور تنہا آدمیون کو معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی اُنکے
بدنون سے کپڑے کھینچتا تھا جب سڈیول کا کوتوال تحقیقات کرنے آیا تو جس میز پر کہ وہ اور
دوسرا شخص بیٹھا ہوا تھا اپنی جگہ سے ہٹ گئے اگرچہ اُنھون نے زور بھی کیا مگر کچھ نہوا۔ اُسوقت
لڑکے کمرے مین کھڑے ہوئے تھے اسی قسم کے اور امور عجیبہ کا مکرر و سہ کرر اشخاص معتبر اور
معززنے مشاہدہ کیا جنمین سے ہر ایک شخص اس خیال سے جاتا تھا کہ شعبدہ کو دریافت کرلین
لیکن تحقیقات کے بعد اُسکو معلوم ہوتا تھا کہ وہ امور کسی شخص موجودہ سے نہین صادر
ہوتے مارکوئیس ڈی مرول بھی منجملہ گواہان کے تھے۔

اورگا یہ مقدمہ اسوجہ سے دلچسپ ہے کہ اُسکے بارے مین شہادت عدالت مین پیش ہوئی
تھی اور نیز اسوجہ سے بھی کہ یہ امور بالکل اُن امور کے مشابہ تھے جو قبل تھوڑے ہی دنون کے
امریکہ مین واقع ہوئی تھی لیکن یورپ مین کسی کو نہین معلوم تھا یہ امور شاید مشابہ اُن امور
کے بھی تھے جو پادری وزلی کے خاندان مین گرچہ اپورتھ مین واقع ہوئے تھے۔ اسکے بھی
نہایت عمدہ طور سے تصدیق ہوگئی تھی۔ بس اب یہ دیکھنا چاہیے کہ جب تین مختلف ملکون
مین ایک ہی قسم کے امور عجیبہ کا مشاہدہ ہو اور مکرر اُنکی کماینبغی تحقیقات ہو اور یہ نہ
دریافت ہو کہ وہ شعبدے تھے اور جو سیکڑون اشخاص وہان گئے ہون وہ اُنکی صحت
کے معتقد ہو جاوین اور اکثر امور تفصیل مین ایک دوسرے سے مشابہ ہون تو اُس سے یہ
جاننا چاہیے کہ اُنکی ابتدا باعتبار خلقت ایک ہی ہو۔ ایسے حالات مین اُنکی تصریح اُن لوگون
کے شعبدہ کہنے سے نہین ہوسکتی جنھون نے اُن امور کا مشاہدہ نہین کیا درحالیکہ گواہان
چشم دیدہ کوئی فریب نہ دریافت کرسکین۔

وہ اشلہ جنکا مین نے حوالہ دیا ہے اُنسے مسٹر اوین صاحب کی دلچسپی کا حال اچھی طرحسے خیال نہین کیا جا سکتا۔ لیکن اُنسے یہ حال البتہ اچھی طرح سے معلوم ہوجائیگا کہ اُنھون نے ایسے اُمور مین کسی قسم کی شہادت پیش کی ہو اور یقیناً شائقین کتاب ہذا اُس کتاب کو پڑھینگے۔ اور اگر حضرات شائقین اُس کتاب کو پڑھینگے تو اُنکو معلوم ہوگا کہ اُسی قسم کے اُمور عجیبہ جنکی وجہ سے ہمارے آبا و اجداد پورتہ کے گرجا اور ٹامسن صاحب کے مکان اور مقام ٹڈورتھ مین دریافت نکر سکے ہمارے زمانہ مین بھی واقع ہوتے ہین اور اُنکی نسبت بڑی تحقیقات کی گئی لیکن کوئی پوشیدہ یا فریب نہ معلوم ہوا اور غالباً وہ لوگ یہ نتیجہ نکالینگے کہ ابھی بالکل یہ نہین ثابت کیا گیا ہی کہ اگرچہ گیاس کی روشنی تمام دنیا مین ہونے لگی ہے تاہم بھوت پریت ہر مقام سے جلاوطن نہین کیے گئے یعنی اسکا مطلب یہ ہو کہ اگرچہ علوم مین بڑی ترقی ہوئی ہے تاہم بھوت پریت کے وجود کا معدوم ہونا نہین ثابت ہوا۔

حصہ ششم

زمانۂ جدید کے عمل حاضرات یعنی اسپریچویلزم اور اسپاریچین علما کی شہادت

اب ہم اس باب مین لحاظ کرینگے جسکو ماڈرن اسپریچویلزم کہتے ہین یعنے وہ حوادث جو خاص قوی کے حامل عملیات کے روبرو اور اُنھین کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہون۔ دنیا کے مختلف حصون مین مختلف مذاہب اور مذاق اور مختلف تعلیم کے اشخاص کی شہادت انھین اُمور کے بارے مین اس کثرت سے ہو کہ اگر خلاصجات درج کیے جاوین تو کامل طور سے سمجھ مین نہ آئیگا پہلے مین علامہ ڈی مارگن اور علامہ ہلبر اور جج اڈمنس کی شہادت پیش کرونگا یہ تمینون اشخاص اپنے اپنے سررشتہ مین زمرہ مشاہیر سے ہین۔

اگسٹس ڈی مارگن نے کیمبرج مین تعلیم پائی تھی اور یہان پر درجہ رینگلر درجہ چہارم کا خطاب ملا تھا یہ صاحب علامہ علم ریاضی بہت عرصہ تک رہے اور بابعد لندن کی یونیورسٹی کا

کے ڈین تھے بعد اسکے انھون نے قانون کا مطالعہ شروع کیا اور بہت سی کتب
علم ریاضی اور منطق اور علم اسمار الرجال وغیرہ مین تحریر کی ہین صاحب مذکور شاہی جماعت
ریاکنی کے اٹھارہ برس تک سکرٹری رہے اور اُنکی راے یہ تھی کہ چھوٹے چھوٹے سکے چاندی
کے گڑھے جاوین ۱۸۶۳ع مین ایک کتاب موسومہ بہ اجسام منتقل الی الروح و نتیجہ تجربہ
دہ سال دربارۂ روحانیات ایک شخص موسومہ بہ (ج م) نے طبع کی اور اسکا دیباچہ
کسی شخص موسومہ بہ (اب) نے لکھا تھا ہر ایک شخص کو معلوم ہے کہ (اب) سے مطلب علامہ
ڈی مارگن ہے اور (ج د) سے میم صاحبہ مفہوم ہین وہ لوگ جو علامہ مذکور کے طرز تحریر
سے واقف ہین اُنکی شہادت خیال مذکور کی تائید مین دیباجہ ہی مین موجود ہے ۔ اکثر
علامہ مذکور سے تصانیف مذکور منسوب کی گئی ہین اور اِس سے اُنھون نے کبھی انکار نہین
کیا۔ اور اخبار اتھینیم مطبوعہ ۱۸۶۵ع نمبر مرۂ مضمون دربارۂ تخمینہ خیالات لا طائل مین انھون
نے تصنیف مذکور کا اِسطرح پر ذکر کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکو مصنف ہونے
سے اِنکار ہے اور اُسکے خیالات ابھی تک وہی تھے جو کتاب مین ظاہر کیے گئے
تھے ۔ اِس دیباجہ سے جوکہ ناگرم فقرات اور ہجو آمیز طرز تحریر کی وجہ سے پڑھنے کے
لایق ہے چند خلاصے ذیل مین درج کیے جاتے ہین ۔
دربارۂ چند واقعات مندرجہ کتاب مین خود اپنے حواس کی شہادت کے ذریعہ سے
مطمئن ہوگیا ہون اور بعض کی نسبت میرے پاس ویسی ہی شہادت ہے جیسی ممکن
ہوسکتی ہے ۔ مجکو یقین کامل ہے کہ مین نے اشکال ہوائی اسطور پر دیکھین اور سنین
کہ اُنکے وجود پر نہ اعتبار کرنا غیر ممکن ہے اور جنکے وجود کی نسبت عقیل آدمی قریب
یا توہم خیالات یا غلطی کا خیال نہین کرسکتا اِسقدر مجکو اُنکے وجود کے بارے مین
یقین کامل ہے ۔ صفحۂ اول ملاحظہ ہو۔
حامل اسی راہ پہ ہین جسکی وجہ سے علوم طبیعیات مین ترقی ہوئی اور اُسکے مخالفین

وہ لوگ ہین جو قائم مقام اُن لوگون کے ہین جو منع ہوئے —

مین بیان کر چکا ہون کہ عامل صحیح راہ راست پر ہین اُنکی طبیعت اور طریقہ اُس بڑے زمانہ کا ہے جب وہ راستے جنگل مین بنائے گئے تھے جنپر فی زمانا روزمرہ لوگ چلتے ہین — اب ہم یہ سوال کرتے ہین کہ وہ طبیعت کیسی تھی جواب اُسکا یہ ہو کہ ہر ایک شخص تحقیقات کرنے پر موجود تھا اور یہ نہین خیال کرتا تھا کہ ہماری تحقیقات ایسی نہو کہ اُسکا نتیجہ اُن امور کو لا طائل محض کر دے ۔ لیکن وہ لوگ جو واقعات کی صحت سے واقف ہین اور جنکو اُن واقعات کی اصلیت نہین معلوم اُنکو خیال کرنے سے معلوم ہوگا کہ عمدہ ترین طریقہ تحقیقات جو عمدہ نتیجہ پر منتج ہوگا وہ یہ ہو کہ وہ واقعات اصل مین ارواح کے ذریعہ سے ہوتے ہین میرا یہ مطلب ہے کہ کوئی مخلوق ذی فہم جو گوشت و خون مثل انسان کے نہین رکھتا ان واقعات کا باعث صریحی ہوتا ہے —

اس قیاس کو جو دربارۂ وساطت روحانیات ہی عقل سے خیال کرنا چاہیے اور یہ دیکھنا چاہیے کہ اُسکی جانب لوگون کو رجحان ہو یا نہین فرض کرو کہ ایک شخص علم الہیات اور علوم طبیعات سے واقف بہت ہے اُس سے دو باتین ایک سچ اور ایک جھوٹ اِس شرط پر کہی جاوین کہ اگر وہ جھوٹ بات پسند کریگا تو اُسکی جان جاتی رہیگی ۔ اول بات یہ ہو کہ کائنات مین ذی عقل اشکال ہوائی ہین اور انسان سے ہمکلام ہوتے ہین — دوسری بات یہ ہے کہ اجزاے ثوابت کہکشان ہمیشہ ہماری زمین کو کھینچا کرتے ہین — میری دانست مین اکثر وہ لوگ جنکی جنبہ داری اُمور بند انتظام دنیا کی جنبہ داری سے اتفاق کرتی ہے اُنکو یہ بیان کرنے مین کہ کونسی بات منتخب کرنا چاہیے درصورت مذکورہ بالا بڑی دقت پڑیگی —

میری طبیعت یہ گواہی دیتی ہے کہ کوئی ایسی غیر محسوس ذی فہم مخلوق ہو یا اور کوئی چیز جسکو انسان نہین خیال کر سکتا ایسی ہے کہ اُسپر انسان کو اختیار نہین —

بعض حکماء الہیات نے صرف اپنی ہی خیالات کی بموجب آیندہ کا یہ حال بیان کیا ہے —

کو کل ضروریات بلا تکلیف کے مہیا ہو جائینگی اور کل شکوک بلا خیال کیے ہوئے رفع ہو جایا کرینگے
میری دانست مین یہ حالت آیندہ کی نہین ہے۔ یہ صرف شکل معلوم ہو جاتے انسان کی ہے
اشکال ہوائی اُن اُمور سے زیادہ جانتے ہین اور اُنکے خیالات عام اُس سے کہ وہ اشکال
ہوائی فریب انسان ہون مگر نہایت عجیب وغریب معلوم ہوتے ہین باوجود اختلافات اور
توہمات کے جو بعض اُمور مذکورسے ظاہر ہوئے ہین تاہم ایک خاص قسم کا توارد بیانات مین
پایا جاتا ہے اور اگر یہ فرض کیا جاے کہ فریبی لوگون نے پہلے سے تجویز کیا کرکے وہ بیان کیے
تو یہ بڑے عجب کی بات ہے اسلیے کہ اُن لوگون نے آپسمین پہلے ہی سے اتفاق کر یا اُن اُمور
کے باب مین کیا باوجودیکہ اسطرح کے عامل ایک خاص مقام پر نہین ہین بلکہ تمام دنیا مین
پھیلے ہوئے ہین۔ لیکن زیادہ تر عجب کی بات یہ ہے کہ اُن کل فریبیون نے بالاتفاق
آیندہ کے خیالات مروجہ مین اس غرض سے اختلاف کیا تاکہ لوگ اُنکے بیانات
کو صحیح تصور کرین۔

دس برس کا عرصہ گذرا کہ امریکا کی رہنے والی مشہور عاملہ میم ہیڈن میرے مکان مین
تنہا آئی اور اُسنے آتے ہی فوراً عمل حاضرات شروع کیا آٹھ یا نو آدمی مختلف العمر اور
مختلف الاعتقاد در بارۂ فریب ہونے ایسے اُمور کے موجود تھے۔ فوراً حسب معمول کھٹ
کھٹ کی ایک آواز شروع ہوئی۔ میرے کان مین وہ آہستہ آواز مثل گھنٹہ کی آواز کے آتی تھی
مین نے اُس آواز کا مقابلہ اُس آواز سے کیا جو تھوڑے فاصلہ پر سوئی کے پتھر پر گر جانی سے
اور فوراً کسیطرح اُس آواز کے رک جانی سے پیدا ہوتی ہے میز کے کسیقدر فاصلے پر میم ہیڈن
بیٹھی ہوئی تھین اُنکے پیرون کی جانب لوگون کی نگاہ تھی اُنھون نے جب مجھسے کہا کہ روح
سے سوال کرو تو مین نے کہا کہ مجکو دلمین سوال کرنے دو دینے مین نہ بولون اور نہ لکھون
اور نہ کسی خاص حرف کی جانب اشارہ کرون اور میم ہیڈن کو اختیار رہے کہ جواب
ملنے کے وقت وہ دونون ہاتھ پھیلا کر پکڑے رہین چنانچہ اِن دونون شرطون کو اُنھون نے

کی اجازت بذریعہ دو آوازون کے آئی مین نے اُس روح سے سوال کیا اور جواب دل ہی مین مین نے ایک لفظ مین مانگا بعد اُسکے مین نے چھپے ہوئے حروف لیے اور ایک کتاب اُنکے سامنے رُوک لی اور اپنی آنکھین جھکا کر حسب معمول اُن حروف پر اُنگلیان رکھنے لگا جو روح بتاتی جاتی تھی لفظ شطرنج اُس آواز کے ذریعہ سے معلوم ہوئی پس مجکو یہ خیال ہوا کہ یا تو کوئی شے ایسی ہے کہ دل کا حال بتا دیتی ہے اور اُس شے کو کوئی ایسی بات حاصل ہے جسکے ذریعہ سے وہ اُن حروف کو بتا دیتی تھی جو مین اپنے دل مین لیتا تھا اگرچہ میم مذکور کتاب سے چند فٹ کے فاصلے پر بیٹھی تھی اور اُس سے وہ حروف مخفی تھے اور وہ میرا ہاتھ اور آنکھ بھی نہ دیکھ سکتی تھی اور وہ یہ بھی نہین معلوم کر سکتی تھی کہ کس تیزی سے وہ حروف کے اوپر نگاہ ڈالتا تھا غرضکہ قبل تمام ہونے کے میرا عقیدہ یہ پختہ ہو گیا کہ یہ جوابات بذریعہ کسی ایسی شے کے ملتے ہین جو دلی حال دریافت کر لیتی ہے جب زیادہ شام ہوئی تو دوسرا موکل اُس عاملہ نے بلوایا مین نے اُس سے یہ پوچھا کہ آیا تمکو وہ مضمون یاد ہے جو تمھارے مرنے بعد چھپا تھا اور آیا یہ کہ تم اُس لفظ کے پانچون حروف بتا سکتے ہو جو تمھاری نسبت لکھے گئے تھے اُسنے جواب دیا کہ ہان مین بتا سکتا ہون حسب مذکورہ بالا مین نے حروف پر انگلیان رکھنا شروع کین سابق کی کیفیت سے اب صرف اتنا فرق تھا کہ ایک روشن لیمپ میرے اور عاملہ کے درمیان مین رکھا ہوا تھا مین یہ خیال کرتا تھا کہ حروف (س) پر میری انگلی کو وہ آواز ٹھہرنے کی اجازت دیگی لیکن جب میرا پنسل اُس حروف پر سے بلا کسی اجازت توقف کے نکل گیا تو مجھے توقف ہوا اور جب حرف (ف) پر پہونچا تو مین یہ کہنے والا تھا کہ غلط جواب ملا لیکن کسی نے یہ پکار کر کہا کہ تم اصلی حرف کو چھوڑ گئے اور اُسپر ٹھہرنے کیواسطے تھوڑا عرصہ ہوا کہ تمکو اجازت دیگئی تھی مین نے حروف پر پھر انگلی سے اشارہ شروع کیا

پہلے مجکو (ج) پر اور اسکے (د) پر ٹھہرنے کی اجازت دیگئی اب مجکو یقین کامل ہوا کہ اُس روح نے غلطی کی لیکن تھوڑی دیر کے بعد مین نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ (ج ود) میرے ہی نام کے ابتدائی حروف ہین اور شاید اُسنے وہ سارا فقرہ کہنا شروع کیا تھا جسمین وہ خاص لفظ مندرج تھے - بعد اسکے مین نے کہا کہ مین سمجھ گیا آگے بڑھو تو میری انگلی اسوقت حرف (ت) پر پہونچی اور بعد اسکے (ر و ط) اور باقی حروف پر یعنی وہ حرف جو میری زبان سے نہین نکلے تھے آخر انگلی ٹھہر گئی اُسپر مجھے یقین کامل ہوا کہ میرے دل کا وہ حال اُس روح کو معلوم ہوگیا کہ جو حروف پر انگلیان دوڑانے سے کسی طرح کوئی شخص دریافت نہین کرسکتا اگرچہ کوئی شخص ان حروف کو دیکھ بھی لیتا یہ امور جو مین نے تحریر کیے ہین ابتدا میری بڑے عجیب وغریب تجربون کی ہے صفحہ ۱۱۸ و ۲۲۸ کتاب موسومہ بہ اجسام منتقل الی الروح مین اسی کتاب سے ایک خلاصہ درج کرتا ہون - ایک عجب ترین طرز میز کی حرکت کرنے کا جو میری نگاہ سے گذرا میرے ایک دوست کے مکان مین واقع ہوا تھا اُسکے اہالی خاندانمین مثل میرے اہل خاندان کے سمندر کے کنارے پر ٹھہرے ہوئے تھے اُس دوست کے اہل خاندانمین چھ آدمی اُسکے گھر کے لوگ تھے اور ایک اُسکا داماد تھا میرے ہمراہ ایک ایک نوجوان میرا عزیز تھا ملازم کوئی نہ تھا - ایک شخص جسکو روحانیات مین یا اُنکے وجود پہ مطلق اعتبار نہ تھا کھانا کھانے کی میز سے دو یا تین فٹ کے فاصلے پہ ایک کوچ پر بیٹھا تھا - ہم لوگ اُس میز کے گرد بیٹھے تھے تھوڑے عرصہ کے بعد ہمکو بذریعہ کھٹ کھٹ کی آواز کے کسی نے یہ حکم دیا کہ ہملوگ اپنے ہاتھ ملائین اور میز کے گرد بلا چھوئے ہوئے کھڑے ہوجاوین ہملوگ سب پاؤ گھنٹہ تک کھڑے رہے اور ہمکو یہ خیال تھا کہ دیکھیے کوئی امر وقوع مین آتا ہے یا ہمسے صرف اُس روح نے مذاق کیا جب دو تین اشخاص نے بیٹھنے کا تذکرہ کیا تو وہ بڑی میز جسے تین چار آدمیون سے نہ اُٹھتی تھی جو دبخود حرکت کرنے لگی اور ہم لوگ اپنے ہاتھ ملائے ہوئے اُسکے گرد اُس میز کے ساتھ اُس شخص تک گئے جو ہم لوگون مین شریک نہ تھا اور اُسکو

کو ہچ پہ اسطرح سے دکھائی دیا کہ اُسکے مُنہ سے یہ آواز نکلی کہ بس آگے نہ بڑھو کتاب اجسام
تدقل الی الروح صفحہ ۶۴ -

جے ڈبلیو آڈمنڈ جسکو عموماً جج اڈمنڈ کہتے ہین ایک بڑا مشہور شخص ہے وہ نیویارک کی
جماعت متقنین کے دونون سر رشتون کے اہتمام کیواسطے منتخب کیا گیا تھا اور تھوڑے
عرصہ تک جماعت کا صدر نشین رہا وہ جیل خانون کا انسپکٹر بھی رہا ہے اور آہستے اُن
اُمور مین بھی بڑی ترقی کی تھی جو مذہب عیسائی مین تو بہ سے علاقہ رکھتے ہین مختلف
ادنی عہدون پہ مقرر ہو کر وہ آخرکار نیویارک کے سوپریم کورٹ کا جج مقرر کیا گیا تھا
یہ عہدہ اُس ملک مین سب سے بڑا ہے - اور اِس عہدہ پہ وہ ۶ برس رہا بعد اُسکے
جب لوگ اُسکو اُس غرض سے بدنام کرنے لگے کہ وہ عمل حاضرات کا قائل ہوگیا تو اُسوقت
وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہوا اور وکالت کرنے لگا وہ نیویارک کا رکاڈر مقرر ہونے کیواسطے
منتخب کیا گیا تھا لیکن اُسنے انکار کیا اِس جج کو اُسکے چند دوستون نے اوگلا ایک
عامل سے ملاقات کرنے کی ترغیب دی تھی اور جب اُسنے عجیب و غریب اُمور دیکھے تو
اُس بارے مین تحقیقات کرنے اور شعبدہ کے دریافت کرنیکی کوشش کی چنانچہ اُسکے
چند تجربے کتاب موسومہ بہ روحانیات مین حسب ذیل درج ہین -

۲۳ - اپریل ۱۸۵۱ء کو مین ایک شخص منجملہ اُن نو اشخاص کے تھا جو ایک میز کے
گرد بیٹھے تھے اُس میز پر ایک لمپ روشن تھا اور دوسرا لمپ آتشخانہ کی کارنس پہ
رکھا ہوا تھا اُسوقت ہم سب لوگون کے سامنے فرش سے کم سے کم وہ میز ایک فٹ
بلند ہوئی اور اُسکو اُسوقت آسانی کے ساتھ حرکت ہوتی تھی جسطرح ہم اپنے ہاتھ مین گیلاس کو
حرکت دیسکتے ہین بعض اشخاص نے اُسکو اپنی قوت سے روکنا چاہا لیکن نہ روک سکے لہذا ہم سب لوگ
میز سے ہٹ گئے اور اُن دونون لمپ کی روشنی مین ہمنے دیکھا کہ وہ مہاگنی کی میز ہوا مین معلق تھی -
دوسری نشست مین ایک عجیب قسم کا صاحب مذکور کی سامنے ماجرا گذرا وہ خود

اُسکو اسطرح بیان کرتے ہین ۔ مین ایک گوشہ مین اسطرح پر کھڑا تھا کہ کوئی شخص میری جیب تک نہین پہونچ سکتا تھا لیکن مجکو معلوم ہوا کہ کسی نے میری جیب مین ہاتھ ڈالدیا اور پھر دیکھا تو معلوم ہوا کہ کسی نے میرے رومال مین چھ گرہین دیدین اور میرے ہاتھ مین گھنٹی چکار او یکہ میرے پاؤن پر رکھدیا اور اُسکو بجانے لگا اور کوئی شخص میرے بدن کو ادھر سے کبھی چھوتا تھا اور میرے نیچے سے کرسی کھینچ لیتا تھا اور میرے ایک بازو کو معلوم ہوا کہ کسی نے لوہے کے ہاتھ سے پکڑ لیا مجکو صاف صاف انگوٹھا اور انگلیان اور ہتھیلی اور انگوٹھے کی گدیان محسوس ہوتی تھی اور مجکو اس روز سے اُسنے پکڑ لیا تھا کہ مین نے کوشش چھڑانے کے لیے کی لیکن نہ چھڑا اسکا دوسرے ہاتھ سے مین نے چارون طرف ٹٹولا تو معلوم ہوا کہ کوئی جسمانی ہاتھ مجکو نہین پکڑے ہے اور وہ جسمانی ہاتھ اسوجہ سے نہین ہوسکتا کہ مین اُسکے قابو مین شل ایک مکھی کے تھا اور اُس ہاتھ مین اُسوقت تک رہا جبتک کہ مین بیدم ہوگیا حالانکہ مین چھڑانے کی بڑی کوشش کرتا تھا ۔

مخلوق ذی فہم اور غیب کا حال دریافت کرنیوالے کے بارہ مین صاحب موصوف یہ فرماتے ہین کہ جس زمانہ مین مین وسط امریکا مین سفر کو گیا تھا تو میرے اُن دوستونکو جو نیویارک مین رہتے تھے روزمرہ کا میرا حال معلوم رہتا تھا اور جب مین واپس آیا اور مین نے اپنی تحریرون کو اُنکی تحریرون سے مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ اُنکو ٹھیک ٹھیک میرے جہاز پر سے اُترنے کا دن اور جسدن بیمار یا صحیح رہتا تھا وہ سب معلوم تھا ایک مرتبہ جبکہ سر مین درد ہوا اُسوقت مین دو ہزار میل کے فاصلے پر نیویارک سے تھا دوسری مثال وہ بیان کرتے ہین کہ میری لڑکی مع بچہ کے نیویارک سے چار ہزار میل کے فاصلے پر رہتی تھی بعض اعزا کی ملاقات کرنے گئی تھی اُسکی غیبت مین ہم نے صبح کو مجھے ایک موکل کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ وہ بچہ بیمار ہے اور جب مین اپنی دختر کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ وہ بچہ اُسوقت بہت بیمار تھا جسوقت مجکو اطلاع ہوئی تھی اُسکی

مان اور اسکی چچی اسکے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور اسوقت اسکی جان کا خوف تھا۔

امور مذکورہ سے معلوم ہوا کہ سال بھر تک مین فی ہفتہ دو تین مرتبہ انکا مشاہدہ کرتا رہا مین منجملہ ان اشخاص کے نہ تھا جو اپنی تائید خیال کیواسطے امور کی تحقیقات کرتے پھرتے ہین بلکہ مین ہمیشہ اس عقیدہ کی تکذیب کرنا چاہتا تھا مین نے ان ہوشیاریون کی تفصیل نہین بیان کی جو فریب سے باز رہنے کیواسطے مین عمل مین لایا صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ اس بارے مین مین نے کوئی دقیقہ ہوشیاری کا اٹھا نہین رکھا وہ امور کوئی اتفاقی اور قابل بحث نہ تھے اور نہ انکی تحقیقات ایسی تھی کہ مین اسکا قائل نہوتا اور نہ وہ تحقیقات مشکل تھی۔

ایک خط مندرجۂ اخبار نیویارک ہرک مورخہ ۶۔ اگست ۱۸۵۳ء مین صاحب مذکور نے اپنی تحقیقات کا ایک خلاصہ بیان کر کے یون کہا ہے کہ شعبدہ کے اعلان مین مین بذات خود تحقیقات کرنے گیا جب تحقیقات کرچکا تو میرا عقیدہ اور ہوگیا اور مجبور واجب ہوا کہ اس عقیدے کی تصدیق کا اعلان کرون لہذا مین دنیا بھر کے سامنے اس نتیجے کا اعلان کرتا ہون اور خلاصہ اسواسطے بیان کرتا ہون کہ اس سے اورونکو وہ حال معلوم ہوگا کہ جس سے فی الواقع وہ لوگ زیادہ خوش ہونگے۔

اب میرا سوال یہ ہے کہ جج آڈمنز کو امور مذکورۂ بالا کی نسبت دھوکا ہونا ممکن نہین اور نہ وہ مجنون تھے کیواسطے کہ وہ ایک سال کا زمانہ گذرا اپنی تاریخ وفات تک نہایت مشہور وکیل رہے۔

رابرٹ ہیر ایم ڈی ہر ٹیس علامۂ کیمیا یونیورسٹی مقام پنسلوینیا امریکا کے ایک نہایت مشہور عالم تھے ان صاحب نے نہایت عمدہ باتین دریافت کی ہین مثلاً انھون نے آکسی ہیڈروجن کی بھکنی ایجاد کی یعنے اس فقت کے ذریعہ سے شیشا یا سخت سے سخت چیز ایک لمحہ مین پگھل کر مثل رانگ کے ہوسکتی ہے صاحب مذکور نے قریباً ایکسو چاپ

کتب کے دربارۂ علوم علاوہ کتب ملکی اور اخلاق کے تصنیف کین ۱۸۵۳ء مین انکو
میز کے حرکت کرنیکی طرف و دیگر امور مشکل کی جانب رجحان ہوا اور یہ خیال کر کے کہ فریڈیصاحب
کے وجود اُن امور کے باب مین کافی نہونگے اُنھون نے وہ کل تیار کی نا شروع کی جس سے
اُنکو اسبات کے ثبوت کی اُمید تھی کہ میز پر سوا انسان کے اور کسی کا زور کارگر نہین ہوتا
لیکن ویساہی نتیجہ اُس کل سے نہین نکلا جسکی اُسکو اُمید تھی اور اُسنے اور بھی مختلف آزمائشین
کین لیکن ہر مرتبہ اُسکو یہ ثابت ہوا کہ انسان کا نہین بلکہ اور کسی قوت کا یہ کام ہے علاوہ
قوی ہونے کے وہ فاعل ذی عقل بھی معلوم ہوا اور اسوجہ سے اُسکا عقیدہ یہ مستقل ہوگیا
کہ انسان نہین بلکہ کوئی اور شے اُس سے ہمکلام ہوتی ہے اکثر منکرین حوادث
مذکور کا یہ قول ہے کہ علمانے اِسبارے مین تحقیقات نہین کی لیکن یہ غلط ہے جس شخص
نے اُن امور کا مشاہدہ نہین کیا اُسکو اُسکے بارہ مین راے اُسوقت تک نہ دینا چاہئے
جبوقت تک وہ دوسرون کی تحقیقات کے حالات نہ دریافت کرلین لہذا اُنکو چاہیے
کہ علاوہ دیگر کتب کے ہیر صاحب کی تحقیقات عملی دربارۂ روحانیات بہ ہوشیاری تمام
پڑھین یہ جلد پانچ مرتبے چھپی ہے اور اُسمین ۴۶۰ صفحے باریک چھاپے گئے ہین علاوہ تفصیل
تجربات کے کتاب مذکور اکثر مناظرہ دربارۂ فلسفہ۔ اخلاق۔ اور الہیات کی مندرج ہین
اُنسے مصنف کی ذہانت اور قوت مقناطیسی ظاہر ہوتی ہے وہ تجربات جو ہیر عمل مین لایا تھا ذی تمیز
خاص خاص اشخاص ثابت ہوتے ہین اور اُسنے کل اسطرح پر بنائی تھی کہ عامل اُسکی وجہ سے
میز کو حرکت نہین دے سکتا تھا یا اُن جوابات مین کسی قسم کی تصحیح نہین کر سکتا تھا مثلاً
میز نے حرکت کی وجہ سے چکر کے کسی حرف کی جانب اِشارہ کیا اور عامل چکر کی جانب نہین
دیکھتا تھا تاہم اُس اِشارے سے ایسے حروف معلوم ہوئے کہ اُنسے بامعنی الفاظ اور
صحیح جوابات نکل آئے اور جب عامل کے ہاتھ ایک مسطح تھر پر جو آہنی لوگون کے اوپر
تھا اس غرض سے رکھے گئے تھے کہ خفیف سا دھکا بھی اُسکے ذریعہ سے میز کو نہ پہونچے

تاہم میز نے آسانی سے حرکت کی اور بامعنی جواب دیے دوسرے مرتبہ عامل کا ہاتھ پانی میں اس غرض سے لٹکا یا گیا کہ اسکو اس میز سے تعلق نہ رہے جس پانی کا ظرف رکھا ہوا تھا باینہمہ حسب درخواست ۱۸ پونڈ کی قوت میز کے اوپر کی گئی اور یہ وزن کمانی دار ترازو کے ذریعہ سے معلوم ہو گیا تھا۔ کتاب مسبوق الذکر مین بہت سا تذکرہ اُن امور کا بھی لکھا ہے جنکے بارے مین بذریعہ عمل مذکور کے جوابات ملے اُنمین انسان کے حال آیندہ کا بھی ذکر ہے اور میری دانست مین کل بیانات سے روحانیات کا خیال زیادہ عمدہ اور عقل پر بہ نسبت اُن مسائل کے مبنی ہی جو فلسفہ یا دیگر مذاہب کے ہین علاوہ اسکے اُنسے ایک نصیحت پیدا ہوتی ہی اور اُس سے یہ تعلیم ہوتی ہی کہ سبلوگون کو اپنے حواس باطنی کی حد درجہ ترقی کرنا چاہیے لو فرضنا کہ اگر یہ ثابت بھی کر دیا جاے کہ ارواح سے کلام کرنا صرف دعوکا ہے تاہم میری دانست مین اس گفتگو سے نہایت عمدہ اور معقول خیالات آیندہ کی معلوم ہوتے ہین اور باعث ترقی عقل اور ذہن انسان ہوتے ہین لہذا مین ہر نکتہ چینی کرنیوالے شخص سے چاہتا ہون کہ وہ صرف اسی خیال سے کتاب مسبوق الذکر کو قبل مطالعہ نفرت کے ساتھ نہ پڑھین۔

اب مین خلاصہ طور پر اُن مشہور اور ذہین انگریزون کی شہادت اسی قسم کے امور کے بارے مین پیش کرتا ہون جو انکی چشم دیدہ ہین۔

حصۂ ہفتم
شہادت علما در بارۂ عمل حاضرات زمانۂ جدید

ٹی آئی ڈالفس ٹرولوپ نے اکسفورڈ مین تعلیم پائی تھی اور سیاحت اور قصص اور اسماء الرجال اور تاریخ کی اکثر کتب کا بہت بڑا مشہور مصنف ہی ۱۸۷۶ء مین اُسنے ایک چھٹی مسٹر الکزسا کن ایلینگ کو لکھی تھی یہ خط اخبار مارننگ اڈورٹائزر نا اور

کتاب موسومہ بہ سوانح عمری کے صفحہ ۲۵ مین طبع ہوا تھا اِس خط سے یہ ظاہر ہوتا ہے
کہ سر ڈیوڈ بروسٹر نے اِس امر عجیبہ کا غلط طور سے بیان کیا ہے جو صاحبان مذکور کے روبرو
رائر صاحب کے مکان مین واقع ہوا تھا اور آخر مین یہ تحریر کیا ہے۔ کہ اے میرے پیارے
دوست اِس امر عجیبہ کی نسبت مجھپر بحلف یہ کہدینا لازم ہے کہ اکثر اُن امور کے دیکھنے اور
تحقیقات کے بعد جو مسٹر ہوم صاحب سے صادر ہوئے مجکو یقین کامل ہو گیا کہ خواہ اُنکی حقیقت
کچھ ہو لیکن اُنمین کوئی فریب یا تیزدستی یا شعبدہ بازی عمل مین نہین لائی گئی اور نہ وہ
بذریعہ کسی کل کے ہوئی ۹ برس ہوئے بمقام فلارنس سے ۱۲۔ مارچ ۱۸۶۳ء کو اڈولف
صاحب نے اخبار اَتھینیم مین یون تحریر کیا تھا کہ انگلستان مین مسٹر ہوم صاحب کی اکثر عملیات
نشست مین مین شریک تھا اکثر نشستین اُنمین سے میرے مکان پر ہوئین اور اکثر
ایک دوست کے مکان پر لہذا مین اِس امر کا شاہد ہون کہ مین نے ایسے اُمور دیکھے اور محسوس
کیے کہ جنکی تصریح کسی معلومہ قانون طبعی کے ذریعہ سے نہین ہو سکتی تھی مین اِس قیاس سے بالکل
انکار کرتا ہون کہ اِن امور کا اصدار اُن ذریعون سے ہوا جن وسائل سے بازیگر تماشا کرتے ہین۔

لہذا ایسی راے اُس شخص کی جو نہایت مشہور آدمی ہے اور آٹھ برس سے ایسے حوادث کا
مشاہدہ اور تحقیقات اور خیال کرتا رہا اُن مخالفین کی راے پر ترجیح رکھتی ہے جنھون نے
اُنکا مشاہدہ نہین کیا اور اگر کیا بھی تو ایک یا دو بار۔

کتاب جمیس گلی ایم ڈی نیو اتھی انیڈنز و مس نس۔ در علاج امراض و عوارض کہ بذریعہ
پانی کا مصنف ہو کتاب آخر کے بارے مین اخبار تھینیم نے یہ تحریر کیا تھا ڈاکٹر گلی صاحب
کی کتاب ایک تعلیم یافتہ ڈاکٹر کی تصنیف ہے اور میری دانست مین جتنی کتب در بارۂ علاج
بذریعہ پانی تحریر ہوئی ہین اُنمین سب سے یہ عمدہ ہے ڈاکٹر گلی صاحب منجملہ اُن اشخاص کے
تھے جو اُس مشہور نشست مین شریک تھے جنکا ذکر اخبار کارن ہل میگزین مین ماہ سنہ ۱۸۶۰ء
مین بعنوان قصص عجیب تر تحریر ہوا تھا اُنھون نے ایک خط اخبار مارننگ اسٹار کو دو بارہ

صحت قصص مذکور باین الفاظ تحریر کیا تھا مین نہایت صحت کی ساتھ کہسکتا ہون کہ مضمون مندرجہ قصص عجیب تر لفظ بہ لفظ صحیح ہے اور وہ فی الحقیقت شام کی ملاقات مین واقع ہوا تھا علاوہ اسکے کوئی شعبدہ یا کل یا تیزدستی عمل مین نہین لائی گئی تھی اور مجکو ایسے فریب نہونے مین ویسا ہی یقین ہے جیسا امور عجیبہ کی صحت کا یقین کامل ہے بعد اسکے صاحب مذکور نے ان وبو وکی غلطی کی بحث کی ہے جیسے ہوم صاحب کا کمرے مین اٹھتے پھرنا ثابت کیا گیا تھا یہ بلند ہونا گلی صاحب نے بچشم خود دیکھا تھا علاوہ اسکے گلی صاحب نے یہ بھی دیکھا تھا اور ہوم صاحب سے تین گز کے فاصلے پر ایک سرود نکلا اور اسکو کسی ہاتھون نے بجایا لیکن سب سے زیادہ عجیب تر امر یہ ہے کہ اب ڈاکٹر گلی صاحب بہت بڑے دوست ہوم صاحب کے ہین اور انکے مکان پر ہوم صاحب اکثر آیا کرتے ہین چنانچہ انکو ان امور کی آزمایش کرنے مین بڑا موقع حاصل تھا جو انکے مکان پر ہوا کرتے تھے اور اگر کوئی کل ہوتی تو ضرور فریب کھلجاتا اکثر لوگ امور مذکور کی صحت کی نسبت زیادہ قوی تر ثبوت سمجھینگے بہ نسبت ان امور کے جو ایک نشست مین معلوم ہوئے ہون یا اس بیان کی جسکے بارے مین شہادت نہین ہے اور ان امور سے انکار ہے -

ولیم ہاوٹ صاحب کتاب دہقانان انگلستان و دیگر تواریخون کے محقق و مصنف نہایت عمدہ قصص حکایات وجدید کتاب موسومہ تاریخ آسٹریلیا کے مصنف ہین انکو ایسے امور عجیبہ کی تحقیقات کرنے کا بڑا موقع حاصل تھا اور انکی نسبت یہ خیال نہین کیا جاسکتا کہ وہ ایسے امور کے دریافت کے لائق تھے ہاوٹ صاحب کی میم کے ہاتھ مین ایک دست غیب کے ذریعہ سے کل شعلی ڈالی آئی چنانچہ میم صاحبہ موصوفہ نے وہ قلم لگادی پس وہ فریب نہین کہا جاسکتا اور انکی نسبت یہ بھی خیال نہین کیا جاسکتا جو لوگ یہ تصور کرتے ہین کہ پریان لوگونکو روپیہ دیدیتی ہون مگر بعد اسکے وہ روپیہ میل یا تمیان ہوجاتا ہو مضمون نے اس ملاح کا ہاتھ اسی صفائی سے دیکھا جسطرح اپنا ہاتھ دیکھا مین نے کسی مرتبہ ہاتھ کو حقیقتًا

اور جاملک کے ایک مرتبہ جب وہ پھول مجکو دینی لگا تو چند روز بعد ایک میم نے یہ چاہا کہ کوئی
روح سرود پیا ایک گیت وہ گاوی جسکے شروع مین موسم گرما کے گلاب کے پھول کا ذکر ہو چنانچہ وہ
گیت ایسے خراب طور سے گایا گیا کہ لوگون نے کہا موقوف کرو و آخرکار ایسا ہی ہوا لیکن تھوڑی عرصہ کے
بعد دوسرے موکل نے سرود لیجا کر میم مذکور کے سر پر ہوا مین معلق کر دیا اور بلا کسی وسیلے کے
گیت مذکور سب کے سامنے نہایت عمدہ طور سے گایا ولیم ہاوٹ صاحب کی بھتیجی خانم پارکس
صاحب ساکن نیوکاسل ہوم صاحب کی کتاب سوانح عمری کے صفحہ ۹۸ مین طبع ہے۔
کیفیت مذکورہ مین ناظرین کا خراب گانا نہ سننا اور اچھا گانا سننا اسوجہ سے کہ وہ چاہتے تھے
کہ کوئی عجیب الخلقت مخلوق اسکو گا رہی ہے اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ اپنے ہوش
و حواس مین تھی اور وہ امور ایسے تھے کہ انسان انکو اپنے حواس سے محسوس کر سکتا تھا۔
نواب کرنیل ول براہیم صاحب نے خط ذیل ہوم صاحب کو تحریر کیا مین اسکا خلاصہ اخبار
اسپریچول میگزین سے منتخب کر کے ذیل مین تحریر کرتا ہون۔

نمبر ۲۴ بروک اسٹریٹ المرقوم ۱۴ - اپریل ۱۸۶۶ع

میرے پیارے مسٹر ہوم - مین نہایت خوشی سے بیان کرتا ہون کہ تمھارے ہمراہ مین
متعدد نشستون مین جو میرے دو احباب قلبی کے مکان پر اور نیز میرے یہان ہوئی تھین
شریک ہوا تھا وہان مین نے ویسے ہی امور عجیبہ دیکھے تھے جو تمھاری کتاب مین مندرج تھے
مجھے یقین کامل ہے کہ وہ کسی شعبدہ بازی سے نہین ہوئے تھے - جن کمرون مین ان امور کا
ظہور ہوا تھا ان مین نہایت اچھی طرح روشنی ہو رہی تھی اور ممکن نہ تھا کہ مین خود اپنے
حواس کی شہادت پر اعتبار نہ کرتا - سالم اسے بی ول براہیم -

اس سی ہال آف اس اسے بیرسٹر و اڈیٹر اخبار فنون نے خط ذیل اڈیٹر اخبار
روحانیات کو ۱۸۶۸ع صفحہ ۳۲۶ - اخبار مذکور مین حسب ذیل لکھا ہے - یہ شخص علما
اور اہل فنون اور زمرہ وقائع نگاران مین نہایت مشہور ہے -

مین کرنیل ول براہم کا تبع کرتا ہون اور مسٹر ڈی ڈی ہوم کے بیانات کے بارے مین
اپنا اعتبار قلمبند کرنا چاہتا ہون مین نے قریباً اُن کل عجائبات کا مشاہدہ کیا جو اُنھون نے
کتاب سوانح عمری مین بیان کیے بعض اُنمین سے اُنکے روبرو ہوئے تھے اور بعض بذریعہ
عاملون کے ہوئے تھے اور جب عامل نہ تھے تو بعض اُسوقت ہوئے تھے جسوقت ہال جناب
کی میم اور مین تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑا عرصہ گذرا کہ مجکو اِن عجائبات کا اعتبار نہ تھا لیکن
مین نے وہ امور عجیبہ اسقدر کثرت سے دیکھے ہین کہ میرا مذہب عیسائی اب صرف
ظاہری نہین ہے بلکہ مین بدل عیسائی ہوگیا ہون اور یہ نعمت مجکو عمل حاضرات ہی کے
ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے اور مجھپر واجب ہی کہ اِس امر کا اعلان تعلیم اور خوشی کیواسطے
کرون فی الحال یہ اعتبار صرف مسٹر ہوم صاحب کی نسبت تحریر کیا جاتا ہی۔ راقم اِس ہی طرح
اکثر اشخاص کو یہ شکر نہایت تعجب ہوگا کہ منجملہ اُن اشخاص کے جو ایسے امور کو شعبدہ
کہتے ہین ناساو لیم سینیر سابق ماسٹر جنیل بھی اُسکے معتقد ہوگئے یہ صاحب دو مرتبہ اکسفورڈ
کی یونیورسٹی کے علامۂ علم سیاست مقرر ہوئے تھے۔ وہ اپنے مضامین تاریخی و فلسفی کے
جلد دوم صفحہ ۲۵۶ و ۲۶۶ مین ایک ہوشیاری سے اُس قسم کی شہادت کو بطور سرسری
در بارۂ علم الراس و علاج المرض بالضد اور غفلت بذریعۂ قوت مقناطیسی کے یون بیان
کرتے ہین کہ کوئی شک نہین کرسکتا کہ ایسے امور قابل لحاظ اور قلمبند کرنے کے ہین
عام اِس سے کہ اُنکو ہم غفلت بذریعۂ قوت مقناطیسی یا کسی نام سے بیان کرین لیکن
موضوع علم ہذا صرف واقعات بدیہی ہین منجملہ اُن اشخاص کے جنکو اِس علم کی نسبت
دعوی ہی ممکن ہے کہ وہ اسبار ہی مین بغور و تامل تحقیقات نکرین یا اُنکو اصلی طور پر قلمبند کرین
یا بے خیال کیے ہوئے اُنکی ترتیب کرین اور ممکن ہی کہ اُنکی غلطی اور نقص علم مذکور کے سدراہ
ہو۔ لیکن وہ بالکل رفع کسیطرح نہین ہوسکتے اور ہمکو یقین کامل ہے کہ قبل اختتام
صدی ہذا ان عجائبات کی تقسیم ہوجائیگی اور تابع قوانین معلومہ یعنی وہ موضوع علم خاص

ہوجاوینگے جو اُن اشخاص کے فہم مین پہلے آتے جو قوت مقناطیسی کے منکر یا
معتقد ہین۔

اِس رائے سے ہمکو وہ نتیجہ معلوم ہوتا ہے جو اخبار ریحانیات مورخہ ۱۸۶۷ء
صفحہ ۴۳۳ مین درج ہے اور جسکی نسبت درصورت غلط ہونے کے انکار کیا جاسکتا ہو
ہم مسٹر سنیر صاحب کی لیاقت اور عزت کے بارے مین اور زیادہ یہ بیان کرتے ہین کہ وہ
بعد تحقیقات اور تجربہ کے طویل کے ارواح کی قوت اور اُنکے بہ شکل ظاہری آنے کے تجربے
معتقد ہین مسٹر ہوم صاحب مذکور کے اکثر مہمان رہتے تھے چنانچہ سنیر صاحب نے اپنے
دوستون سے اپنا اعتقاد مخفی نہین کیا تھا اور انھین صاحب نے مسٹر زلانگمن کمپنی
سے ہوم صاحب کی جدید تصویر کے چھاپنے کی سعی کی تھی اور ایک اُس امر عجیبہ کے
چھپنے کی اپنے دستخط سے اجازت دی تھی جو اُسکے خاندان کے بڑے عزیز قریب کے
سامنے واقع ہوا تھا۔

پادری ولیم گرام اسے قایم مقام بیٹن صاحب اپنی کتاب جدید دربارہ عذاب و انقضای روح
وعمل حاضرات زمانہ جدید مین اُن امور کی نسبت یون شہادت تحریر فرماتی ہین کہ مصنف کتاب
ہذا نے بہت عرصہ تک اسبارہ مین تحقیقات کی اور اپنے تجربے اور آزمائش مکرو فریب کو ایسا
بالیقین بیان کرسکتا ہو کہ وہ امور عجیبہ جو بذریعہ عمل حاضرات ہوتو ہین شعبدہ ہی نہین ہین اور
اکثر انھین سے بہت صحیح ہین اور وہ عجائبات جو اُسنے خود اپنے مکان پر مع اپنے چند دوستون
اور بلا عامل کے مشاہدہ کیے وہ ایسے ہی تعجب انگیز امور ہین جو طبع ہوئے۔

ٹھیکری جو ایک نہایت بردبار اور بڑا محقق تھا وہ بھی اسبارہ مین اپنی شہادت دیتا ہو
اور مسٹر ول اپنی کتاب موسومہ بسر ہارے آخری در شہر روم کے صفحہ ۱۰۰ مین بیان کرتا ہو
کہ جب اخبار کارن ہل مین مضمون دربارہ نقص عجیب تر چھپا تو اُسکے تھوڑے عرصہ
کے بعد ایک دعوت مین ٹھیکری صاحب پر ایسے مضامین چھپنے کے بارے مین

بڑی لعنت ملامت ہوئی جب لوگ اُسپر لعنت ملامت اسباری ہین کرچکے تو اُسنے جواب دیا کہ جن لوگون نے ارواح کو یہ شکل ظاہری نہین دیکھا اگر وہ ایسا بیان کرین تو عجب نہین لیکن اگر تم بھی ان شکلون کو دیکھو جسطرح مین نے دیکھین تو تمھاری بھی راے بدل جائیگی بعد اسکے ٹھیکری صاحب نے ول صاحب اور کل حاضرین سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ مین شہر نیویارک مین شریک دعوت تھا اور ایک وزنی میز کے اوپر بہت سے کنٹر اور گلاس اور کھانا رکھا ہوا تھا وہ میز زمین سے دو فٹ بلند ہو گئی اور یہ صرف کسی روح کے ذریعہ سے بلند ہوئی تھی ممکن نہ تھا کہ اُنھین اُسوقت کوئی شعبدہ بازی کر سکے اور مجکو یقین کامل ہو گیا تھا کہ جسوقت کے ذریعہ ہو وہ میز اُٹھی وہ قوت کوئی عجیب وغریب تھی چنانچہ اُس مقام پر صاحب مذکور نے اپنا اعتقاد دربارۂ صحت عمل حاضرات بیان کیا اور ہوم صاحب کی نشست کے مضمون پر اعتبار کیا۔

لارڈ لنڈ ہرسٹ سوسائٹی چنیسلر ایک اور مشہور شخص عمل حاضرات کا معتقد تھا اخبار روحانیات مورخہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۱۹۵ مین تحریر ہے کہ وہ نہایت غور وتعمق سے ہر امر کا مشاہدہ کرتے تھے اور اُنکے مزاج مین کسی قسم کی جنبہ داری نہ تھی جس زمانہ مین اُسنے متعدد ملاقاتین مسٹر ہوم سے کین تو اُسکو مخلوق فاعل نامعلوم کی نسبت اور اُنکا انسان سے ہمکلام ہونے کے بارے مین اطمینان ہو گیا دربارۂ صحت حواس جسمانی کے اُسنے بیان کیا کہ مین یا میرا کوئی دوست ایسا نہین ہے کہ جسپر اُنکو اعتبار نہو۔

آرچ بشپ وٹیلی بھی ایک عامل تھے۔ مسٹر فنیٹس ٹبرک ڈ وٹیلی صاحب کی سوانح عمری مین یہ بیان کیا ہے کہ آرچ بشپ مذکور بڑے پرانے معتقد بذریعہ قوت مقناطیسی اور عمل حاضرات اور علم اشراق کے تھے پہلے اُنکو مطلق اعتبار نہ تھا اور جب اُنکو اعتبار ہوا تو اُنکو اشراق کے بارے مین اسقدر یقین کامل ہو گیا کہ ایک عورت کو جو غفلت بذریعہ مقناطیسی کی حالت مین اور مقامات کا حال بتا دیتی تھی اپنے مکان مین کھا

اور اپنی آخر زندگی مین اُنھون نے ایسی بات پیدا کرلی تھی کہ میز حرکت کرنے
لگتی تھی اور ارواح بذریعہ کھٹ کھٹانے کے آواز دیتی تھی اس سب کا مطلب یہ ہے
کہ آرچ بشپ مذکور نے قبل ان امور کے صحت کی تحقیقات کامل کرلی تھی اور اُنکی
وجود کی نسبت انھون نے خود اپنے ذاتی تجربہ سے امتحان کرلیا تھا اور اُنکو اسقدر
قابل لحاظ تصور کرلیا تھا کہ نہایت سرگرمی سے اُنکے بارے مین تحقیقات کی ہے۔
ڈاکٹر ایلیٹسن عمل حاضرات سے بہت عرصہ تک مخالف رہے لیکن واقعات صریحی مشاہدہ
کرکے ان امور کے بالکل معتقد ہوگئے۔ مسٹر کولس صاحب اخبار روحانیات مورخہ ۱۸۶۷ء
صفحہ ۱۴۲ مین یون تحریر کرتے ہین کہ ڈاکٹر ایلیٹسن صاحب نے مجھسے بیان کیا اور کہا کہ تم
اعلان کردو کہ مین ان امور غریبہ کی وجود کی نسبت بہ اطمینان تمام معتقد ہون لیکن مین یہ
نہین کہسکتا کہ وہ بذریعہ ارواح کے ہوتی ہین اور نہ اس سے مجکو انکار ہے کیونکہ مین اُنکے
کسی اور قیاس پر بہ اطمینان نہین بیان کرسکتا اور وہ وجوہات جو ان امور کی نسبت
بیان کیے گئے ہین میرے حسب دلخواہ نہین ہین فی الحال مین اپنی رای نہین بیان
کرسکتا بہرکیف مین یہ بیان کرتا ہون کہ افسوس ہے مجھے ان امور کی تحقیقات کا موقع
قبل سے نہین ملا لیکن جو کچھ مین نے تھوڑے عرصہ سے دیکھا ہے اُسنے میرے دل پر ایک نقش
پیدا کیا ہے اور ان اشکال کے وجود کے معلوم ہونے سے اگرچہ اسکی وجہ نہین معلوم ہوئی
میرے خیالات اور طبیعت ہر امر کی نسبت بدلتی جاتی ہے کپتان برٹس ساکن ملکہ سنظم
و من بحر الملح ایسا شخص نہ تھا جو دھوکے مین آجاے تاہم ناظرین کتاب کو دیکھنا چاہیے
کہ وہ ڈیون پورٹ اور اُسکے بھائیون کی نسبت کیا بیان کرتے ہین ان لوگون
کی نسبت اکثر آزمایش کی گئی ایک خط بنام ڈاکٹر فرگوسان جو چھاپا گیا تھا کپتان
برٹس بیان کرتے ہین کہ مین نے خاص خاص مکانات اور عمدہ حالات مین روحانی شکلین
دیکھین حالانکہ ناظرین موجودہ موقع نہایت مشکوک مزاج لوگ تھے۔ دروازے بند کردیے گئے تھے

اور رسیان اور باجے اور فیتہ مہیا کر دیے گئے تھے۔ مسٹر ڈیلبونز صاحب کا کوٹ علیحدہ
ہو گیا حالانکہ اُنکے ہاتھ پاؤن بالکل بندھے ہوئے تھے اُسوقت انگریزی دیاسلائی
فوراً گردش کنگئی تو آدمی بندھے ہوئے دیکھائی دیے اور کوٹ ہوا مین اُڑتا ہوا
کمرے کے دوسری جانب چلا جاتا تھا اسی حالت مین صاحب مذکور پر دوسرا کوٹ رکھا
گیا تھا۔ مین بہت عرصہ تک ممالک مشرقی مین رہا ہون اور بہت سے جادوگر دیکھے مین
تھوڑا عرصہ ہوا کہ مجکو اینڈرسن اور ٹالمیک صاحب کے تماشے دیکھنے کی اجازت دیگئی۔
صاحب آخر الذکر نے نہایت عمدہ عمدہ جادو کیے لیکن وہ لوگ اُن شعبدون کے کرنے
مین کوشش بھی نہین کرتے جو صاحبان ڈیون پورٹ اور فی کرتے ہین اور کامیاب
ہوتے ہین الغرض ڈیون پورٹ صاحب کے شعبدون کے جو وجود انگلستان مین
بیان کیے گئے وہ مین نے پڑھے اور سچ تو یہ ہو کہ اگر مین روحانیات پر
اعتبار کرون تو اُسکی وجہ یہ ہوگی کہ جو وجوہات اِن روحانیات کی نسبت بیان کیگئی
ہین وہ بالکل بے معنی ہین۔

چالس صاحب کیمبرج کے علامۂ ریاضی نے صرف اُن حوادث کی نسبت سری
ورنست مین اپنا اعتقاد رجوع کرکے بیان کیا ہو کہ ایک خط مندرجۂ کلارکل ہر خیرل
مورخہ ماہ جون ۱۸۶۸ء مین صاحب موصوف تحریر فرماتے ہین کہ مین نے بذات خود
بھی بیزون کو خودبخود حرکت مین آتے ہوے دیکھا اور ایسے امور کی نسبت شہادت
بھی کثرت سے موجود ہو جو مختلف اور جداگانہ اشخاص کے ذریعہ سے ہوپنچی انگلستان اور
فرانس اور جرمن اور امریکا کے ممالک متحدہ و دیگر اقوام عیسائی سے علی الاتصال
اس بارے مین شہادت پیش ہوئی غرضکہ شہادت اسقدر کثرت سے اور باہم متفق ہے کہ
یا تو اُن امور کو صحیح تصور کرنا چاہیے یا شہادت انسانی پر کبھی اعتبار نکرنا چاہیے۔

حصہ ہشتم

قیاس دربارۂ عمل حاضرات

اکثر ناظرین کتاب اُن امور خوق العادت کو جنکا تذکرہ ہو چکا ہو ملاحظہ کرکے نہایت متحیر ہونگے اور یہ درخواست کرینگے کہ اگر یہ امور نہایت صحیح تصور کیے جاوین تو ثابت کرنا چاہیے کہ وہ کائنات کا کوئی جزو ہین یا وہ کسی عمدہ قیاس کے ذریعہ سے کسی تقسیم مین آسکتے ہین ایک قیاس البتہ ایسا ہو جسکے ذریعہ سے یہ حوادث انکی تقسیم کائنات کا جزو ہوسکتے ہین جسکی نسبت علوم موجودات مین مطلق کوئی تذکرہ نہین اگرچہ فلسفہ مین اسپر کسی قدر لحاظ کیا گیا ہو۔ اس قیاس کے اصول قدیم ہین لیکن فروعات مین کثرت ہوئی ہے علاوہ اسکے یہ قیاس ایسا نہین ہے جو متضاد علوم ترقی شدہ یا فلسفہ کے ہو اس قیاس کی بموجب روح کل مخلوق ذی حس کا جزو اعظم ہے اور ان مخلوق کا بدن بطور خود وہ حواس ہین جنکے ذریعہ سے انکو جسم یا دوسری ایک صفت پر اختیار ہوتا ہے یا کسی چیز کے ادراک کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ روح ہی ادراک کرتی ہو اور خیال کرتی ہے اور معلوم کرتی ہے اور بحث کرتی ہو اور یہ کل باتین بمقدار اس روح کی حیثیت کے ہوتی ہین۔ اصل مین انسان کی روح انسان ہو اور روح اُسکا دل ہو اور نفس اور شرائین بمقابلہ اُن تارون کے ہین جو تار برقی اور مقناطیس کی کل مین ہوتے ہین اور اُنکے ذریعہ سے روح باہر کے حالات دریافت کرتی ہے اگرچہ ہمارا روح جسم سے جسکو وہ حیات روحانی اور جسمانی بخشتی ہے علحدہ نہین ہوتی تاہم اکثر اشخاص کے ایسے قوی ہوتے ہین کہ روح بلامدد آلات حواس ادراک کرسکتی ہے غالب ہے کہ خبر آیا نکلا گھوڑے عرصہ کیواسطے جسم کو چھوڑ دیتی ہو اور پھر اسمین واپس آجاتی ہے اس مقام پر یاد رکھنا چاہیے کہ اعضائے جسمانی بلا روح کے باقی رہسکتے ہین غرض کہ وقت موت روح انسان کے جسم کو ہمیشہ کے واسطے چھوڑ دیتی ہو اور روح مثل جسم کے

اپنے قوانین کے تابع ہے اور اپنے اختیارات کے حدود معینہ رکھتی ہے وہ دوسری روح
سے بہ نسبت انسان کے آسانی سے ہمکلام ہو سکتی ہے اور اکثر حالات میں عامل یعنی
روح ہی جسم کے ذریعہ سے روح بے جسم اشیا رکا ادراک کر سکتی ہے اور دوسرے
اجسام کو معمول کر سکتی ہے وہ روح جسکی قوتوں نے جسم انسانی میں رہکر نمو پایا ہے ضرور
ہے کہ جب جسم سے علیحدہ ہوجاے تو اسکے خیالات و مذاق سابق اسمیں پائی جاویں
صرف یہ فرق ہے کہ حالت روحانی فقط سلسلہ سابق وجود جسمانی کا ہے کوئی نیا ذہنی رجحان
یا انقلاب اخلاقی نہیں ہوتا ۔ صرف وہی روح ہے جو سابق میں جسم میں تھی اور جب
نئی حالت پائی تو جسم سے علحدہ ہوئی اسکی خاصیت وہی رہی جو سابق میں تھی ۔ لیکن صرف
جسمانی اور ذہنی قوتیں نئی حاصل ہوگئی ہیں اور اپنے خیالات نئے طور سے ظاہر کر سکتی ہے
اور علم روح اور جسم کے خیال کرنے کیواسطے زیادہ قوت اسکو حاصل ہوگئی ہے ۔ پس
وہ قانون سلسلہ جسکو وہ صاحب نے بڑی لیاقت کے ساتھ مقام [illegible] کے برٹش ایسوسی ایشن
میں ثابت کیا اس کائنات میں ہر چیز کا اسی پر دار و مدار ہے لہذا ہمارے قیاس دربارہ
عمل حاضرات سے بھی اسیطرح یہ قانون متعلق ہے کہ ہم ایک حالت سے یہ سلسلہ زیادہ
ترقی شدہ حالت وجود میں آ پہونچتے ہیں اس قیاس پر علما کو زیادہ قیاس کرنا چاہیے
کسواسطے کہ وہ بالذات ممکن الوقوع ہے اور ان مسائل علماء مذہبی کے خلاف ہے
جنہوں نے خیالات ذہنی اور اخلاقی انسان اور زندگی موجود اور آیندہ میں بڑا تفرقہ
کر دیا ہے پس اگر یہ قیاس صرف قیاس ہی سمجھا جاے تو اسبارہ میں نہایت قابل فہم
کے ہے ۔ لیکن اس قیاس کو زیادہ تر قابل لحاظ اسواسطے سمجھنا چاہیے کہ اسکے
ان امور غیبیہ کی تصریح کیجاے جنکے چند امثلہ کتاب ہذا میں درج ہیں اور جسکے
ذریعہ سے آیندہ کا حال معقول طور سے بہ نسبت وجوہ عقلی یا نقلی معلوم ہو سکتا ہے
اولاً واقعات کی تصریح یہ ہے ۔ قوت مقناطیسی کی کیفیات میں جذب اعصاب یا حواس

خیالات معمول کے تابع عامل کے ہوتے ہین تو روح بذریعہ ایک خاص تعلق کے جو دونون
جسمون کی قوت مقناطیسی مین ہوتا ہے دوسری روح پر عمل کرتی ہے اور اسطرح یہ
عامل بطور خود معمول کے جسم پر اسطور کا اثر پیدا کرتا ہے کہ معمول کے خیالات تھوڑے ہی
عرصہ تک بالکل نئی قسم کے ہوجاتے ہین - قوت مقناطیسی کی انتہائی غفلت مین جب معمول
دوسرے مقامات کے حالات بے دیکھے ہوئے بتانے لگتا ہے تو اسوقت روح کسیقدر
اعضائے جسمانی سے سبکدوش ہوکر عام حواس کے خلاف کسی اور جامہ کے ذریعہ سے ادراک
کرنے لگتی ہے اور جو حد درجہ کی بیہوشی ہوتی ہے جسکو اصطلاح مین سیر الذہن کہتے ہین اُسمین معلوم
ہوتا ہے کہ روح نے جسم کو چھوڑ دیا اور دنیا مین بڑے بڑے فاصلہ کے مقامات پر چلی گئی اور
دور دور کے ملکون مین اگر کوئی ذریعہ ملا تو اشخاص سے ہمکلام ہوئی اور اپنے آلات
حواس کے ذریعہ سے اُن امور کا تذکرہ جنکا وقوع اُسکے سامنے ہوا خاص حالت مین
ایسی روح جو جسم سے علحدہ ہوجاتی ہے بیان کرتی ہے خاص خاص حالات مین جسم سے روح
نکلکر تعلقات مقناطیسی کی وجہ سے پھر ایک ہیئت پیدا کرلیتی ہے اور یہ ہیئت خاص حالات
مین محسوس بھی کرلیتی ہے - پس اسطرح پر کل نتائج عمل کا ظہور ہوتا ہے کشش ارضی
قوت مقناطیسی کیوجہ سے جو روح اور عامل کے درمیان مین پیدا ہوجاتی ہے اپنا اثر
نہین کرتی اور اسی وجہ سے ہاتھ اور جسم دکھائی دیتے ہین اور لکھتے اور بولتے معلوم
ہوتے ہین اور اشخاص مردہ زندہ لوگون سے ہمکلام ہوتے ہین یا وقت موت روح
دور کے ممالک مین اُن اشخاص کو محسوس ہوتی ہے جنسے وہ محبت کرتی ہے یہ کل حوادث
بکثرت ہوا کرین اگر حالات مذکورۂ بالا جنکے ذریعہ سے ہم کلامی ممکن ہے زیادہ
ترقی پا دین -

لہذا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کل عجائبات جنکی نسبت امور فوق العادت ہونیکی وجہ سے
انکار کیا جاتا ہے ایسے فاعلون سے صادر ہوتے ہین جنکے حواس ظاہری مثل ہمارے ہین

بلکہ وہ ہماری ہی روحین ہین لیکن فرق یہ ہے کہ وہ ایک قدم ہمسے سفر ملک عدم مین آگے
ہین پس اُن ارواحون کی حرکات خفیف وثقیل پر جسم سے نکل جانے کے بعد تعجب نکرنا چاہیے
درحالیکہ ہم ہزارہا اشخاص خفیف الحرکات کو دیکھتے رہتے ہین جو روزمرہ راہی ملک عدم
ہوتے رہتے ہین اور اُس سفر مین وہ اپنے انسانی کوالف اسی نئی حالت مین باقی
رکھتے ہین لیکن عموماً اِن خفیف حرکات اور ہمکلامی ارواح کی نسبت انکار کیا جاتا ہے
اگر ہم دو یا تین اشخاص کو ساکت بیٹھے ہوئے حرکات خفیف کرتے دیکھین تو ہم اُنکو حماقت
زدہ خیال کرینگے۔ لیکن اگر ہم دو گونگے اور بہرے آدمیون کو اشارون مین باتین کرتے
ہوئے دیکھین تو ہمکو معلوم ہوگا کہ اُنکے دست و پا کا حرکت کرنا ویسا ہی ہے کہ جیسے
ہمارے ہونٹون کا بات کہتے وقت جنبش مین آتا ہے اور اگر ہم اپنے دلمین یہ خیال کرین
کہ روح ہمسے خاص خاص طور پر ہمکلامی کرسکتی ہے تو ہمکو معلوم ہوگا کہ یہ اعتراض
خفیف الحرکات ہونے کا ہر ایک طریقۂ نطق پر عائد ہوگا اب اُس اعتراض کا جو لوگ عموماً
یہ بیان کرتے ہین کہ ارواح ایسے امور کی نسبت ہمکلامی نہین کرینگی جواب یہ ہے کہ ہمکو
دریافت کرنا چاہیے کہ ارواح حالت جسمی مین بھی ایسے افعال کے ارتکاب کے لائق
تھی یا نہین ہملوگون کو خیال کرنا چاہیے کہ اکثر حالات مین روح کو یہ یقین دلانا پڑتا ہے
کہ مین موجود ہون اور اکثر ایسے حالات مین کہ دیکھنے والے کو روح کی ہمکلامی یا وجود
کی نسبت مطلق اعتبار نہین ہوتا۔ اور یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ صدہا اور ہزارہا
آدمیون کو عاملون کے ذریعہ سے اُن حوادث کی نسبت یقین کامل نہین ہوگیا ہے اور
اگرچہ وہ کیسے ہی خفیف کیون نہون تاہم اُنکو ایک قسم کی تشفی ہوجاتی ہے اور اُن
حوادث کی وجہ سے اُن حوادث ہی کی تحقیقات کرنے پر موجود ہوتے ہین جو وہ دوسری
حالت مین ہرگز تحقیق نہین کرتے ہین۔

قیاس کہ دربارۂ وجود و ہمکلامی روح بحالت حیات و ممات ویسی ہی تحقیقات کرنا چاہیے

جیسی کہ ہم دیگر قیاسات کے بارے مین کرتے ہین یعنے واقعات کی اصلیت اور اقسام وجہ
وجود روح دریافت کرنا چاہیے اور یہ معلوم کرنا چاہیے کہ اُن واقعات کا اور طرح سے
سبب معلوم ہوسکتا ہے یا نہین صحت اور وجود واقعات ایک چیز ہے اور عمدگی قیاس
دوسری چیز ہے۔ پس قیاس مین عمدگی واقعات کا بطلان نہین ہوتا میری راے
یہ ہے کہ واقعات کا اسطرح پر ثبوت ہوگیا ہے جسطرح پر کہ ہونا چاہیے سینے ایماندار
اور سمعت اور ہوشیار شہادت متفق علیہ سے اکثر واقعات ایسے ہین کہ محقق اُنکی آزمایش خود
کریگا۔ ۴۰ برس سے ان واقعات کی نسبت تحقیقات کامل ہوئی اور تمسخر بھی کیا گیا لیکن
اِس مابین مین اِن عجائبات کے معتقدین سال بسال ہر درجہ اور تعلیم اور لیاقت
کے بڑھنے لگے اور ہر ایک جسنے اُنکے بارے مین تحقیقات کی اُنکے وجود سے منکر نہین
ہوا چنانچہ تحقیقات وغیرہ ہونا نشانی صحت اُمور مذکور کی ہے اور خالی از فریب ہونے کی
بھی علامت ہے لہذا اُمور مذکور پایۂ ثبوت کو پہونچ گئے قبل اسکے کہ مین اصلیت
عمل حاضرات بیان کرون چند الفاظ اُس کتاب جدید کے بارے مین کہنا چاہتا ہون
جسکا مصنف ایک مشہور فلسفی ہے اور جسمین واقعات کی نسبت اقبال کیا گیا ہے
لیکن جو قیاس مین نے خلاصہ طور پر بیان کیا گیا ہے اُسکے ذریعہ سے نہین بلکہ دوسرے
قیاسات سے اُنکے سبب کی تصریح کی ہے۔ مسٹر چارلس برے مصنف کتاب جبر تعلیم
خیالات نے ایک کتاب تھوڑا عرصہ ہوا طبع کی ہے جسکا نام یہ ہے کتاب دربارۂ قوت ولوازم
ذہنی واخلاقی اور ماہیت کل حوادث مع خیالات دربارۂ اِس عمل حاضرات ودیگر
انقلابات ذہنی۔ قریب آخر نصف کتاب مین عمل حاضرات زمانہ جدید کے بارے
مین اور اُصول فلسفی کے ذریعہ سے اُنکا سبب بتانے مین لکھی ہے۔ مسٹر برے صاحب
بیان کرتے ہین کہ مین نے بذات خود ایسے اُمور کا کم مشاہدہ کیا لیکن اِسقدر دیکھے ہین
کہ اُس سے اُنکی صحت کے بارے مین اطمینان حاصل ہوگیا ہے صاحب موصوف نے

اشخاص ذی فہم کی شہادت معلومہ پر انحصار کیا ہے اور ان امور کی صحت کا اسی شہادت پر
اسواسطے یقین کر لیا ہے کہ انکی تصدیق اور کسی طور پر نہین ہو سکتی۔ بہ نسبت دیگر مصنفین کتب
فلسفہ صاحب مذکور کو اعتقاد ان واقعات اشراقی کے دیکھنے سے ہو گیا جنمین سے ایک کی بابت مین
وہ اپنا تجربہ حسب ذیل بیان کرتے ہین۔ مین نے ایک کم عمر لڑکی کو قوت مقناطیسی کے
ذریعہ سے بیہوش دیکھا اور اُسنے وہ کل حالات اُس شخص کے بیان کر دیے جس سے
اُسکو تعلق ہمکلامی بذریعہ قوت مقناطیسی حاصل تھا اور بعض حالات مین وہ کوائف
بھی بیان کیے جنکا مشاہدہ کرنا غیر ممکن تھا مثلاً گھڑی کے اندرونی حروف پڑھ دیے
بتا دیے اور اُن اشیا کا حال بتا دیا جو نہایت دور تھین بعد اسکے مجکو معلوم ہوا کہ
اُسنے من وعن صحیح بتایا تھا۔

اُن کتب پر لحاظ کر کے جنکا مسٹر مری نے اپنی کتاب مین حوالہ دیا ہے صاحب مذکور
کو اصطلاحات عمل حاضرات سے وقفیت عمدہ معلوم ہوتی ہے اور زیادہ افسوس
یہ ہے کہ اُن واقعات کا اُنھون نے بذات خود کم تجربہ کیا ہے لہذا وہ اُن امور کے بارے مین
عمدہ قیاس دربارہ تصدیق عمل حاضرات نہین بیان کر سکتے ہین بہرکیف انکا خیال یہ ہے
کہ ہم نے ایک وجہ ایسی بیان کی ہے جس سے ایسے واقعات اصلی تصور کیے جاوینگے
اگرچہ صاحب مذکور نے یہ بیان کیا ہے کہ ہم نے ایسی تحقیقات نہین کی جس سے ہم
بایقین یہ بیان کر سکون کہ کونسے واقعات اصلی ہین اور کون فریبی ہیں جو وجہ اُنھون نے
بیان کی ہے وہ آسانی سے چند الفاظ مین نہین ادا کیجا سکتی۔ وہ بیان کرتے ہین
کہ وہ قوت جس سے واقعات روحانی پیدا ہوتے ہین دماغ سے بطور شعاع نکلتی ہے
اور توسط کی وجہ سے اسمین زیادہ گندگی اسطرح پر حاصل ہو جاتی ہے کہ اور اُس کے
ہمکلام ہو سکتے ہین اور جو ذہانت اشخاص شاہدین پر ظاہر ہوتی ہے وہ اصل مین
کسی ایسے دماغ کی ذہانت ہوتی ہے جو فاصلہ پر واقع ہے لیکن اشاعت مذکور

ذریعہ سے عامل کے دل پر یا دیگر اشخاص پر عمل کرتی ہے - صفحہ ۱۰۷ -

صاحب مذکور مکرر یہ بیان کرتے ہین کہ یہ واقعات صرف نتائج خیالات دماغی ہین لیکن وہ خود اپنے تئین نہین سمجھ سکے یہانتک کہ دوسری اشخاص کے حواس پر انکا عکس پڑے - صفحہ ۹۸ -

میری دانست مین قیاس مذکورہ پر یہ اعتراض لازم آتا ہی کہ وہ قابل فہم نہین کیو اسطے کہ وہ اشاعت دماغی سمجھ مین نہین آتی جو قوت وحرکت معلومہ ومحسوسہ پیدا کرے اور قابل فہم ہمکلامی بذریعہ اصوات یا حرکات یا دیگر مختلف حوادث جنکا اس کتاب مین غیر مکمل طور سے تذکرہ ہے پیدا کرے - اور یہ بھی نہین معلوم ہوسکتا کہ یہ قابلیت ذہنی ایک محسوس ہاتھ جو پھول اٹھا سکے یا لکھ سکے یا باجا بجا سکے کیونکر پیدا کر سکتی ہے علاوہ اسکے اس قیاس سے ان عجیب واقعات کی تصریح نہین ہوتی جنکی وجہ سے غفلت مقناطیسی مین دوسرے مقامات کا حال معمول مقناطیسی بتا دیتا ہے اب مین ایک حال مصدقہ بیان کرونگا جو ڈاکٹر گریگری صاحب نے خود مشاہدہ کیا اکثر ایسا ہوا ہی کہ لوگون نے ایک خانہ کے اندر اشعار بند کیے ہوئے دوکان سے معمول لیگئے اور معمول نے انکو لفظ بلفظ بے دیکھے ہوئے پڑھ لیا اب ہم یقین کر سکتے ہین کہ ایسی حالت مین کوئی انسان یہ نہین بیان کر سکتا کہ کون شعر کس خانہ مین ہے ہمارا سوال یہ ہی کہ قیاس اشاعت قوت دماغی یا اس بیان سے ان اشعار کے پڑھ لینے کی کیونکر وجہ معلوم ہوسکتی ہے کہ کسی باشندۂ ملک بعید کے ذہن نے اس اشاعت کے ذریعہ سے شخص معمول کے دل پر کیونکر اثر کیا اگر اس اشاعت مین پڑھنے کی قوت ہے اور معمول سے ہمکلام ہوسکتا ہے تو اسمین اور اس چیز مین کیا فرق ہے جسکو ہم روح کہتے ہین - علامہ ڈی مارگن صاحب فرماتے ہین کہ اگر قیاس روحانی مشکل ہے تو یہ قیاس اشاعت دماغی کا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے لہذا میری صاحب کا قیاس قابل اعتبار نہین اور کل واقعات

اور کسی طرح پر تصریح نہین ہوسکتی سوا اس خیال کے کہ روح جسم مین بھی رہسکتی ہی اور علیحدہ بھی اور خاص خاص حالات مین ہم لوگون پر اور جسم پر عمل کرتی ہی اس قیاس پر اعتبار کرنے سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ میری ذہی فہم شخص ہے - اور اصول فلسفہ کے بموجب امر مذکور ممکن الوقوع معلوم ہوتا ہے -

میر یصیاحب نے اسبارہ مین جو وجہ حکیمانہ بیان کی ہے اسکا سبب یہ ہی کہ واقعات ایسے صحیح تھے کہ انکی نسبت وجہ بیان کردینا لازم آگیا یہ بات ایک ایسا ثبوت ان امور کی شہادت کاملہ کا ہے جن امور کو علما غیر ممکن الوقوع تصور کرکے تحقیق نہین کرتے مسٹر میر یصیاحب کی کتاب چھپنے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اشراق اور عمل حاضرات کے بارے مین لوگون کی رائے بدلتی جاتی ہے اور حکما کی توجہ ایسے واقعات کی نسبت ہوئی ہی سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کسیقدر اصلیت اوراک و ذہن معلوم ہوجایگی -

حصہ نہم

عمل حاضرات سے جو پند و نصائح اخذ ہوتے ہین

اب ہمکو یہ خیال کرنا چاہیے کہ آیا واقعات متعدد جس سے روح کی ہم کلامی ثابت ہوتی ہی ہمکو کوئی بات ایسی تعلیم کرتے ہین یا نہین کہ جس سے ہم زیادہ عقیل ہوجاوین میری رائے یہ ہے کہ بیشک اُنسے یہ بات پیدا ہوتی ہے چنانچہ خلاصہ طور سے مین اصلی مسائل عمل حاضرات جدید بیان کرونگا -

قیاس عمل حاضرات سے صرف اُن واقعات ہی کی وجہ نہین معلوم ہوتی ہے - بلکہ عجب کی بات یہ ہے کہ اُسکو ایک تعلق حیات آخروی سے بھی ہے اور صرف یہی وجہ ہے کہ جس سے ارباب فلسفہ زمانہ جدید کو اُسپر لحاظ ہوگا واقعات ہمکلامی روحانی اسقدر یکسان اور مسلسل ہین کہ جس سے ایک نئی طرح کی انشا اور ایک نیا مذہب قائم ہوا

اِس مذہب کے اُصول یہ ہین کہ موت کے بعد نئے قویٰ کے ساتھ روح ایک ہیئت
ہوائی مین رہتی ہے لیکن اُسکے خیالات ذہنی اور اخلاقی وہی باقی رہتے ہین جو حالت
جسمانی مین تھے۔ موت کے وقت سے انسان کو ظاہرا ایک ترقی لاتناہی سرعت کے
ساتھ اُسی حال سے ہوتی رہتی ہے جس حال سے اُسکے باطنی اور اخلاقی حواس کی ترقی
دنیا مین ہوتی تھی جنپر اُسکا رنج اور خوشی موقوف ہوگا۔ مثلاً اگر اُسنے اعلیٰ درجہ کی خوشی
دنیا مین حاصل کی تھی تو اُسکو آخرت مین ویسی ہی اعلیٰ درجہ کی خوشی حاصل ہوگی
اور جن لوگون نے شہوات انسانی کو دنیا مین زیادہ پسند کیا تو جب اُنکا جسم باقی نرہیگا
اُنکو حد درجہ کا رنج ہوگا اور اُنکی ترقی ذہنی اور اخلاق آہستگی اور مشکل کے ساتھ ہوگی
یہانتک کہ اُنکو اُسکی ترقی آسانی اور خوشی کے ساتھ ہونے لگیگی۔ گناہ اور ثواب
کا کسی دوسری قوت سے پیمانہ نہین کیا جاتا بلکہ یہان کی حالت کا وہ نتیجہ ضروری
حالت مابعد مین ہوتا ہے اُسی درجہ اخلاق اور ترقی ذہنی سے جو اُسنے دنیا مین
حاصل کی تھی ارواح کو بعد فنائے جسم کے پھر ترقی کرنا پڑتی ہے علوم جدیدہ کے
مسائل کا امور مذکور ایک عجیب انگیز تتمہ ہے۔
اشیاء نامیہ انتہائے ترقی کو پہونچ جاتی ہین اور عقلی قوتون کی جہت سے ایک جگہ
بذریعہ اس قاعدۂ کلیہ کے کہ جو جسم زیادہ مستحکم اور مبرا از عوارض ہو وہ زیادہ باقی رہیگا
متفق تھی اور روحانیات قانون ترقی مسلسل کے تابع ہین اور وہ ذہن جو دنیا پر
شروع ہوتا ہے اُسکا سلسلہ ہمیشہ چلا جاتا ہے۔ ارواح آپس مین ایک دوسرے کے
دل کا حال دریافت کرلیتی ہین اور یہ ہم خیالی ایک ہی قسم کے مخلوق مین بہت زیادہ ہوتی
ہے اور جنمین اختلاف ہوتا ہے وہ ایک دوسرے سے ہمکلامی نہین کرسکتی اکثر اعلیٰ درجہ کی
روحین ادنیٰ درجہ کی ارواح سے بھی ہمکلام ہوتی ہین لیکن درجہ ادنیٰ کی روحین
اعلیٰ درجہ کی ارواح سے حسب دلخواہ ہمکلام نہین ہوسکتین غرضکہ ہر ایک حسب دلخواہ

ترقی کرتا جاتا ہے اور اس ترقی کا انحصار صرف ترقی روح پر ہے خراب روحین خراب آدمیون کی ہوتی ہین اور یہی بدترین ارواح ہوتی ہین اسلیے نہایت آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہین۔ اعلیٰ درجہ کی ارواح کو عمدہ عمدہ باتین اور عیش حاصل ہوتا ہے کہ جسکو ہم خیال بھی نہین کرسکتے اور اس عیش وعشرت کو جسوقت اُن ارواح کا دل چاہتا ہے اپنے سے مہیا کرلیتی ہین اور ارواح کی حالت ذہنی جبکہ وہ ترک جسم کردین اس درجہ بڑھجاتی ہے کہ علم نا متناہی اُنکو حاصل ہوسکتا ہے۔

یہ خیال کرنا ممکن ہے کہ تذکرہ مذکور دربارہ حالت آئندہ صرف میرا خیال ہی خیال ہے لیکن اصل مین ایسا نہین ہے۔ میرا ہر ایک بیان اُن واقعات پر کہ جنسے اکثر اشخاص نفرت کرتے ہین مثلاً میز کے آواز دینے اور لکھنے والے ہاتھ از خود پیدا ہوتی یا غافل کے گویا ہونے پر مبنی ہے۔ اور جسطرح پر مجھسے خیالات مذکور بیان کیے گئے ہین اُسیطرح پر مین نے اُنکو قلمبند نہین کیا وہ اُن چند خلاصہ جات سے ہین جو میسم ایما ہارڈنگ نے بحالت معمول ہونے کے بیان کیے تھے۔

جب میسم مذکور نے ارواح کا حال بیان کیا تو اسوقت اُسنے فقرہ ذیل مین درجات مختلف ترقی کرنے کا خلاصہ طور پر حال بیان کیا اُن کرون کی اصلیت اور اُنکے باشندون کا ذکر کہنے اُن روحون سے دریافت کیا جو ابھی تک درجہ عذاب وعقاب مین رہتی ہین۔ تم یہ چاہتے ہو کہ تمھارے حالات کی تفصیل کیجاسے یا یہ کہ تم کسطرح پر رہوگے یا تمھارا لباس کیا ہوگا اور محل اور شکل اور منظر کیا ہوگا۔ پس مراقبہ مین جاؤ اور دل سے سوال کرو کہ تمنے کیا سیکھا ہے اور اس مدرسہ کرہ روحانی یعنی دنیا مین تمنے کیا کیا سیکھا ہے وہان رؤسا اور شاہزادگان اور مختلف درجہ کے لوگ ہین لیکن رؤسا اور شاہزادگان حسب مرتبہ لیاقت اور ترقی روح کی حالت مین ہین اور جو لوگ عقیل ہین وہ حکومت کرتے ہین اور عقیل ارواحین وہ ہین جو عمدہ ترین ارواح ہین

اور عمدہ ترین عقلمندی اس روح مین ہے جسمین بڑی محبت دیگر ارواح کے ساتھ ہو
پس وہ روح شاہزادے کا مرتبہ رکھتی ہے جسمین راستی اور محبت ہوتی ہے چنانچہ
اس دنیاے روحانی مین اس دنیا کے کل علوم اور فنون اور رموز قضا موجود ہین
پس وہ ذی رتبہ روح جو ادنی درجۂ اعراف سے اعلی درجہ کی جانب جانیوالی ہوتی
ہے اسکو دنیا کے کل حالات معلوم ہونا چاہیے اور ضرور ہے کہ وہ روح دنیا مین
مطیع حکم بھی رہی ہو روح دنیا کو اسوقت تک نہین چھوڑتی جبتک کہ وہ اس کرہ کا
بالکل حال دریافت نہ کرے اور اگرچہ ترقی روحانی دنیا ہی سے شروع ہوتی ہے
لیکن جو کچھ آدمی یہان سیکھتا یا دیکھتا یا خیال کرتا ہے اسکی تکمیل بعد ہوتی ہے کوئی
روح بہشت مین بغیر اسکے کہ پہلے دنیا اور اعراف مین رہی ہو نہین جاتی ۔
ہماری دانست مین کوئی حکیم یا عالم ایسا نہین ہے جو سوا قیاس مذکور کے اور کوئی
قیاس اس بارے مین کرسکے کسواسطے کہ ہر عالم و حکیم کی خواہش ترقی کرنے کی جانب
ہمیشہ متوجہ رہتی ہے اور قیاس مذکور سے اس ترقی کی تکمیل زمانہ آیندہ مین ہوا کرتی
ہے ۔ غرضکہ یہ نتیجہ زمانہ جدید کے عمل حاضرات کا ہے جسکو لوگ شہدون اور مجنونون کا
مشعبدہ بتاتے ہین ۔ دوسرا فقرہ میم مذکور کا یہ ہے ۔ اسمین شک نہین کہ انسان کی
عقل نہایت محدود اور ناقص ہے اسیوجہ سے جو کچھ اسکی زبان سے نکلتا ہے وہ اسکی
محدود ادراک کا نتیجہ ہوتا ہے ۔ اسی طرح پر ہر ایک شخص ملائک کی نسبت یہی خیال
کرسکتا ہے اور اسکی تصدیق روحین مذریعہ ان ارواح کے کرتی ہین جو انسے ترقی
روحانی مین کسیقدر زیادہ ہین اور ادنی روحون کا یہ بیان ہے کہ ہمارا مسکن اس
دنیا کے گرداگرد اسیطرح محدود ہے جسطرح بحالت حیات دنیوی جسم انسانی مین روح کا
مسکن محدود ہوتا ہے ۔ اور اس مسکن ارواح ادنی کے بعد ان روحون کا طبقہ ہے
جو انسے ترقی روحانی مین زیادہ ہین ۔ غرضکہ یہ کل طبقات ایک دوسرے سے باہم ملحق ہین

جو لوگ دنیا مین بدی کرتے ہین اور شہوات نفسانی کے مغلوب رہتے ہین انکی نسبت یون بیان کیا گیا ہے - ان روحون پہ بدن کا نقش پیدا ہو گیا ہے لیکن افسوس کہ اب وہ ایسے مقام پر رہتی ہین کہ اپنی خواہشون کو کسی طرح پورا نہین کر سکتین مثلاً جب کوئی قمار باز مر جاتا ہے تو اُسکی روح قمار باز لوگون کے گرد پھرا کرتی ہے اور اُسکے کھیلنے مین کوشش کرتی ہے - عیاش و بدکار و بیرحم و غصہ ور لوگون کی روحون پر ان برائیون کے نشانات پیدا ہو جاتی ہین اور مر جانے کے بعد انکی روحون پر ان برائیون کا عکس تو باقی رہتا ہے لیکن ان افعال ذمیمہ کے ارتکاب کی قوت نہین باقی رہتی اور یہ بد ارواح ان لوگون کے گرد پھرا کرتی ہین جو خود ہمیشہ افعال ذمیمہ کے مرتکب رہتے ہین - غرض کہ بد روحین بھی ترقی کرتی رہتی ہین مگر صرف اعمال بد کے بارے مین -

فقرہ مذکور کے بعد مسیم ایما ہارڈنگ صاحبہ یہ بیان کرتی ہین کہ روحون کا غصہ رفتہ رفتہ کم ہو جاتا ہے اور علم انکو آجاتا ہے اسی بارے مین میم مذکور نے یہ سوال کر کے جواب دیا ہے کہ روح کیا چیز ہے - اگرچہ ارواح کو ہم حقیر و ناچیز سمجھتے ہین لیکن اکثر ارواح سے اعلیٰ درجہ کے امور ظاہر ہوتے ہین - اُنسے وہ قوتین ظاہر ہوتی ہین جو معلومہ قوانین طبیعی سے کوئی تعلق نہین رکھتین - بعد مرنے کے روح باقی رہتی ہے اور پھر اُسکے لیے فنا نہین ہے اور اُسکو قوت ہمکلامی بذریعہ اپنے قواے لطیف کے باقی رہتی ہے اور جس حالت مین روح بدن ہوتی ہو اُس حالت مین بھی روح بذریعہ غفلت قوت مقناطیسی اور مقامات کا حال بے دیکھے اور سنے بطور پیشین گوئی بتادیا کرتی ہو - ہر ایک شخص کو خیال کرنا چاہیے کہ یہ کیسے عجیب و غریب حالات انسان کی روح پہ طاری ہو جاتے ہین - اور ہر ایک شخص کو یہ تصور کرنا چاہیے کہ انسان اسلیے خلق ہوتا ہے کہ ہمیشہ زندہ رہے اور یہ امر عمل حاضرات زمانہ جدید کو پاتا ہے -

سیم اپیا یا رڈ ونگس صاحب کے نقصانِ مذکورہ بالا دیگر عاملوں کے نقصانات سے مطابق ہین اور
ہم اس موقع پر مخالفین عمل حاضرات سے یہ پوچھتے ہین کہ کیا یہ نید و نصاریٰ نتیجہ تشبید باری
کا ہی لوگون کا یہ خیال بھی غلط ہے کہ امور متعلقہ عمل حاضرات انسان کے توہمات پر مبنی ہین
کیونکہ تو ہم تو انھین امور کی نسبت ہوتا ہے جو سکھائے گئے ہون یا سمجھے گئے ہون۔ اور امور
متعلقہ عمل حاضرات مین سے کوئی امر ایسا نہین ہے جو کسی حکیم نے کبھی کسی کو سکھایا یا
پڑھایا ہو یا مذہب عیسائی مین کسی طرح پر مندرج ہو —
بحث مذکور حکما اور عیسائیون کے مختلف مسائل سے ظاہر ہے۔ عامل لوگ یہ کہتے ہین
کہ مردہ اشخاص کی جو ارواح مین دکھائی دیتی ہین وہ بشکل انسانی دکھائی دیتی ہین
اور انکی حرکات و سکنات بھی بطور انسان ہوتی ہین لیکن مسائل مذہبی کی رو سے
معلوم ہوتا ہے کہ انسان بعد مرنے کے بیدار ہو جاتا ہی اور اسکے گرد بادل رہا کرتے ہین
اور وہ ہمیشہ سونے کے بابتہ بجایا کرتے ہین یا گایا کرتے ہین یا عبادت الٰہی مین
مصروف رہتے ہین اگر امور متعلقہ عمل حاضرات صرف توہمات یا نتائج قوت تخیلہ ہوتے
تو ضرور تھا کہ ارواح انکو بشکل بیدار انسان معلوم ہوتین لیکن تجربہ سے ہمکو معلوم
ہوتا ہی کہ ہر ایک عامل خواہ عورت ہو خواہ مرد ہو خواہ بچہ خواہ جوان خواہ بوڑھا خواہ جاہل
خواہ تعلیم یافتہ خواہ انگریز خواہ جرمن یہ سب روحون کو بشکل انسان مشاہدہ کرتے ہین
اور یہ بیانات انکا علمی قانون انقیاد و اصلاح روح کے مطابق ہی۔ غرضکہ میری راے مین
صرف امر مذکورۂ بالا ہی وجود روح کا ایک ثبوت کافی ہی۔ کل مسائل مذہبی اور خیالات
عامہ کے بموجب مرنے کے بعد روح کو غشی نہین آتی اور اسکو وہ خیالات بھی نہین
باقی رہتے جس سے غشی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہین کہ اگر یہ باتین ارواح
مین نہین باقی رہتین تو انکی شناخت کیونکر ہو سکتی ہی جسقدر حالات ہمکو عاملون سے
معلوم ہوئے آنسے ظاہر ہی کہ بعد مرنے کے روح کی وہی حالت باقی رہتی ہی جو بحالت حیات

جسم انسانی مین ہوتی ہو یعنی وہ ہنسی مذاق سیر و تماشا وغیرہ کی جانب راغب رہتی ہے۔
وہ چھوٹی چھوٹی باتین جو ہر گھر مین ہوا کرتی ہین اور جنکی وجہ سے کھیل کود ہوتا ہو وہ
تک بعد مرنے کے روح مین باقی رہتی ہین اکثر لوگ اس سے یہ مستنبط کرتے ہین کہ یہ
ہین دلیل اس بات کی ہے کہ روحین انسان سے ہمکلام نہین ہو سکتین لیکن ہماری
دانست مین اس سے اس امر کی تائید ہوتی ہو۔ اسلیے کہ ہماری روح کو ہمیشہ ترقی
رہتی ہو اور جو لوگ اسکے خلاف بیان کرتے ہین انکو اپنے اختلاف کا ثبوت پیش کرنا
چاہیے چنانچہ وہ کبھی بھی ثابت نہ کر سکے۔
عام لوگون سے عاملون کے خیالات نسبت الوہیت کے بھی مختلف ہین۔
زمانہ جدید کے مجتہدون کا یہ بیان ہو کہ ہملوگ خدا کی نسبت بہت کچھ جانتے ہین چنانچہ
اسکے اوصاف اور اسکی غایت نسبت ہر امر کے بیان کرتے ہین۔ اور یہ بھی بیان کرتے
ہین کہ اسنے کیا کیا اور کیون ایسا کیا۔ علاوہ اسکے بعد مرنے کے ہملوگ اللہ جل شانہ
سے ملینگے اور اسکو پہچانینگے۔ لیکن عاملون کا یہ عقیدہ نہین ہو وہ لوگ صرف یہ
بیان کرتے ہین کہ ہملوگ صرف اعلی درجہ کے ذی فہم مخلوق سے ہمکلام ہوتے ہین اور
خدا کی نسبت کچھ نہین جانتے اور اس اعلی درجہ کے مخلوق کے سوا اور بھی اعلی درجہ
کی مخلوق ہو اور اسکے متعدد مدارج ہین۔ اب ہمارا یہ سوال ہو کہ ان خیالات کو توہمات
کہہ سکتے ہین یا نہین۔ ہماری دانست مین یہ توہمات نہین ہین کیونکہ اسواسطے کہ وہ خیالات
مذہبی کے خلاف ہین اور اس فلسفہ کے مطابق ہین جس سے عامل لوگ بخوبی واقف
ہین اور جنکا اصل مسئلہ یہ ہو کہ ہملوگون کی عقل محدود ہے اور ہملوگ قادر مطلق کو
نہین جان سکتے بلکہ خیال بھی نہین کر سکتے۔
اکثر لوگ یہ سوال کرتے ہین کہ عمل حاضرات سے کیا فائدہ ہو اور اس سے کیا حالات
معلوم ہوتے ہین یا روحون نے کونسی صحیح خبر انسان کو دی۔ اسکا صاف جواب یہ ہو

کہ روحون کا کام انسان کو اُن امور کی اطلاع نہین دینا جو وہ خود اپنی قواے ذہنی کے ذریعہ سے دریافت کر سکتا ہے۔ اور بار ہا ایسا بھی ہوا ہے کہ حالات صحیح عمل مذکور سے معلوم ہوگئے مثلاً ہر ایک شخص جانتا ہے کہ شہر چلکے کو مین آب شیرین مطلق نہ تھا اور جتنے عالم تھے اُنکی یہ راے تھی کہ میٹھا پانی شہر بھر مین کہین نہین ہے۔ لیکن ایک عامل نے ایسا مقام بتایا کہ جب وہان کھودا گیا تو میٹھا پانی نکلا اکثر لوگ ایسی امور پہ بلا تحقیقات اعتبار نہین کرتے۔ لہذا اُن لوگون کو مین صرف یہ دیکھانا چاہتا ہون کہ بر فرض تقدیر اگر یہ سب امور غلط ہون تو بھی عمل حاضرات کے ذریعہ سے انسان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ روح بعد مرنے کے باقی رہتی ہے اور ترقی کرتی رہتی ہے جو لوگ کتب متعلقہ عمل حاضرات دیکھینگے اُنھین امر مذکور ثابت ہو جائیگا اور جو لوگ کتب مذکور سے واقف ہین اُنکو امور متعلقہ عمل حاضرات سے مطلق انکار نکرنا چاہیے۔

کتاب ہذا کے چند صفحات ماقبل مین جو مین نے تحریر کیا وہ شائقین عمل حاضرات سپائٹس کا دیکھنا بھی واجب ہے کیونکہ اسکے پڑھنے سے کتب مطلوبہ عمل حاضرات کے پڑھنے کی ضرورت بہت کم باقی رہیگی۔ مین نے اُن امور متعلقہ عمل حاضرات کا تذکرہ نہین کیا جو زمانہ سابق سے آجتک ہوتی رہے اور نہ مین یہ بیان کر سکا کہ ملک یورپ مین کسقدر لوگ عمل مذکور کے معتقد ہوگئے ہین۔ بہت سے حکما اور اطبا عمل حاضرات کے معتقد ہوگئے ہین لیکن اُنھون نے اپنے اعتقاد کا اعلان و افشا نہین کیا لیکن جسقدر مین نے تحریر کی ہے اس سے ثابت ہے کہ ہر ایک شخص کو امور مذکور کی نسبت تحقیقات کرنا چاہیے اور ابتدا اگر لوچ و لچر نہ سمجھنا چاہیے۔ مجکو بھی چند امور کی صحت کی نسبت ایسا یقین کامل ہے کہ مین علمار کو یہ صلاح دونگا کہ قبل اپنی راے ظاہر کرنیکے وہ لوگ فی ہفتہ دو یا تین گھنٹہ چند ماہ تک کسی نشست عاملان مین شریک ہون اور مین مکرر بیان کرتا ہون کہ کوئی شخص ایسا مین نے نہین سنا جو نشست عاملان مین شریک ہوا ہو

اور عمل حاضرات کا معتقد نہ ہو گیا ہو خواہ اس خیال سے کہ بہت بڑے بڑے مشہور لوگ
عمل حاضرات کے معتقد ہو گئے خواہ اس وجہ سے کہ بہت سے امور محقق ہو گئے اور
انکی تصدیق ہو گئی - اور خواہ اسوجہ سے کہ عمل حاضرات سے یہ فائدہ نکلتا ہے کہ
موت کے بعد انسان مٹ ہی نہیں جاتا ہو بلکہ اُسکی روح باقی رہتی ہے اور ترقی کرتی
جاتی ہے - انسان کو صحیح حالات دریافت کرنے کیواسطے اور اپنے فائدے کے لیے
ضرور ہے کہ اُن امور فوق العادت کی تحقیقات کرے جو قوت مقناطیسی - اشراق
اور عمل حاضرات زمانہ جدید سے ظاہر ہوتے ہیں -

حصہ دہم
شہادت مصنف

مضمون ہذا کے اول مرتبہ ہونے میں میں نے اُن تجربوں کا بالکل ذکر نہیں کیا جاتا
جو مجھے خود درپیش ہوئے تھے اور اُسکی وجہ یہ تھی کہ میں نے واقعات عجیبہ کا دوست و
احباب کے مکانوں میں بلا وساطت عامل کے معائنہ نہیں کیا جاتا تھا اور چونکہ
اب میں نے انکا ایسے حالات میں مشاہدہ کیا کہ جس میں کسی قسم کی غلطی نہیں واقع ہو سکتی
لہذا اب میں اپنی تجربات سابقہ کا تذکرہ کرونگا - چند احباب کی یہ رائے ہو کہ اس قسم کی
شہادت اُنکے نزدیک زیادہ معتبر ہے بنسبت اُن اشخاص کے ہو جنکا تذکرہ قبل ہو چکا
ہے اولاً میں اُن تحقیقات کا تذکرہ کرونگا جنکو عموماً لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ انکی
وجہ بذریعہ علوم طبعیات نہیں معلوم ہو سکتی -
سب سے اول مجکو اس قسم کے امور غریبہ کے مشاہدہ کرنیکا موقع جنکا ذکر کتاب ہذا
میں کیا گیا ہو [illegible] میں ملا اُس زمانہ میں میں ایک ضلع متوسط میں مدرس تھا ایک
مسٹر ہال صاحب قوت مقناطیس پر اپنی رائے کا اعلان کرتے پھرتے تھے چنانچہ صاحب مذکور
ہمارے قصبہ میں آئے اور میں مع اپنے شاگردوں کے شریک جلسہ مضمون خوانی ہوا ہم لوگون کا

نہایت دل لگتا تھا۔ بڑے بڑے لڑکون نے چھوٹے چھوٹے لڑکون پر عمل کرنا شروع کیا اور کسیقدر کامیاب بھی ہوئے چنانچہ مین نے خود بھی چند لڑکون پر عمل کیا اور وہی امور ظاہر ہوئے جنکا مین نے بال صاحب کی مضمون خوانی کے وقت ذکر کیا تھا عمل کرنے مین میرا بہت دل لگ گیا تھا اور اکثر مواقع پر نہایت سرگرمی سے اسطرح پر عمل کیا کہ فن کے انکشاف مین کوئی دقیقہ تحقیقات کا اٹھا نہین رکھا ان امور کی تفصیل آج مجھے اسطرح پر یاد ہے کہ گویا کل ہوئی تھے عمدہ تجربون کا حال حسب تفصیل ذیل درج کیا جاتا ہے

۱۔ وہ امور جنکا ظہور غفلت مقناطیسی کی حالت مین ہوا مین نے دو یا تین لڑکون کو جو ۱۲ برس سے ۱۵ برس کی عمر تک کے تھے باسانی بیہوش کیا۔ اور بیہوش ہونیکی آزمایش اسطرح پر کی کہ انکی آنکھ کے ڈھیلے کھول کر دیکھے تو پتلی نہین دکھائی دیتی تھی۔ ثانیاً ان لڑکون کا چہرہ بہت متغیر ہو گیا تھا۔ ثالثاً جسوقت مین چاہتا فوراً انکی حس دور کر دیتا تھا اور تشنج پیدا کر دیتا تھا۔ سب سے عجیب تر واقعہ یہ تھا کہ کاسۂ سر پر جسوقت باطنی کے حصہ مقابل پر ہاتھ رکھتا تھا وہ قوت فوراً حد درجہ کی زیادہ ظاہر ہو جاتی تھی عرصہ تک مجھے یہ خیال رہا کہ میرے حسب دلخواہ معمول اپنی قوت خاص کا اظہار کرتا تھا لیکن اتفاق سے مجھے معلوم ہوا کہ جب مجھے کاسۂ سر پر انگلی رکھنے مین غلطی ہوئی تو وہ قوت باطنی نہین ظاہر ہوئی بلکہ دوسری قوت باطنی کا اظہار ہوا۔ اس قسم کے امور مین میرا دل بہت لگتا تھا اور تنہائی مین تجربہ کرنے سے مجکو اطمینان ہو گیا کہ جن لوگون کا معمول ہونے کی نسبت اظہار شوق ہوتا تھا وہ اشارہ کرنے سے یا میرے کسی ایمائی دلی سے انکے خیالات پیدا اثر کرنے سے نہین پیدا ہوتا تھا مین نے ایک کلی جسمین خاص خاص مقامات قواے باطنی کے نشانات بنے ہوئے تھے اور اُسکا حال لڑکون کو مطلق نہین معلوم تھا اور جب کبھی مین نے اُسکے بموجب جس ترتیب سے مختلف مقامات کاسۂ سر پر انگلی رکھی تو اُسی ترتیب سے اُسکے مقابل کی قوت باطنی کا اُسی طرح پر اظہار ہوا کہ

اسمین غلطی کسیطرح ہونا ممکن نہ تھی اور اُنکا اظہار از راہ تصنع حیطۂ انسان سے باہر تھا۔
سب سے عجیب تر امر یہ ہے کہ عامل و معمول مین ایک قسم کا توارد خیالات ہو جاتا تھا۔
جب مین کبھی معمول کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے لیتا تھا تو وہ اپنے ہاتھ کو اسطرح محسوس کرتا
یا ناک یا زبان سے لگاتا جسطرح مین اپنے ہاتھ سے کرتا تھا مین نے اکثر اُنکو اسطرح پر نشہ مین
کر دیا کہ ایک گیلاس پانی بھر کر دیدیا اور کہا کہ یہ شراب ہے اور اُنکے کپڑے یہ کہکر اُتروا ڈالے
کہ اُنمین آگ لگ گئی۔ مین نے بہت آدمیون کو برابر کھڑا کیا اور ایک کنارے پر معمول کو کھڑا
کیا اور ایک جانب مین کھڑا ہوا اُسوقت چپکے سے بھی اگر کوئی شخص میرے چٹکی لیتا تو
اُسکو بھی اُسی مقام پر تکلیف ہوتی اور کہتا کہ کسی نے میرے چٹکی لے لی اور اگر مین اپنے
منھ مین نمک یا شکر لیتا تو فوراً وہ کہتا کہ مین کیا کھا رہا ہون۔ ہمارے عاملون نے
خواب سے اُمور عجیبہ و غریبہ کی وجہ بیان کی ہے اُس سے مجکو آجتک اطمینان نہین ہوا
کسواسطے کہ وہ بیان کرتے ہین کہ لڑکے کو کوئی امر محسوس نہین ہوتا اور نہ اُسکو
کوئی ذائقہ معلوم ہوتا ہے بلکہ اُسکو کسی عجیب قوت سامعہ سے اُن اُمور کا علم ہو جاتا ہے
لیکن یہ امر میرے تجربہ کے خلاف ہے کسواسطے کہ اکثر مین نے آزمایش اسطرح پر کی
کہ معمول کو میرے فعل کا علم نہ ہونے پایا۔

۲۔ اُمور عجیبہ جنکا ظہور بیداری مین ہوتا ہے جب مین چند لڑکون پر عمل متعدد مرتبہ
کر چکا تو وہ حالت بیداری مین بھی ایسے نازک طبیعت ہو گئے تھے کہ مین اُنکے اعضا
مین بڑی آسانی سے تشنج پیدا کر سکتا تھا اور چند اتفاقات سے ثابت ہوا کہ وہ تشنج یا سختی
عضو خیالی نہین ہے بلکہ اصلی ہے کسواسطے کہ ایک مرتبہ ایک لڑکے کے ہاتھ پاؤن
بالکل مفلوج ہو گئے تھے کہ کھانا کھانے کا گھنٹہ بجا مین نے فوراً ہاتھ اُسکے جسم پر پھیرا اور
کسیقدر اُسکو ہیئت اصلی پر لے آیا اور ہم دونون آدمی کوٹھے سے نیچے اُترے جب کھانے کی
پلیٹ طفل معمول کے سامنے آئی تو اُسکا ہاتھ نہین جھک سکتا تھا۔ اُسنے مجھسے زبان سے کچھ نہ کہا

بلکہ میرے دیکھنے کا منتظر رہا جب مین نے اسکی جانب دیکھا تو مین اسکے پاس گیا اور دو تین مرتبہ ہاتھ پھیرنے سے اسکے ہاتھ کو بیدار کیا چنانچہ وہ اپنے کھانے مین مصروف ہوا ۔ یہ ایک عجیب واقعہ تھا کیونکہ جب لڑکا کوٹھے پر سے آیا تو وہ جانتا تھا کہ مین بالکل اچھا ہون اور اسکے جسم مین سختی اسوجہ سے آگئی تھی کہ اسکے خیال نے رفع کیا تھا اور وہ اپنا ہاتھ اٹھانا چاہتا تھا معمول مذکور یا دیگر طفل معمول اپنے حواس مین سے جس حاسہ کو جسوقت چاہتا تھا موقوف کر دیتا تھا ۔ مثلاً تھوڑے عرصہ تک اسکی قوت شامہ یا سامعہ مطلق جاتی رہتی تھی اور اسکا حافظہ اسقدر جاتا رہتا تھا کہ وہ اپنا نام بھی نہین بتا سکتا تھا چنانچہ وہ اپنا نام بھول جانے سے بہت زچ اور خفا ہوتا تھا اور یہ قوت حافظہ اسطرح پر معدوم ہو جاتی تھی کہ ہر چند مرتبہ اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرکے مین یہ کہتا تھا کہ اپنا نام بتاؤ جب دوسرے رخ سے مین نے چند لمحہ کے بعد اسکے چہرے پر ہاتھ دوڑایا اور کہا کہ ابتو تمھین اپنا نام یاد ہے تو اسوقت اسکا چہرہ بشاش ہو گیا اور وہ کیفیت ظاہر ہوئی جو الفاظ بھولے ہوئے کے یاد آ جانے سے ہوتی ہے ۔

زمانہ سابق مین دربارۂ ایسے امور کے لوگون کا یہ خیال تھا کہ وہ معمول کی چالاکی اور فریب سے ہوتے ہین ۔ آج کل کے علما انکو واقعات صحیحہ تصور کرکے انکے وقوع کی وجہ یون بیان کرتے ہین کہ وہ جذب اور اشارہ سے پیدا ہوتے ہین ۔ اور عامل کے اثر سے جو معمول پر ہوتا ہے انکار کرتے ہین ۔

میری دانست مین یہ کوئی وجہ نہین ہے کہ میری رای کو تقویت اسوجہ سے اور بھی ہوئی کہ جب اشخاص وجہ مذکور بتاتے ہین تو وہ ان واقعات کے صحیح ہونے سے انکار کرتے ہین جنکا سبب حدوث وجہ مذکورۂ بالا سے نہین دریافت ہو سکتا واقعات متعلقہ کانسہ سر و بیجا لی عامل و معمول و حالت استغراق بوقت غفلت بذریعہ قوت مقناطیسی سے ان لوگون کو انکار ہے جو امور متعلقہ جسم و روح کا مطالعہ کرتے ہین حالانکہ ان امور کی سیکڑون

آور تحقیقات کما ینبغی کر چکے ہین ۔ ایسے مشاہدات ذاتی سے مجھے ایک قسم کا تجربہ
ایسا ہوگیا تھا کہ مین عمل مقناطیسی سے بیہوشی پیدا ہوجانی مین جو حالات معمول پر طاری
ہوجاتی تھے فوراً دریافت کر لیتا تھا اور اکثر عام وخاص طور پر مین نے انکا مشاہدہ کیا
لیکن ہر مرتبہ مجھکو یقین کامل اس امر کا ہوگیا کہ کسی قسم کا فریب نہین ہوا۔ ڈاکٹر کارپنٹر صاحب
کی رای ابھی تک یہ ہے کہ عمل حاضرات جو شعبدہ سے مبرا ہے وہ اصل مین معمول کے دلپر
ویسا ہی اثر کرتا ہے جیسے بذریعہ عمل مقناطیسی ہوتا ہوا ابتدا مین ان دونون قسم کا وہ
فرق تحریر کرونگا جو مین نے بجواب اے بی ہایلر تحریر کیا تھا۔

۱۔ معمول بذریعہ قوت مقناطیسی کو اپنے مشاہدات اور مسموعات کے بارے مین کبھی شک
نہین ہوتا۔ اسپر ایک حالت جواب طاری ہوتی ہے اور اسکو امور غیر ممکن کی نسبت
مطلق نہین خیال ہوتا علاوہ اسکے وہ یہ مطلق نہین خیال کرتا کہ جو کچھ مجھے دکھائی دیتا ہے
وہ اصل مین مطابق ان امور کے ہے جو روزمرہ ہوا کرتے ہین یا نہین اسکے جاگتی رہتی
ہی اسکو یہ نہین معلوم ہوتا کہ چند لمحہ قبل مین کیا تھا اور کہان تھا اور یہ بھی نہین تبا سکتا
کہ کمرہ معضون حوالی سے لندن مین کیونکر آگیا حالانکہ آدھ گھنٹہ بھی اسکو آئے ہوئے
نہ گذرا ہوگا یا یہ کہ وہ دو وکش پر بحر ظلمات مین طوفان کی وجہ سے کیونکر آگیا یا گرم ملک
جنگلون کے شیر کے سامنے کیونکر پہونچ گیا۔ مسٹر ہوم اور گیپی صاحب کے عاملون پر کیفیت
مذکورہ بالا نہین طاری ہوتی چنانچہ اسکا اقبال مخالفین کو بھی ہے کیونکہ انکا حافظہ باقی
رہتا ہے اور وہ تحقیق کرتے رہتے ہین اور اکثر خود بھی آزمایش کرنیکی تدبیر بتاتے ہین ۔

۲۔ عامل بذریعہ قوت مقناطیسی خاص خاص اشخاص نازک مزاج پر عمل کر سکتے ہین
نہ کہ عموماً ہر ایک شخص پر جیسا کہ ٹائیلر صاحب نے فرض کرایا ہے چنانچہ تجربہ سے معلوم
ہوا ہے کہ ایسے اشخاص بہت کم ہین اور ہین بھی تو انکو شروع مین معمول بننے کا عادی
کر لیتے ہین اور جن اشخاص کو ایسے ابتدائی عمل کی ضرورت نہین ہوتی ویسے اشخاص

شاید سو مین ایک کے حساب سے نکلینگے لیکن وہ اشخاص جو بذیجۂ عامل عمل ہا نند
مشاہدہ کرتے ہین وہ بکثرت ہین جو لوگ مشہور ہوم اور آلی صاحب کی نشست مین
شریک ہوئے ہونگے اُنھون نے سیکڑون مرتبہ واقعات عجیبہ کا مشاہدہ کیا ہوگا اور
اُسکی تصدیق بڑے بڑے شکی مزاج حکما بھی کرتے تھے۔

لہذا یہ دونون قسم کے امور بالکل مختلف قسم کے ہین۔ لیکن اُنمین ایک قسم کا دعویٰ ہ
اور یہ تعلق اُسکے خلاف جسکی جانب عامل اشارہ کرے عامل نہ کہ وہ لوگ جو واقعات عجیبہ
کو محسوس کرتے ہین ہمیشہ مانع قوت مقناطیسی ہوتے ہین اور اُنکے ذریعہ سے کل
حوادث محض مثل غفلت و بیہوشی اور سختی اعضا اور عجیب قوت حسیہ کے ظاہر ہوتے ہین
برعکس اُسکے معمول قوت مقناطیسی ہمیشہ عامل ہوتے ہین۔

پس وہ اُمور جو مذکور ہوئے اُنسے اُن دونون قسم کے اُمور مین فرق صریح معلوم
ہوگیا لیکن جسطرح پر اکثر مشہور علما اپنے قیاس خاص پر ایسے امور کو تسلیم نہین
کرسکتے اُسکی تصریح چند امثلہ مندرجہ ضمیمۂ کتاب سے ہوتی ہے۔

۳- تجربہ و آزمائش واقعات روحانی۔ ۱۲ برس تک مین گرم ممالک کی سیر کرتا رہا
اور علوم موجودات کی تحقیق و تدقیق مین مصروف رہا اور اکثر مین نے سنا کہ امریکہ اور
یورپ مین میز خود بخود حرکت کرنے لگتی ہے اور روح بذریعہ خاص اصوات جواب
دیتی ہے۔ اور چونکہ مجکو یہ معلوم ہے کہ اکثر ایسے رد امر روحانی ہین جنسے آج کل کے علما
انکار کرتے ہین اور اُسکی یہ وجہ ہے کہ وہ اُنکا سبب نہین بتاسکتے لہذا مین نے یہ ارادہ
کیا ہے کہ جب مین مکان کو واپس جاؤنگا تو اِسبارے مین تحقیق کرونگا۔ اسمین شک نہین
کہ پچیس ۲۵ برس تک مجکو مخارق و لشعور کے وجود پر اعتبار نہ تھا اور مجکو اِن واقعات پر بھی
مطلق اعتبار نہ تھا جو اکثر عامل بیان کیا کرتے تھے اور اب جو میری رای بدل گئی تو اُسکی یہ
وجہ ہے کہ شہادت کاملہ اِسبارے مین پہونچی۔ مین نے اِن امور پر اسوجہ سے اعتبار

نہین کیا گیا اُنکی وجہ سے ہملوگون کا یہ خیال باقی رہتا ہے کہ مرنے کے بعد بالکل آدمی
نیست و نابود نہین ہوجاتا بلکہ اُسکی روح باقی رہتی ہے اِس ۵۰ برس کے زمانہ مین
مین موت کا تین مرتبہ منھ دیکھ چکا اور اُسوقت صرف مجکو دنیا چھوڑنے اور خواب دائمی
پر آمادہ ہونے سے کسیقدر رنج ہوتا تھا۔ اور بحالت تندرستی مین مجکو امور مذکور کا
مطلق نہین خیال ہوتا تھا۔ مجکو یقین کامل ہوا کہ روح کے بارے مین کوئی شخص اپنی
رائے نہین دیسکتا اور روح فی الواقع جسم سے ایک علحدہ شے ہے لہذا مین نے جب
روحانیات کی بابت مین تحقیق و تدقیق شروع کی تو اُسوقت مجکو کوئی خیال اُسکے خلاف نہین تھا
سو سمجھ کر ۱۸۶۰ع مین ایک عالم و قانون دان دوست کے مکان پر مین نے ایک واقعہ
روحانی کا مشاہدہ کیا وہان پر صرف اُسکے خاندان کے لوگ تھے ہم لوگ ایک گول میز پر
ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھے تھے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد میز نے حرکت کرنا شروع کی۔ میز جگہ سے
نہین ہٹتی تھی اور نہ کھڑی ہوجاتی تھی بلکہ اُسمین ایک قسم کی ایسی حرکت ہوتی تھی جیسے
قدم قدم چلنے کی آواز آتی تھی اور اُسکی وجہ سے کمرے مین میز ترچھی ہوجاتی تھی اور آواز
کھٹ کھٹ کی آتی تھی اُسوقت تحریر ذیل قلمبند کر لی گئی تھی کہ لوگونکو اطلاع دیجائے
المرقوم ۲۲ جولائی ۱۸۶۰ع۔ مین اپنے دوست اور اُسکی زوجہ مع اپنی دو لڑکیون
کے ایک چوب لوکی میز کے پاس بیٹھا تھا دان کو آدھ گھنٹے کے بعد میز کو حرکت ہونے لگی
اور آہستہ آہستہ آواز آنے لگی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد یہ آواز بڑھنے لگی اور میز کی حرکت
کو بھی یہانتک ترقی ہوئی کہ ہملوگون کو اپنی اپنی کرسیان ہٹانا پڑین یہ کیفیت دو گھنٹے تک
رہی جب یہ واقعہ ہوچکا تو مین نے خود میز کو حرکت دینا چاہا تو معلوم ہوا کہ اُسکی حرکت
دینے مین بڑی قوت چاہیے۔ جب ہم لوگون کے ہاتھ میز پر رکھے تھے تو دریافت کرنے سے
معلوم ہوا تھا کہ کھٹ کھٹ ہونے کی آواز انسان کے ذریعہ سے ویسی نہین پیدا ہوسکتی۔
تھوڑے عرصہ کے بعد مین نے ایک ایک آدمی میز کے پاس بٹھایا لیکن وہی حرکت

ہوئی اور آواز میز سے نکلی اور ایک مرتبہ ہم لوگ سب بیٹھے ہوئے تھے، میں نے کہا کہ آپ سب صاحب ایک ایک میز کے پاس سے اٹھ جائیں لیکن میز کی حرکت ہنوز رہی اور جب لوگ اٹھتے گئے آواز کم ہوتی گئی اور جب آخری آدمی اٹھ گیا تو ایسی آواز آئی کہ جیسے کسی سطوح پر گھونسا مارنے یا میز کے نیچے پاؤں وسے مارنے سے آتی ہے یہاں تک کہ میں نے آواز سُنی اور محسوس بھی کی ممکن نہ تھا کہ سوا میرے کوئی اور ان آوازوں کا باعث ہوتا لیکن مجھے یہ خوب معلوم ہے کہ وہ آوازیں میں نے نہیں پیدا کی تھیں۔ ان آزمائشوں سے مجھے یہ معلوم ہوتا کہ کل مجمع حاضرین ان آوازوں اور حرکات میز کا باعث تھا اور کل آدمی اس فریب دہی میں شریک تھے۔ دوسرے مرتبہ آدھ گھنٹہ تک ہم لوگ انگریزی میز پر بیٹھے رہے لیکن کوئی آثار نظر نہ آئے۔ بعد اسکے جب ہم چھوٹی میز پر گئے تو کھٹ کھٹ کی آواز آنا شروع ہوئی اور میز کو حرکت ہوئی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ہم لوگ پھر بڑی میز پر گئے وہاں اس مرتبہ چند لمحہ کے بعد آواز اور حرکت شروع ہوئی۔ حرکت بذریعہ ایک پایہ کے میز ہمیشہ ترچھی گھومتی تھی اسلیے کہ آگے بڑھتی جاے۔ کبھی یہ حرکت تبدیل ہو جاتی تھی یعنے میز کی حرکت کرے بعد میں شکل حرکت سانپ کے ہو جاتی تھی۔ گو فی الحقیقت ایسے واقعات کچھ سات مرتبہ مجکو پیش آئے اسمیں شک نہیں کہ یہ کل حرکات میز ایک شخص سے ہو سکتی تھیں اگر دوسرے اشخاص اسکو نہ روکیں لیکن ہماری تجربوں سے ظاہر ہو گیا کہ کبھی اس قسم کا موقع نہیں دیا گیا لہذا ایسا خیال نہ کرنا چاہیے کہ کبھی ایسا امر واقع ہوا ہوگا برعکس اسکے اس قسم کی آوازیں ہم نہیں پیدا کر سکتے تھے۔ یہ کھٹ کھٹ کی آواز اسی طرح کی تھی جسطرح کوئی شخص اپنے بڑے ناخونوں سے میز کے نیچے سے بجائے اور چونکہ سب لوگوں کے ہاتھ میز پر تھے اور میں انکو دیکھ رہا تھا اسوجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ آواز کسی کے ہاتھ سے نہیں پیدا ہوتی ہے۔ یہ اعتراض کہ اگر کوئی آلہ میز میں چھپا ہو تو ضرور

ویسی ہی آواز پیدا ہو سکتی ہے لیکن تجربہ ہاے مذکورہ سے معلوم ہوگا کہ اگر ایسا ہوا تو فوراً
کہ اس فریب مین کل شریک ہون۔ سابق مین ہمنے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ ہم آدھ گھنٹہ
تک خاموش بیٹھے رہے اور کچھ آواز نہ آئی یہ امر ایسا ہی کہ اس سے یہ نہین خیال کیا
جا سکتا کہ چار تعلیم یافتہ اور لئیق اشخاص اپنی اوقات ایک شعبدہ مین جو مبنی بر فریب
ہوتا ہر گز نہ ضائع کرتے۔ اس موقع پر جو واقعات مین نے قلمبند کیے تھے اُسمین کا اخیر
فقرہ یہ ہی۔ ان تجربون سے مجکو اطمینان ہو گیا کہ متعدد اشخاص کے میز پر ہاتھ رکھکے
بیٹھے سے ایک قوت غیر معلومہ پیدا ہو جاتی ہے۔

قبل مشاہدہ کرنے واقعات مذکورکے مجھسے ایک صاحب سے ملاقات ہوئی تھی چنانچہ
انھون نے عجیب واقعات کے اپنے گھر مین ہونے کا تذکرہ کیا تھا منجملہ انکے ایک یہ تھا
کہ مختلف اشیا کو بلا لمس حرکت ہوئی تھی۔ صاحب مذکور نے مجھسے یہ کہا کہ تم لندن مین
میم مارشل کے پاس جاؤ وہ اِن امور مین بڑی مدخلت رکھتے ہین چنانچہ ماہ دسمبر ۱۸۶۶ع سے
مین نے میم مذکورکے مکان پر جانا شروع کیا۔ میرے ساتھ اکثر ایک ایسا میرا دوست جایا
کرتا تھا جو نہایت شکی مزاج تھا اور اُسکو علم کیمیا اور جر ثقیل مین دستگاہ کامل حاصل تھی۔
جن امور کا مین نے مشاہدہ کیا اُنکی دو جزو پر تقسیم ہو سکتی ہی اول واقعات دہنی اور
دوم واقعات متعلق بہ جسم۔ اِن دونون قسمون کے واقعات متعدد ہین لیکن مین وہ
چند امور بیان کرونگا جو بہت صاف اور محدود الاصلیت ہین۔

ا۔ ایک چھوٹی میز جسپر چار آدمیون کے ہاتھ رکھے ہوے تھے فرش سے ایک فٹ بلند
ہو گئی اور قریب ۱۰ لمحہ کے ہوا مین معلق رہی۔ جو دوست میرا علیحدہ بیٹھا ہوا دیکھ
رہا تھا اُسنے میز کے نیچے کا حصہ اور لوگون کے پانوٴن ہوا مین معلق دیکھے اس موقع پر
میم مارشل کے اور میرے ہاتھ میز پر رکھے ہوے تھے۔

۲۔ جسوقت بڑی میز کے پاس مین بیٹھا تھا اُسوقت مس ٹی میرے بائین جانب اور

مسٹر آر داہنی جانب بیٹھے تھے اور ایک باجا مس ٹی بجا رہی تھین لیکن وہ باجا دفعتہً گر کے فرش پر جا تارہا اور میرے پاؤن پر سے ہو کر مس ٹی کے پاس گیا اور وہان آکر انکی پنڈلیون سے لگ کر کسیقدر بلند ہوا کہ میز کے اوپر دکھائی دینے لگا مین اور مسٹر آر اسکی جانب دیکھا کیے اور اسطرح حرکت کرتا تھا کہ جیسے کوئی چھوٹا لڑکا اسکو حرکت دیتا ہو اور بہ مشکل اٹھاتا ہو یہ دونون واقعات مین نے اسوقت دیکھے تھے جسوقت ہوا کی روشنی ہو رہی تھی۔

۲- ایک کرسی پر مسٹر آر کی کوئی رشتہ دار بیٹھی تھی دفعتہً وہ کرسی زمین سے بلند ہو گئی۔ بعد ازان جب وہ عورت باجہ بجا تو بجا کے میز کے پاس آ کے بیٹھنے لگی تو کرسی ہٹ گئی اور جب اسنے کرسی اپنی جانب کھینچی تو وہ پھر ہٹ گئی اسیطرح تین مرتبہ ہوا اور بعد اسکے وہ کرسی زمین پر اسقدر جم گئی کہ اٹھائے نہین اٹھتی تھی بعد اسکے مسٹر آر نے اسکو اٹھانا چاہا تو اسکے اٹھنے مین بڑا زور کرنا پڑا۔ یہ نشست دن کو ہوئی تھی اور جس کمرے مین ہم لوگ بیٹھے تھے وہ نیچے کا کمرہ تھا اور اسمین دو دروازے تھے۔

اگرچہ واقعات مذکورۂ بالا ان اشخاص کے نزدیک نہایت عجیب اور غیر ممکن الوقوع ہون لیکن مین بالیقین کہتا ہون کہ انکا مشاہدہ اسی طور پر کیا گیا جسطور پر مین نے بیان کیا ہے اور وہ شعبدے نہین تھے۔ قبل شروع ہونے عمل حاضرات کے مین ہر مرتبہ کرسی اور میز کو الٹ کے دیکھ لیا کرتا تھا اور معلوم ہو جاتا تھا کہ انمین فرش سے کسی قسم کا تعلق نہین ہے اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ مین کرسیون کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بدل دیا کرتا تھا اکثر واقعات میرے ہاتھ کے ذریعہ سے ہوتے اور انکو عاملون سے کچھ تعلق نہ تھا۔ وہ واقعات اسیقدر صحیح ہین جسقدر لوہے کا مقناطیس کی جانب حرکت کرنا صحیح ہے علاوہ اسکے وہ غیر ممکن الوقوع یا خلاف قیاس نہین ہین۔ واقعات ذہنی جو اکثر ظہور مین آئے وہ یہ تھے کہ اشخاص موجودہ کے نام معلوم ہو جاتے تھے یا انکی عمر یا دیگر حالات موجودہ بتا دیے جاتے تھے اسمین شک نہین کہ انکا اظہار نہایت شک

اور توقف کے ساتھ ہوتا ہو لیکن جب اظہار کامل ہوجاتا ہو تو اُسمین کوئی شک نہین باقی رہتا مشکوک مزاج لوگونکی عموماً یہ رائے ہو کہ جواب کا جلد یا عرصہ مین ملنا لیاقت عامل پر موقوف ہو یعنی اگر وہ زیادہ ذہین ہو تو جلد نام بتادیگا ورنہ دیر لگے گی ۔ نام دریافت کرنے کا عموماً یہ قاعدہ ہو کہ جس شخص کو نام دریافت کرنا ہو وہ چھپے ہوے حروف پر اُنگلی دوڑائے اور جس حرف پر آواز سنائی دے منجملہ دیگر حروف نام کے ہوگا ۔

اب ہم وہ چند تجربے بیان کرینگے جو ہمپر خود گذرے ہین اور اُس سے دریافت کرینگے کہ وہ خیالات کہانتک صحیح ہین ۔

جب مین اولاً روح سے ہمکلام ہوا تو مین نے حتی الامکان کوئی فعل ایسا نہین ہونے دیا جس سے کوئی میرے مطلب دلی کا اظہار ہوتا کسواسطے کہ مین نے نہایت استقلال کے ساتھ حروف پر اُنگلی رکھی تھی ۔ باایںہمہ اولاً میرے بھائی کے مرنے کا مقام یعنی پارابد اُسکے اُسکا نام ہربرٹ اور سب سے آخر میری درخواست کے بموجب ہنری ڈالرٹیس کا نام جسنے اخیری ملاقات میرے بھائی سے کی تھی بتادیا اس مرتبہ ہم چھ اشخاص میم مارسل کے مکان پر پہلے ہیل گئے تھے اور میرا یا کسی شخص کا سوا ایک کے میم مذکور کو نام نہین معلوم تھا منجملہ حاضرین مذکور کے ایک میری بڑی بہن تھی اُسکی شادی ہوگئی تھی لہذا اُسکا نام میرے نام کی وجہ سے کسی طرح پر نہین معلوم ہوسکتا تھا اس موقع پر ایک نوجوان میم رشتہ دار مسٹر آرکی بھی موجود تھی اُنکو لوگون نے اطلاع دی کہ روح تمسے ہمکلام ہونا چاہتی ہے میم صاحبہ مذکور نے وہی حروف سامنے رکھے اور ایک ایک حرف پر اُنگلی رکھی بلکہ ایک ہی مرتبہ مین پنسل کو حروف پر دوڑادیا ۔ مین اُنکی جانب دیکھتا رہا اور جن جن حروف پر پنسل پہونچنے سے آواز آئی اُنکو لکھتا گیا اور بعد حروف ملانے کے جو نام پیدا ہوا وہ ٹامس ووتھیکر تھا ۔ مین نے پہلے خیال کیا کہ اخیر حصہ نام مین کسی قسم کی غلطی تھی لیکن معلوم ہوا کہ وہ نام میم مذکور کے باپ کا تھا ۔ اس موقع پر اکثر اشخاص

اور مقامات کے نام بذریعہ حروف بتا دیے۔ اِن دو مثالون کا اسواسطے تذکرہ کیا گیا کہ
مجھے یقین کامل ہے کہ اِن نامون کے دریافت کرنے کا عامل کو کوئی موقع نہین دیا گیا
دوسری مرتبہ مین اور میری ہمشیرہ مع ایک اور میم کے جو میم مارشل سے واقف نہ تھی گئی
اور اِس مرتبہ ہمکو معلوم ہوا کہ یہ بالکل غلط ہے جو لوگ خیال کرتے ہین کہ عامل فہمی ذہانت سے
نام دریافت کرلیتا ہے۔ اِس اجنبی میم نے اصرار کیا کہ میرے ایک عزیز مرحوم کا نام بتادو تو
مین جانون کہ تم سچی عامل ہو غرضکہ اُس عورت نے حروف پر اُنگلی رکھنا شروع کی تین حروف
مین نے لکھے تھے کہ اُس عورت نے کہا کہ حروف غلط ہین لیکن جب حروف مجتمع کیے گئے
تو معلوم ہوا کہ نام کی ہجے اُلٹے طور کی ہوتی ہین یعنی اُس عورت کے عزیز مرحوم کا نام جیکاک تھا۔
دوسرا عجیب وغریب واقعہ یہ ہے کہ مین نے میز کو خوب اچھی طرح سے چارونطرف دیکھلے
ایک چھٹی کے کاغذ پر نشان بنایا اور اُس کاغذ مع ایک پنسل کی میز کے نیچے رکھدیا بعدہٗ
سب لوگون نے اپنے اپنے ہاتھ میز پر رکھدیے چند لمحہ کے بعد متعدد آوازین آئین چنانچہ
اُس کاغذ کو اُٹھا کر دیکھا تو اُسپر انطولیم لکھی ہوئی تھی۔ دوسری مرتبہ میرا ایک دوست
باہر سے آیا اور یقیناً اُسکا نام میم مارشل کو نہین معلوم تھا۔ وہ میرے ہمراہ میم مذکور کے
مکان پر گیا پہلے اُس سے چند الفاظ اُسکے بیٹے نے کہے بعد اُسکے ایک کاغذ میز کے نیچے
رکھا گیا۔ چند لمحہ کے بعد اُس کاغذ کو اُٹھا کر دیکھا تو اُسپر اُسکے بیٹے کا نام یعنی
چارلی ٹی ٹاڈ لکھا ہوا تھا۔ اسمین شک نہین کہ اِن مواقع پر کوئی کل میز کے نیچے
نہین تھی اب صرف یہی خیال کیا جاسکتا ہے کہ میم مارشل اپنا بوٹ اُتار ڈالتی تھین
اور نام وغیرہ سب اپنے پاؤن کے انگوٹھے سے لکھہ دیا کرتی تھین اور پھر اپنا بوٹ
پہن لیتی تھین حالانکہ ہاتھ میز پر رکھے رہتی تھین۔

کئی مہینے سے مین میم مارشل کے مکان پر نہین جاتا اور مین نے اِن امور کے پیدا کرنے کی
اپنے مکان پر کوشش کی۔ میرے دوست مسٹر آر کو تھوڑے ہی عرصہ مین ایسی مہارت

ہوگئی کہ میز میں ایک خفیف سی حرکت ہونے لگی لیکن ایسی کہ اگر کوئی اور شخص اُسکو دیکھے تو وہ کہے گا کہ شرائین کی حرکت سے میز کو حرکت ہوتی ہے۔ مگر جسطرح پر ہم لوگون کو جوابات ملتے تھے اُس سے ہمکو اطمینان تھا کہ اس حرکت کے صرف ہم ہی لوگ باعث نہین ہین۔

ہمنے اپنے کل احباب کو آزمایا کہ کون ایسی قدرت رکھتا ہے کہ جداگانہ آواز میز سے پیدا کرسکتا ہے کسواسطے کہ یہ واقعہ ایک عجیب ہے اور وہ ہم خود نہین پیدا کرسکتے۔ ۱۸۶۶ء مین میری ہمشیرہ نے دریافت کیا کہ ایک عورت مین ایسی آوازین پیدا کرنے کی قوت ہے چنانچہ اُن واقعات کا مین نے اپنے گھر مین مشاہدہ کرنا شروع کیا اُنمین سے چند عمدہ واقعات حسب ذیل درج ہین۔

جب ہم لوگ ایک بڑی میز پر بیٹھنے اور اپنے اپنے ہاتھ اُسپر رکھا دیے تو چند لمحہ کے بعد آواز کھٹ کھٹ کی شروع ہوئی وہ آواز میز کے نیچے کے مختلف حصون سے آتی تھی جیسے کیل کے دیمارنے سے آواز آتی ہے اور کبھی ایسی جیسے کوئی تھپڑ مارتا ہے کبھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی ناخن سے کھرچ رہا ہے اور کبھی یہ کہ کوئی گھس رہا ہے۔ یہ آوازین بہت جلد بدل جایا کرتی تھین کبھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسی آواز ہم میز پر کرتے ہین ویسی ہی میز کے نیچے سے آتی ہے۔ اور کبھی ایسا معلوم ہوا کہ کوئی شخص سیٹی بجا رہا ہے اور کوئی میز کے نیچے سے تال دے رہا ہے۔ اور اکثر بذریعہ ان آوازونکے میز کے نیچے سے گانے کی صدا آنے لگتی تھی۔ پس جو خام خیالات لوگون کے ہین وہ محض غلط ہین کسلیے کہ واقعات مذکور میرے مکان پر اور میرے ہی میز پر ہوئے حالانکہ اُس مکان مین خوب اچھی طرح سے روشنی تھی۔ اسمین شک نہین کہ جب پہلے آوازین آتی ہین تو اُسوقت سامع کو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی پانون سے زمین پر تھپکی دیتا ہے۔ اس دفع شک کیواسطے ہم لوگ اکثر میز کے نیچے جھک گئے اور دیکھنے لگے لیکن وہ آواز نہ بند ہوئی علاوہ اسکے آواز صرف ایک مقام پر محدود نہ تھی بلکہ کل میز مین اُسکی حرکت پہونچتی تھی۔ لوگونکی دوسری راے

یہ ہے کہ عامل اپنے کسی عضو کو کھینچتا ہے چنانچہ علما کی یہی رائے ہے۔ اگر یہ رائے صحیح ہے تو
کوئی ایسا شخص پیش کرنا چاہیے جسکے عضو مثل کھٹ کھٹانے یا پھٹ پھٹانے یا کھرچنے یا
گھسنے یا تھپڑ مارنے کے بولین ۔ یا وہ اُس سرعت سے جو سرعت کہ آواز میز مین ہے ایسی مختلف
صدائین دے یا عضا اسطرح پر کھینچین کہ تال نہ جانے پائے۔ علاوہ اِسکے ضرور ہے کہ ایسے عضا کے
کھینچنے سے یہ بھی نہ معلوم ہو کہ اِسکے خاص بدن سے آواز آتی ہے بلکہ یہ معلوم ہو کہ میز مین سے آواز
آتی ہے اور جبتک ایسا کوئی شخص پیدا کیا جاے مین اُس قیاس کو غلط سمجھتا ہون ۔
اِس سے زیادہ عجیب تر واقعہ یہ گذرا کہ اکثر ایسے حالات مین جبکہ قوت جسمانی کا کچھ بھی تعلق
نہ تھا بہت بڑی قوت کا اثر ظاہر ہوا مثلاً بارہا ہم لوگون نے ایک میز کے گرد جسکے تختہ کا
قطر قریب ۴۰ انچھ کے ہوگا کھڑے ہو کے اپنے اپنے ہاتھ وسط میز پر رکھے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد
میز حرکت کرنے لگی اور چھ انچھ سے ایک فٹ تک زمین سے بلند ہو گئی۔ اور ۵ اسکنڈ سے
۱۰ سکنڈ تک ہوا مین معلق رہی۔ اُسوقت ایسا ہوا کہ اکثر لوگون نے میز کو چھوا اور دبایا بھی
اول مرتبہ دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی شخص اُسکو سر سے اُٹھائے ہوئے ہے اس
رفع شک کے واسطے مین نے دوسرے مرتبہ میز کے ڈنڈے کے نیچے اسطرح پر کاغذ لگایا
کہ اگر میز کو حرکت دیجاتی تو وہ کاغذ پھٹ جاتا۔ اور اس امر کی کسکو اطلاع نہ دی
چنانچہ حسب معمول میز بلند ہوئی اور اسطرح کہ گویا کسی جانور کی پیٹھ پر رکھی ہوئی تھی اور
بلند ہو کر بیٹھ گئی پھر دوبارہ بلند ہوئی اور دفعتہً گر پڑی۔ اُسوقت مین نے اضطراب کے
ساتھ میز کو اُٹھایا اور لوگونکو دیکھایا کہ مین نے اسمین نہایت مہین کاغذ لگا دیا تھا اور
اُسمین کوئی ضرر نہین پہونچا سب لوگ یہ دیکھکر نہایت متعجب ہوئے پھر مرتبہ اسطرح کاغذ
لگانا جسطرح اوپر مذکور ہوا وقت طلب تھا لہذا مین نے ایک چکر بنایا اور اُسکو کاغذ سے
منڈھکے میز کو اُسمین اسطرح پر رکھدیا جیسے کہ کنوئین مین رکھدیجاے اور چونکہ یہ میز قریب
۱۸ انچھ کے بلند تھی لہذا وہ زن و مرد جو میز کے گرد بیٹھے تھے اُنکے پانون میز کے اندر

نہین جاسکتے تھے اس تدبیر سے بھی میز کا بلند ہونا نہین موقوف ہوا اور عامل کے
ہاتھ سب لوگون کے سامنے میز پر رکھے رہا کرتے تھے - اس سے معلوم ہوا کرتا تھا کہ کوئی
اور ہی قوت میز کو اٹھاتی ہے - ایسی آزمایش مین نے بارہا کی اور مجکو ان امور کی
صحت کے بارے مین یقین کامل ہو گیا -
دو تین مرتبہ مین نے اس سے بھی زیادہ عجیب واقعات کا مشاہدہ کیا یعنی جب
ہم لوگ ایک بڑی میز پر بیٹھے تو مین نے چار فٹ کے فاصلہ پر جسطرف میری ہمشیرہ
اور عامل بیٹھا ہوا تھا ایک چھوٹی میز رکھدی ہم لوگ باتین کررہے تھے کہ اس چھوٹی میز سے آواز آنے لگی
ہم لوگون نے مڑکر دیکھا تو وہ آہستہ آہستہ کھسک رہی تھی - آخر کار وہ کھسک کر عامل سے
ملگئی اور اسطرح ملی کہ جیسے خاص مقناطیس کی حد کے اندر آجانے سے لوہے کا جہاز
اسکی جانب کھنچ جاتا ہے - بعد اسکے ہم لوگون نے درخواست کی کہ میز زمین پر گر پڑے چنانچہ
ایسا ہی ہوا اور اسمین ایسی حرکت ہونے لگی کہ جسطرح پر کوئی ذی روح چیز پھڑک کر کھڑے
ہونے کا قصد کرتی ہے - کیونکہ اسنے پہلے اپنے پائے ایک جانب کو روکے اور بعد اسکے
دوسری جانب ایک دوسرے موقع پر عامل سے ایک چرمی آرام کرسی چار یا پانچ فٹ کے
فاصلہ پر تھی دفعتاً وہ آرام کرسی چکر کھا گئی اور عامل کے پاس جا پہونچی - اسمین شک
نہین کہ جو کچھ مین نے بیان کیا ہے اسمین انکار نہایت آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہے
لیکن میری دانست مین واقعات مذکور نہایت صحیح ہین - اور کوئی شخص اگرچہ کیسا ہی
عالم متبحر کیون نہو یہ نہین کہہ سکتا کہ مین جامع علوم ہون اور کل علمون پر حاوی ہون
لہذا واقعات غلط ہین جنکا مین نے اور دیگر اشخاص نے مشاہدہ کیا ہے -
۲۷ - فروری ۱۸۸۳ء یوم سہ شنبہ کو شام کے وقت ایک عجیب حادثہ گذرا اسوقت
مس نکل اور انکا باپ مسٹر ہمفری اور ود اور میرے دوست موجود تھے میری زوجہ اور
اسکی ہمشیر دوسرے بیٹھی ہوئی اسی کمرے مین تماشا دیکھ رہی تھین اسوقت وہان

آگ نہ تھی لہذا ہم لوگون نے ہوا کی روشنی بالکل کم کردی تاکہ ہر ایک چیز صاف طور پر دکھائی دے جسوقت ہملوگ اپنی اپنی کرسیون پر بیٹھ گئے اسوقت فوراً آواز کھٹ کھٹ کی آنے لگی ہم لوگون نے ایک شراب کا گلاس منگایا اور اُسکو فرش پر رکھا اور کہا کہ اُسمین سے آواز آئے۔ ایک لمحہ کے بعد اسمین سے ایسی آواز آئی جیسے گھنٹے سے آتی ہے جب ہمنے ایسی آواز سُنی جیسے ایک گلاس کے دوسرے گلاس مین رکھنے سے ہوتی ہے تو ہم لوگون کو بڑا تعجب ہوا غرضکہ وہ آواز بالکل ویسی ہی تھی جیسی کہ دو گلاسون سے نکلتی تھی باایںہمہ مجکو معلوم تھا کہ کمرے مین ایک ہی گلاس ہے اور سبکے ہاتھ میز پر رکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

اب ہمنے گلاس اُٹھاکر میز پر رکھا اور مس ان اور مسٹر ہمفری نے اُسکو پکڑ لیا تاکہ اُسکو بذریعۂ میز کی حرکت نہ پہونچے تھوڑے عرصہ کے بعد اسمین سے بہت آہستہ آہستہ آواز آنے لگی اور آخر وہ آواز بڑھتے بڑھتے اسطرح معلوم ہونے لگی کہ جیسے کوئی سیسہ کا گلاس بجا رہا ہے بعد اسکے آواز ند کو رگھٹنا شروع ہوئی اور آخرکار بالکل موقوف ہوگئی۔

بعد اسکے ہملوگون نے بانس کا پچکارا میز کے نیچے رکھدیا اور جب اسمین سے آواز نکلی تو کئی مرتبہ اُسکو اُٹھا اُٹھا کے دوسرے مقامات پر رکھا۔ آخرالامر ایک مرتبہ اسمین سے ایسی صدا پیدا ہوئی جیسے کہ کوئی اُسکو بجا رہا ہے چونکہ گلاس کے میز پر رکھدینے سے ہملوگون کو اجازت ملی تھی اسلیے ہمنے پچکارے کی نسبت بھی اجازت چاہی اور اُسکو بھی میز پر رکھدیا۔ اولاً اُسکے تار ہلنے لگے اور بعد ازان اسمین سے پچکارے کے بجنے کی سی آواز آنے لگی اگرچہ اس مرتبہ ویسی کیفیت نہین پیدا ہوئی جیسی گلاس کے رکھنے سے ہوئی تھی۔

اکثر لوگ ہمارے اس مقولہ پر اعتراض کرتے ہین کہ ایسے امور عجیبہ کا اصدار کسی ایسے شخص سے ہونا غیر ممکن ہے جو منجملۂ حاضرین کے ہو۔ میری دانست مین قول مذکور

اس موقع پر بھی صحیح تھا۔ چنانچہ میرا یہ عقیدہ اسوقت تک باقی رہیگا جب وہ واقعات سطح پر ہون جسطرح پر ذکر ہوچکا ہی اور اسکی نسبت بنایا جاے۔

اُس وقت سے آج تک مین نے مختلف اقسام کے واقعات کا مشاہدہ کیا ہی چنانچہ اسکا تذکرہ بھی دیگر تصانیف مین کیا گیا ہی۔

لیکن مجکوان وقعات کی نسبت زیادہ تیقن ہی جنکی مین نے حسب دلخواہ آزمایش کی ہی اور جنکی وجہ سے مجکو ایسی اصلیت اور ماہیت دریافت ہوگئی ہی کہ دیگر اشخاص کے مشاہدات اور نیز اپنے مشاہدات پر جو عمدہ حالات مین نہ واقع ہوتے ہون اعتبار کرون۔

تردید اعتراضات دربارۂ روحانیات زمانہ جدید

اگرچہ مین اس لائق نہین ہون کہ جواب لکھون لیکن موقع پاکر اور امر فرض خیال کرکے ناظرین اخبار فورٹ نائٹلی ریویو کی خدمت مین اُس امر کی نسبت کچھ بحث پیش کرنا چاہتا ہون جسکی نسبت آج کل لوگ تمسخر کرتے ہین۔ لیکن اصل مین وہ ایسے وقعات ہین جنکا جاننا ترقی علم انسان کا موجب ہی چونکہ موضوع بیان ہذا نہایت طول و طویل اور شہادت مختلف و عجیب ہی اور اسکی نسبت لوگون کے عجیب خیالات ہین لہذا اسکا تذکرہ بالتفصیل کرنا انسب ہوگا تو ایسی صورت مین صفحہ ہاے مابعد کے پڑھنے سے ناظرین کتاب کو کسیقدر دقت ہوگی لیکن اگر وہ اپنے دل سے خیالات دربارۂ ممکنات و غیر ممکنات کے نکال ڈالین اور شہادت متفق علیہ پیش کردہ کو بنظر انصاف دیکھین تو البتہ مجکو یقین کامل ہی کہ انکو معلوم ہوجائیگا کہ اس کتاب کے پڑھنے سے انکا وقت نہین ضائع ہوا۔

اس زمانہ مین کوئی شخص ایسا نہوگا جو ایک مضمون کے بارے مین مطول کتب پڑھے کیونکہ ہر قسم کے مضامین انکی نگاہ سے معائنہ اخبار مین گذرا کرتے ہین اور انکو ان مضامین کے بارے مین کوئی کتاب خاص نہین پڑھنا پڑتی عموماً لوگونکو بذریعہ اخبارات کے

کل حالات عام طور سے معلوم ہوجاتے ہین۔ ہمارے عمدہ عمدہ حکما اور علما نے
اپنی تحقیقات علمی کے نتائج اخبارات مین طبع کرا دیے اور بہت شاذ ایسا ہوتا ہی کہ جو شخص کہ
محقق نہین ہین اور سنی سنائی باتین لکھتے ہین انکی تحریرات اخبار پر بطور مستند
اختیار کیا جاے۔ لیکن اس مضمون کے بارے مین جو بعد اسکے تحریر ہی قاعدہ
مذکور کی پابندی نہین کی گئی جن لوگون نے واقعات عجیبہ کا مشاہدہ سالہا سال تک
کیا انکی سماعت نہین ہوتی برخلاف اسکے جو لوگ دوسرونکی شہادت اور تحقیقات سے
بالکل ناواقف ہین انکی تحریرات پر اعتبار کیا جاتا ہی۔ چنانچہ بیان مذکور کی تائید
مین وہ چند مضامین اخبارات مختلف درج کرنا اس وجہ سے مناسب ہین کہ تھوڑا
زمانہ گذرا جب واقعات روحانی کی بحث ہوئی تھی۔
شروع سنہ رواں مین ایک شاہزادہ لیتق وعالم نے اخبار فورٹ نائٹلی ریویو مین
ایک مضمون دربارہ تجربہ ہاے روحانیات تحریر کیا تھا۔ انکا بیان ہی کہ مین پانچ نشستون مین
اس غرض سے شریک ہوا کہ مجھکو ان واقعات عجیبہ کے بارے مین یقین کے ساتھ اپنی
راے دینے کا موقع ملجاے چنانچہ چند نشستون کا انھون نے تفصیل کے ساتھ تذکرہ
بھی کیا ہی شہزادہ مذکور کی یہ راے قرار پائی کہ عامل لوگ شعبدہ باز نہین ہوتے
بلکہ ایک عام طور کے بازیگر ہوتے ہین اور جن لوگون کو وقعات روحانی سے شوق ہی
وہ بڑا دھوکا کھاتے ہین اور شعبدون کو وقعات روحانی تصور کرتے ہین علاوہ
اسکے عامل ویسے ہی ضعیف الاعتقاد ہوتے ہین جیسے شایقین وقعات روحانی
ہوتے ہین اور وہ ہر وقت ہر جگہ پاے جاسکتے ہین پس اگر اسپر لحاظ کیا جاے کہ جسقدر شہادت
اسوقت موجود تھی وہ کافی تھی اور زیادہ شہادت اگر وہ پچاس نشستون مین شریک ہوتا
جب بھی ممکن نہ تھی تو البتہ لارڈ ایبرلی کے بیانات صحیح تصور کیے جاتے لیکن جسقدر انھون نے
واقعات روحانی کا مشاہدہ کیا اور بیان کیا کہ وہ شایقین افعال روحانی کے معتقد کرنے کیواسطے

کافی ہین وہ شہادت اسقدر نہین ہے جو کافی تصور کیجاے چنانچہ صاحب مذکور کو تحریرات
دربارۂ روحانیات کے پڑھنے سے معلوم ہوجاتا ہے - لارڈ ایمبر کی تحریرات کے بعد اخبار
لنڈن سوسائٹی مورخہ ماہ فروری مین ایک صاحب مصنف اور مشہور عالم اور
بیرسٹر نے حسب ذیل تحریر کیا ہے -

مین یہ نہین خیال کرسکتا تھا کہ کوئی شخص ذی جسم غائب ہوکر بند دروازے سے
دوسرے کمرے مین جاسکتا ہے یا یہ کہ اسباب وغیرہ بے ہاتھ کی مدد کے حرکت کرسکتا ہے
حکما کے نزدیک ایسے امور غیر ممکن الوقوع ہین لیکن آنکے واقعی ہونے مین کوئی شخص
کلام نہین کرسکتا - ایسے سوانح دوست واحباب کے مکانات مین مشاہدہ کیے جاتے
ہین اور آنکے اکثر اشخاص گواہ بھی ہین - اگر عدالت مین اُنسے استفسار کیا جاے تو وہ
شہادت دینے مین انکار نکرینگے - یہ گواہ عموماً شہزادے - ممبران پارلیمنٹ - وکیل
مطلق درجۂ اعلی بیرسٹر طبیب - مولوی - عالم کیمیادان - اخبار نویس اور ہر قسم کے علما
ہین - ان لوگون نے امور مذکورۂ بالا کی بڑی بڑی سخت طور پر آزمایشین اور عاملونکی تلاشی
قبل اور بعد نشست کے بھی کی - اور اکثر مرتبہ ایسا کیا گیا کہ دفعتاً اُنکے کپڑے اُتروا ڈالے
اور دوسری پوشاک پہنادی - اور بعض اوقات انکو باندھ دیا یا کہین بند کرکے مقفل کردیا
اور اُس قفل پر مہر کردی - غرض کہ ہر طرح سے آزمایا - لیکن کوئی چالاکی یا فریب نہین
ظاہر ہوا - علاوہ اسکے وہ عامل اِس قسم کے نہین تھے جنکو شعبدہ کرنے سے کچھ فائدہ
ہوتا یعنی کوئی فائدہ روپیہ وغیرہ کا اُنکی نسبت نہین متصور تھا -

یہ امر قابل غور ہے کہ امور مذکورۂ بالا کے ہونے کی وجہ سے ہم خیال کرتے ہین کہ سوانح
عجیبہ کا ہونا ممکن الوقوع ہے یا نہین پس ہمکو خیال کرنا چاہیے کہ یا تو لارڈ ایمبر کی نسبت
مسٹر ڈیمفی کے زیادہ فہیم اور عقلمند ہین کسواسطے کہ انھون نے پانچ نشستونکے بعد حال دریافت
کرلیا اور اُنکے دوست متحیر رہے - یا یہ کہ اُنکو اتنی عقل نہ تھی جتنی اُنکے سب دوستون

اور احباب کو بھی - ایسی صورت مین یعنی جب اُن دوست احباب نے اُن امور کا مشاہدہ
کیا جنکے دیکھنے کا لارڈ مذکور کو موقع نہین ملا تھا تو یہ خیال کرنا چاہیے کہ حال مین یہ بات نہین [illegible]
نئی سہ ماہی اخبار مورخہ اکتوبر [illegible]ع مین ایک مضمون ابتدا مین دربارہ نشست
عاملون کے تھا لیکن اصل مین یہ ثابت ہوا کہ چند شخصون نے ایسی کلین تیار کی تھین کہ انکے
ذریعہ سے وہ لوگ اُن کیفیات کی نقل اُتارتے تھے جو شعبدہ عاملان مین پیدا ہوتی تھین
اور ایسا ہی ہوا کہ اکثر لوگ جو جلد بہ سبب مشکوک مزاج تھے وہ دھوکا کھا گئے - ایسا
مضمون ابتدا مین خلاف عمل حاضرات کے معلوم ہوا لیکن اصل مین وہ موید عمل
حاضرات تھا اسواسطے کہ اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے امور اصل مین ضرور ہوتے ہین
اور یہ صورتہ انکی نقل تھی - ایسی صورت مین اوپر اور نیچے اور پہلو کے کمرون مین کلین
لگائی گئی تھین اور لوگ کلین چلانے پر بھی مقرر کیے گئے تھے یہ کلین ہزار روپیہ سے
کم مین نہین تیار ہو سکتین اور اُنسے صرف چند ہی شعبدے ہو سکتے ہین یعنی ایسے شعبدے
بجبر و زبردہ اُن عاملونکے مکان مین ہوا کرتے ہین جنکے یہان صرف ایک ہی کمرہ ہے مضمون
مذکور مین ایسے امور بھی ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ غلط ہے اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جو
طرح طرح کے عجائبات خاص خاص لوگون کے مکانات مین مثل مکانات عاملونکے
ہوتے ہین وہ بذریعہ کل کے نہین پیدا کیے جاتے -

سب سے اخیر حملہ دربارہ روحانیات اُس مضمون مین ہے جو اخبار کوارٹرلی ریویو مورخہ ماہ
اکتوبر [illegible]ع مین نکلا تھا - یہ مضمون کسی بڑے عالم نے لکھا تھا اور اُسکا کسیقدر اثر
لوگون کے دلون پر بھی ہوا تھا اس مضمون مین بعد تذکرہ ہم رساعی کچھ حال اُن میزونکا
بھی تھا جو خود بخود ہلکے جواب دیتی ہین اور زمین سے بلند ہو جاتی ہین لیکن یہ امور
ایسے ہین کہ اُنکے بارے مین عاملونکو دیگر اشخاص کی ضرورت نہین ہوتی علاوہ اسکے مضمون
مذکور مین یہ تحریر تھا کہ اس قسم کی ارواح سے ہمکلامی کا باعث خود عامل ہی ہوتے ہین

اور کوئی دوسری شے عامل سے علیحدہ ایسا سبب نہین ہوتی - میز کا بلند ہوجانا یا اُسکا
جواب لکھ دینا خود عامل کے اعصاب کی حرکت سے ہوجاتا ہے -
بعد ازان بہت طوالت کے ساتھ اُن نشستون کا ذکر ہے جسمین مسٹر لارڈ ابیرلی کے
دیگر عامل کامیاب نہین ہوئے تھے مضمون مزبور مین وہ حالات بھی درج ہین جو ایک
پادری نے مشاہدہ کیے تھے اِس پادری کا یہ عقیدہ تھا کہ امور متعلقہ عمل حاضرات کا اصدار
شیاطین سے ہوتا ہے - غرضکہ نفس مطلب اور نتیجہ مضمون مذکور کا یہ ہے کہ کل امور عجیبہ وغریبہ
توہمات اور حرکات اعصاب سے پیدا ہوتے ہین - اکثر امور ایسے بھی درج تھے کہ جنسے لوگونکا
بالکل عقیدہ جاتا رہے اور مشاہدین کو لوگ دروغ گو تصوّر کرین - باانیہمہ مضمون
مذکورۂ بالا مین یہ نہین لکھا ہے کہ وہ شہادت جسکی وجہ سے نتیجہ مذکور پیدا ہوا کسقدر قابل
اعتبار تھی اکثر علامہ اور کروک صاحب کے تجربون کا حال مذکور تھا لیکن اُسکے ساتھ
یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ یہ لوگ چھوٹے چھوٹے علوم جبر ثقیل سے بھی واقف نہین اور اُنسے اکثر
امور کا حفظ بھی نہ ہوسکا - اکثر وزنی اشیا جنکو بلا لمس حرکت ہوئی تھی اُنکا مطلق نہین
ذکر تھا اور اگر تھا بھی تو اسقدر کہ وارلی صاحب نے دن کو ایک میز دو فٹ ہٹ
جاتے دیکھی حالانکہ اسپر کسی کا ہاتھ نہین رکھا تھا - اور ان کم لیاقت کے لوگون کو
خود اُنکے خیال نے فریب دیا -
مضمون مذکور کے لکھنے والے کو اِس امر کا خیال نہین رہا کہ ہر سوال کا جواب اُس
وقت تک پورا نہین ہوتا جبتک وہ امور مندرجہ بحث پر حاوی نہو وہ واقعات
عمل حاضرات جو بکثرت ہوتے ہین اُنمین سے اکثر ایسے ہین جو بہت ضعیف ہین اور اکثر
ایسے ہین جنکو بطور شہادت نہین پیش کرسکتے - اُن لوگون سے اِس مقام پر بحث
نہین ہے جو ایسے امور کو آیت و حدیث سمجھتے ہین ایسے واقعات کثیر مین سے وہ امور
منتخب کر لینا جنکی تردید ہوسکے بہت سہل ہے - لیکن اس سے کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے

اُن امور سے لوگون کو عمل حاضرات پر اعتبار نہین ہی۔ بلکہ اُن امور سے ہی کہ جنکا انجام مذکور تذکرہ نہین کرتے۔

ٹنڈل صاحب نے بھی ایسے امور کا اپنی تحقیقات کامل مین حال لکھا ہی۔ ہمکو اُس نشست کا حال بھی معلوم ہی جسمین کہ عامل کامیاب نہین ہوا تھا اور جسمین علامۂ مذکور نے بھی مثل لارڈ ایمبرلی کے دھوکا دینا چاہا تھا مضمون مذکور ۱۸۷۶ء مین لکھا گیا تھا ہمکو جاننا چاہیے کہ ٹنڈل صاحب نے عمل حاضرات کا اچھی طرح سے مشاہدہ نہین کیا اور اُن واقعات سے واقف نہ تھے جنکا اورون نے مشاہدہ کیا ورنہ صاحب مذکور اپنے شعبدے کا ہرگز ذکر نہ کرتے اس مضمون کا جواب ایک شخص مسمی فریڈرالگز نیڈر نے اپنے مضمون روحانیات مین دیا ہی یہ جواب پڑھنے کے قابل ہو جو سے ہی کہ اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر کوئی شخص ذہین ہو اور اُسکے مزاج مین تعصب نہو تو وہ ایسے امور کو کسطرح پر خیال کرتا ٹنڈل صاحب کی تحقیقات بالکل غلط ہی۔

پالمال گزٹ مورخہ ۱۸۷۶ء کے دلائل اور خطوط خانگی سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ علما و ارباب مباحثۂ عمل حاضرات ابتدا ہی مین چند شرایط فرض کر لیا کرتے ہین۔ اگر وہ شرائط پورے ہون تو اُن امور کو شعبدہ تصور کرتے ہین لیکن اُنکو بخوبی معلوم ہی کہ اور علمی تحقیقات مین اکثر شرائط مناسب موقع خود بخود پیدا ہو جاتے ہین نہ یہ کہ محقق خود فکر کرکے شرطین پیدا کرے اور اگر ایسا ہو تو کوئی آزمایش علمی کبھی صحیح نہو۔ غرضکہ یہ شرائط بعد آزمایش کے حاصل ہوتے ہین اور ہر علم کے شروط جدا گانہ ہوتے ہین ان شرائط کی اُن امور مین بہت زیادہ ضرورت ہی جنکو ایسی قوتون سے تعلق ہی جو محسوس نہین ہو سکتین اور جنسے عالم واقف نہین امور متعلقۂ عمل حاضرات کے بارے مین ویسا ہی کرنا چاہیے جیسا کہ امور طبیعی کے ساتھ کیا جاتا ہی۔ اگر کوئی شخص ایک امر کی نسبت قبل سے اپنی رائے قرار دے اور یہ امر بیان کرے کہ امور ویسے ہی ہین جو امور وہ سابق مین دریافت کر چکا ہے تو گویا

یہ فرض کرلینا ہے کہ دونوں قسم کے امور ایک قوانین کے تابع ہین۔

زمانۂ جدید کے علما کی رائے دربارۂ عمل حاضرات خلاصۂ مذکورسے ظاہر ہے اصل مین انھون نے امور متعلقۂ عمل حاضرات خود بہت کم مشاہدہ کیے ہین اور اُنکا خیال یہ ہے کہ اور بھی اُنسے زیادہ نہین دیکھے۔ اُنھون نے ایسے اشخاص کو دیکھا کہ وہ آسانی سے فریب مین آگئے اور اُس سے یہ نتیجہ نکالا کہ لوگون کا عمل حاضرات پر اعتقاد صرف اُنکے توہمات کے ذریعہ سے ہوجاتا ہے ورنہ اُسکی اصلیت کچھ بھی نہین ہے اُن علما کی رائے اِس بارے مین اسقدر مستقل ہوگئی ہے کہ کوئی امر گو وہ کیسا ہی عجیب و غریب ہو اُسپر اعتبار نہین کرتے کسی شخص کی شہادت کو صحیح نہین تصور کرتے۔ اور خیال کرتے ہین کہ وہ سب لوگ غلطی مین پڑے ہوئے ہین ایسی طبیعت کے اشخاص پر واقعات مفردہ کی نسبت کیسی ہی شہادت کیون نہو اثر نہین کرتی۔ وہ لوگ مثل ڈاکٹر کارپنٹر کے یہ کہتے ہین کہ انسان ایسے امور کو خیال نہین کرسکتا۔ لیکن میری رائے مین ایسے خیال کے رفع کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اِس بارے مین کچھ تواریخی حالات بیان کیے جاوین اور بعد اُسکے دیکھا یا جاوے کہ بڑی بڑی تحقیقات کی گئی اور اُس سبکا ایک ہی نتیجہ نکلا۔ ہر ایک قسم کی شہادت کے لیے ایک ایک خلاصہ کافی ہے۔

حالات تاریخی

زمانۂ جدید کا عمل حاضرات ۱۸۴۸ع سے شروع ہوا۔ اس زمانہ مین اُن روحون سے بذریعۂ آواز میز وغیرہ کے ہمکلامی قابل فہم کی گئی جنھون نے خاندان ماسپن اور دیانلی کو تیرھوین اور اٹھارہوین صدی مین حیران کر رکھا تھا۔ جس مین ایک ۹ برس کی لڑکی نے ارواح مذکور سے ہمکلامی شروع کی اور وہی سب سے زیادہ عاملہ ہوئی۔ اس سانحہ اول کا موضع ہیڈزول نیویارک کے کل باشندون نے امتحان کیا تھا۔ اگرچہ وہ سب لوگ بڑے مشکوک مزاج تھے لیکن اُن آوازون کا سبب نہین دریافت کرسکے جو لڑکون کے

چلے جانے کے بعد بڑے عرصہ تک آیا کرتی تھین - اکثر لوگ یہ کہا کرتے ہین کہ یہ خلاف عقل
بات ہی کہ جس آواز کا سبب ہم نہ دریافت کر سکین اُسکا صدور ارواح سے منسوب کرنا
یہ سچ ہی - لیکن کب جب وہ اصل مین آواز ہی ہو - نہ کہ اُس حالت مین جب اشارات
منجانب روح ہون یا نام بذریعہ حروف تہجی بتلائے جاوین یا وہ حالات معلوم ہو جاوین جو
حاضرین جلسہ مین سے کسیکو نہ معلوم ہون - اس مقام پر یعنی جہان اطفال مذکور رہتے تھے
۴۲ برس کا زمانہ گذرا کہ ایک مقتول دفن کیا گیا تھا اور اُسنے اپنے دفن ہونے کا مقام
ایسا صحیح بتا دیا تھا کہ جب ۱۰ پاے فٹ زمین کھودی گئی تو اسمین سے ایک ہڈی نکالا اُسکا
بعد ازان اُسنے اپنا نام بتایا جب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ شخص وہان پر
آیا تھا لیکن اُسکے آنے کے پانچ برس قبل وہ مفقود الخبر ہو گیا تھا بعد ازان بذریعہ اشارات
معلوم ہوا کہ وہ اشارات وہی روح کرتی تھی اور چونکہ جملہ اشخاص نے اچھی طرح تحقیقات کی
اور دریافت کیا کہ کوئی اور شخص وہ اشارات نہین کرتا ہی تو اُن لوگون کو یقین ہوا کہ
اُس مقتول آدمی کی روح ضرور ہی اشارہ کرتی ہے - اسمین شک نہین کہ بعض آدمیونکو
امور مذکور کا یقین کامل ہو گیا اور بعض نے اُسکو محض غلط سمجھا -
بعد اسکے فاکس صاحب کی لڑکیون نے عمل کرنا شروع کیا لیکن لوگون نے یہ خیال
کیا کہ یہ دھوکا دیتی ہین - یہ لوگ شہر رچسٹر کو اُٹھکر چلے گئے جب لوگونکو اُن لڑکیونکے
افعال کا یقین نہ آیا تو وہ لڑکیان روبرو ایک کمیٹی کے اس غرض سے پیش کی گئین
کہ اُنکا امتحان لیا جاے تین کمیٹیان متواتر مجتمع ہوئین اور آخر مین وہ لوگ جمع ہوئے
جنھون نے یہ کہا تھا کہ اول دو کمیٹیونکے لوگ بیوقوف تھے لیکن بعد تحقیقات کیا لکہ
تینون کمیٹیون نے یہ بیان کیا کہ ان امور عجیبہ کی وجہ نہین معلوم ہوتی - آواز دیوارون
اور فرش پر سے آتی تھی حالانکہ عاملونکو عورتون سے تلاشی لیکر تکیون پر ننگے پیرون
کھڑا کر دیا تھا - اخیر کمیٹی نے یہ رپورٹ کی تھی کہ ہم لوگون نے آوازین سُنین - لیکن اُسکا

سبب نہ دریافت ہوا۔ ہمکو ثابت ہوگیا کہ یہ کوئی شعبدہ نہ تھا۔ اور ہمارے سوالات کے جوابات صحیح ملے۔ اکثر ہم لوگ سوالات دل مین خیال کرتے تھے اور اُنکا اورونپر اظہار نہین کرتے تھے۔ جب ہم یہ خیال کرتے ہین کہ عامل دو لڑکیان بارہ برس سے کم عمر کی تھین اور اُنکے ممتحن امریکا کے اول درجہ کے لوگ تھے۔ اور مجمع عام ہوجانے کے واسطے اونھون نے تہیّہ کرلیا تھا اگر شعبدہ ہوگا تو ہم لوگ دریافت کرلین گے ظاہر ہی کہ اُس زمانہ مین بھی لوگون کا ایسے امور کے شعبدہ ہونے کی نسبت خیال نہین رہا تھا۔

جو لوگ فاکس صاحب کی لڑکیونکی نشست مین شریک ہوا کرتے تھے تھوڑے عرصہ مین اُن لوگون کو بھی عجیب قسم کی باتین پیدا ہوئین اور بڑے بڑے دشمنون کا مقابلہ کرنا پڑا لیکن ہمیشہ عام لوگ او علما بھی عمل حاضرات کے معتقد ہوتے چلے گئے۔ ۱۸۵۱ء عیسوی مین۔ صاحبان جج مقننین۔ ڈاکٹر۔ وکلا۔ تجار۔ مولوی۔ اور مصنفین نے ایک جلسہ عمل حاضرات کی تحقیقات کرنے کے واسطے منعقد کیا۔ منجملہ اشخاص مذکور کے جج اڈمنڈز بھی تھے اور جس قسم کی شہادت سے وہ عمل حاضرات مائل ہوئے اسکا تذکرہ آیندہ لکھا جائے گا ۱۸۵۴ء عیسوی مین ایک دوسرا جلسہ شہر نیویارک مین قرار دیا گیا۔ اس مین چار جج اور دو طبیب بطور نائبان صدر نشین جلسہ کے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اس زمانہ تک معزز اشخاص کو عمل حاضرات کی طرف توجہ ہونے لگی اور وہ لوگ اُسمین شریک ہونے سے انکار نہین کرتے تھے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ہیپ صاحب علامۂ علم کیمیا و فلاحت نے بھی عمل حاضرات کی تحقیقات کی۔ صاحب مذکور نے بارہ ذہین اشخاص کا جلسہ قرار دیا اور یہ شرط کی کہ ہم لوگونکو فی ہفتہ ایک مرتبہ کے حساب سے بیس ہفتہ تک عاملون کے ساتھ نشست کرنا چاہیے پہلے اٹھارہ ہفتون مین ایسے امور کا مشاہدہ کیا گیا کہ اکثر

لوگون نے کہا کہ ایسی نشست مین شریک ہونا صرف وقت کا ضائع کرنا ہے لیکن اخیر نشست مین
ایسے امور عجیبہ و غریبہ کا ظہور ہوا کہ وہ لوگ چار برس تک عامل کی صحبت مین رہے اور آخر کار
انکو عمل حاضرات کے صحیح ہونے پر اعتقاد کلی ہو گیا۔

اب اِس عمل حاضرات کا اسقدر ممالک متحدہ مین گھر گھر چرچا ہو گیا تھا کہ بہت سے لوگون کو
تو بیوقوف قرار دیا اور اکثر کو شعبدہ باز۔ بہت لوگ کالجون اور گرجا گھرون سے نکال
دیے گئے تھے اور اکثر پاگل خانہ مین بند کر دیے گئے تھے لیکن وہ روز بروز بلکہ آن تا آن
اسکی ترقی ہی ہوتی چلی آئی۔ اصلیت یہ ہے کہ ان واقعات کی درجہ جو مشاہدہ کیے جاتے
تھے کبھی اچھی طرح نہ معلوم ہوئی۔ ایک مرتبہ دن کو ایک عامل ہوا مین خود بخود معلق
ہو گیا۔

ایک عامل نے ایک کل بنائی اور وہ اپنے ساتھ لیے پھرتا تھا اور اسکے ذریعہ سے فوراً
مکان بھر کو روشن کر دیا کرتا تھا ایک مرتبہ اندھیرے مین نشست ہوئی اور وہان
طرح طرح کے باجے خود بخود بج رہے تھے اُسنے وہان دفعتاً روشنی کر دی تو دیکھا
کہ طبل کی چوب خود بخود طبل کو بجا رہی ہے۔ جب روشنی ہو گئی تو اُسنے دو ایک مرتبہ
اُس طبل کو اور بجایا بعد اُسکے وہ چوب ہوا مین از خود معلق ہو گئی اور ایک میم کے
کاندھے پر آکر ٹھہر گئی۔ کنڈا کے شہر نیویارک کے ایک مکان مین روشنی مین ایک بنا پیانو
ایک گانے والے کے ساتھ بجا۔ ایک جاہل لڑکی کے بازو پر بڑے بڑے حروف بجواب
ایک سوال کے خود بخود لکھ گئے۔ اور یہ حروف کبھی کبھی اُسوقت لکھ جایا کرتے تھے
جب وہ گھر کے کام مین مصروف رہا کرتی تھی اور جب اُس لڑکی کی مالک پڑھ لیتی تھی
تو وہ حروف غائب ہو جایا کرتے تھے۔ بعض بعض عامل بند خطوط کا مضمون پڑھ لیا
کرتے تھے عام اس سے کہ وہ خطوط کسی زبان مین ہون۔ اکثر عاملون نے زبان
جرمن۔ یونانی۔ ایرانی۔ عربی۔ چینی۔ فرانسیسی۔ ولش۔ اور سیکسن کے خطوط

پڑھ لیے حالانکہ وہ اِن زبانون سے بالکل ناواقف تھے - اکثر عاملون نے اُن مرے ہوے لوگون کی تصویرین کھینچ دین جنکو اُنھون نے کبھی نہین دیکھا تھا - اکثر نے امراض دفع کردیے - لیکن سب سے زیادہ باعث افشاے عمل حاضرات وہ لوگ ہوے جنھون نے حالت بیہوشی مین بڑی فصاحت وبلاغت سے اصول عمل حاضرات بیان کیے اور اعتراضات کے جوابات دیے - امور عجیبہ کا دور تک شہرہ کرکے مشکوک مزاج لوگون کو تحقیق کرنے پر آمادہ کیا اور اُس تحقیقات کے ذریعہ سے اِن لوگون کو اپنا معتقد کیا اس ملک مین تین ایسے عامل آئے جو ہمارے عمدہ ترین فصحا سے کسی طرح کم نہ تھے اور طرہ یہ کہ وہ لوگ اصول علم منطق کی پابندی سے فوراً ہر اعتراض کا جواب دیتے تھے وہ لوگ اپنے حلم اور تہذیب کے واسطے مشہور تھے اور جب اُنپر کوئی اعتراض بڑی شد ومد کے ساتھ کرتا تھا تو اُنکو حفظ آداب کا بڑا خیال رہتا تھا -

ایسے ماجراے عجیب کی جانب بڑے بڑے لائق اشخاص مائل ہوگئے - کوئی علم یا ڈاکٹری یا قانون ان امور کے دریافت کرنے مین نہ کام آیا اور خاص کر اُسوقت جب اصول کے ساتھ اُنکی تحقیقات ہوئی - ممالک متحدہ مین وہ لوگ جو عمل حاضرات کو صحیح جانتے تھے اَتنی لاکھ اور ایک کروڑ دس لاکھ کے درمیان مین ہین - یہ تخمینہ جج اڈمنڈز صاحب کا ہے اور اُنسے ممالک متحدہ کے لوگون سے بکثرت خط وکتابت ہے - رن صاحب بھی جو ایسے امور مین بڑے تجربہ کار ہین اِس تخمینہ کو صحیح تصور کرتے ہین اڈیٹر کتاب سالانہ دربارۂ عمل حاضرات مورخہ ۱۸۶۰ع بھی صاحب مذکور کی تائید کرتے ہین -

اکثر وہ لوگ جنکو اچھی طرح سے واقفیت نہین ہے اس تخمینہ کو غلط تصور کرتے ہین اور یہ خاص کر وہ لوگ ہین جو امریکا مین تھوڑے عرصہ کے واسطے گئے ہین اور تحقیقات سرسری کرتے ہین - لیکن اسکا خیال رکھنا چاہیے کہ جو لوگ عمل حاضرات کے قائل ہین

انکا ایک علحدہ مجمع خاص ہوگیا ہے اور اکثر جو لوگ قائل ہین وہ ظاہرا کسی گرجے مین جاتے
ہین اور [illegible] وجہ سے تحقیقات کرنے والے کو بڑا دھوکا ہوتا ہے۔
۱۸۸۸ع مین امریکا مین بیس جماعتین سرکاری اور ۵۰ جماعتین معتقدین عمل حاضرات
کی اور ۲۰۰ لکچرار اور اسیقدر عامل بھی تھے۔
دنیا کے اور ملکون مین لوگون کو اس قدر رجحان عمل حاضرات کی نسبت نہین ہے
بڑے بڑے مشہور عامل امریکا کے ہین جنھون نے صرف قائل ہی نہین کیا بلکہ صدہا
اشخاص نے انکے جانے کے بعد بہت سی جماعتین مقرر کین اور عمل کیا۔ یورپ مین
کوئی ایسا شہر یا قصبہ نہین ہے جہان سیکڑون اور ہزارون عامل نہون پیرس مین
پچاس ہزار اور لائنس مین دس ہزار عامل ہین اور یہان کے عاملون کا تخمینہ اس
امر سے ہوسکتا ہے کہ تقریباً چار اخبارات عمل حاضرات طبع ہوتے ہین اور انمین سے
ایک کی پانچ ہزار کاپیان فی ہفتہ طبع ہوتے ہین۔

استنباط

قبل اسکے کہ وہ شہادت بیان کیجائے جسکی وجہ سے بڑے بڑے عامل اور حکما
عمل حاضرات کے قائل ہوگئے۔ ہمکو خلاصہ طور پر یہ خیال کرنا چاہیے کہ دنیا بھر مین
ہر درجہ اور ہر پیشہ کے ہزارہا اشخاص صاحب تجربہ ایسے ہین کہ وہ ان امور کی
اصلیت کے قائل ہین اور عجیب بات یہ ہے کہ اول مین یہ لوگ عمل حاضرات کی قائل
نہ تھے بلکہ انکو شعبدے تصور کرتے تھے۔ کسی امر مین ایسا نہین ہوا کہ انسان کو اول
مین اُسکی نسبت بالکل اعتبار نہ ہوا اور بعد اُسکے بالکل معتقد ہوگئے ہون اکثر لوگ یہ
بیان کرتے ہین کہ اکثر اشخاص کا ایک امر خاص کی نسبت معتقد ہوجانا کوئی ایسی بات
نہین ہے جس سے وہ امر خاص ثابت ہوجاے۔ یہ اعتراض اگر مذاہب پر

بھی لازم آتا ہے کہ کروڑ یا دس کروڑ آدمیون کا ایک مذہب پر ہو جانا کوئی امر ایسا نہین ہے
جس سے یہ ثابت ہو جاوے کہ وہ مذہب صحیح ہے علاوہ اسکے اعتراض مذکور اکثر
علوم طبیعی مروج زمانہ جدید پر بھی لازم آتا ہے مثلاً آج کل کے علما کا یہ قیاس ہے کہ
زمین مین ایک قسم کی کشش ہے اور اسکی وجہ سے ہر ایک شے مین ثقل ہو جاتا ہے یا یہ کہ
روشنی ایک شے بلا ثقل ہے اور وہ مثل موجون کے چلتی ہے غرضکہ ہزارہا عالم ایسے ہین
جنھون نے اُن وقعات کی آزمایش نہین کی جنپر قیاسات مذکور بنی ہین لیکن عمل حاضرات
کی نسبت ایسا نہین ہے اکثر لوگ اسپر اسطرح اعتبار نہین کرتے جسطرح وہ لوگ ان امور پر
اعتبار کرتے ہین جو کتب مین پڑھتے ہین لہذا وہ ہزارہا اور لکھوکھا اشخاص جنکو اب عمل
حاضرات پر اعتقاد ہے وہ لوگ ہین جو اول مین اعتبار نہ کرتے تھے لیکن آزمایش تحقیقات
اور مشاہدے سے اُنکو یقین کامل ہو گیا یہی وجہ ہے کہ کوئی معتقد عمل حاضرات کو قائل نہین
کر سکتا اور نہ قائل کرنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ جو لوگ امور متعلقہ عمل حاضرات کی تشریح
یا وجہ بیان کرنا چاہتے ہین وہ ان دقتونکو حل نہین کر سکتے جو شروع مین واقع ہوتی ہین
اور چونکہ وہ دقتین نہین حل کرتے لہذا اُنکو وہ ذریعہ اُن علوم کے دریافت کرنیکا نہین
حاصل ہوتا جسکے حاصل کرنے اور معلوم ہو جانے سے آدمی معتقد ہو جاتا ہے مثلاً میز کی حرکت
یا اُلٹ جانا یا خود بخود آواز پیدا ہو جانا کوئی امر ایسا نہین تھا جس سے خلاف رائے کے
لوگ معتقد ہو جاوین بلکہ لوگونکو اعتقاد ایسے امور کے مشاہدہ کرنیسے ہوتا ہے جیسے مثلاً
دن کو دیکھین کہ بلا مدد کسیکے کوئی شے اُس طرح حرکت کرتی ہے جسطرح پر کوئی شخص اسکو
حرکت دیتا ہے اور یہ مشاہدات صرف ایک ہی طور یا ایک ہی جگہ پر نہین بلکہ مختلف
مقامات مین مختلف طور پر دیکھے اور مشاہدہ ایسے حالت مین ہو کہ ان امور عمل
حاضرات پر ویسا ہی اعتقاد ہو جیسا ہمکو یہ یقین ہے کہ لوہے کو مقناطیس اپنی طرف جذب
کرتا ہے اگر کوئی شخص یہ بیان کرے کہ مکرر سہ کرر حرکت میز سے بذریعہ پنسل یا قلم کے

خودبخود حروف لکھ جایا کرتے ہین تو اُس شخص کو یہ یقین نہ رہیگا جو خود اپنی آنکھ سے دیکھ چکا ہو کہ بالمس نپسل یا قلم نے جواب لکھ دیا۔ مثلاً مسٹر انڈرولٹن ساکن لورپول کے روبرو جملہ مصرعہ ذیل خودبخود تحریر گیا۔ کیا اس دنیا کا جہان سوا لڑائی جھگڑے کے اور کچھ نہین یہ نتیجہ ہوگا کہ خاک مین ملجاے۔ لندن کے بعض اشخاص نے مسٹر ہوم صاحب کے مکان پر اکثر دیکھا ہوگا کہ ایک ہاتھ ہوا مین سے نکلا اور قلم اُٹھا کے لکھنے لگا غرض یہان یہ ہو کہ بہت کم لوگ ایسے ہونگے جو اول مین عمل حاضرات کے قائل ہون اور بعدہ منحرف ہوے ہون۔ بعد تحقیقات کامل کے مجکو دریافت ہوا کہ کوئی شخص ایسا نہین ہو جو امور متعلقہ روحانیات سے بخوبی واقف ہوا ور بعد ازان اُسسے منحرف ہو گیا ہو۔ اگر لوگونکا خیال نسبت دریافت کرلینے امور متعلقہ عمل حاضرات کے صحیح ہوتا تو ایسا ہرگز نہ ہوتا کسواسطے کہ بہت سے ایسے اشخاص ہین جنکو وقعات کے صحیح ہونے مین کوئی شک نہین ہو لیکن وہ اسپر اعتبار نہین کرتے کہ انکا صدار بذریعہ مخلوق روحانی کے ہوتا ہو یہ لوگ عجیب مزاج رکھتے ہین اور وہ ہمیشہ اس امر کی تلاش مین رہتے ہین کہ کوئی شخص سبب اُن امور کا بتلائے لیکن جب وہ سبب سنتے ہین تو اُنکو اعتبار نہین آتا مثلاً ڈاکٹر لاک ہارٹ رابرٹس صاحب کوئی ایسے شخص نہ تھے کہ وہ دھوکے مین اجاتے کسواسطے کہ وہ عرصہ تک اخبار علوم ذہنی کے بہت بڑے اڈیٹر رہے اور وہ خود بھی امراض ذہنی کے بہت بڑے معالج تھے چودہ برس کا زمانہ گذرا کہ اونھین کے مکان مین اُنکے روبرو یہ سانحہ ظہور مین آیا کہ وہ اگرچہ عامل کے ہاتھ پکڑے ہوتے تھے لیکن ایک بہت بڑی میز خودبخود ٹوٹ کر پرزے پرزے ہوگئی۔ بعد ازان انھون نے چاہا کہ اُس میز کا ایک پایا خود توڑین مگر ہرگز نہ ٹوٹ سکا اگرچہ اونھون نے نہایت زور کیا۔ ایک مرتبہ بہت سے لوگ اُنکے گھر مین ایک میز کے گرد بیٹھے تھے کہ میز خودبخود اُلٹ گئی بعد ازان صاحب مذکور مرحوم صاحب کی صحبت مین جانے لگے اور اونھون نے

دیکھا کہ باجا خود بخود بجنے لگا اور ایک ہاتھ شل پرچھائین کے آیا اور اُسنے پنسل اُٹھا لیا اور لکھا۔ بعد اُن مشاہدات کے ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہین کہ مجکو امور متعلقہ عمل حاضرات پر ویسا ہی اعتبار ہے جس طرح مجکو سیب کی زمین پر گر پڑنے کا یقین کامل ہے۔ اِس کل سانحہ کا حال صاحب مذکور نے رپورٹ جماعت مناظرین دربارہ روحانیات مین لکھا ہے اسکی تصدیق ایک اور صاحب نے بھی کی ہے جو موجود الوقت تھے۔ صفحہ ۲۴۷۔ رپورٹ مذکور ملاحظہ ہو۔ ایک جماعت عاملان کے روبرو صاحب مذکور نے ۱۸۷۱ء مین امور مذکور کا اعادہ کیا لیکن بیان کیا کہ اُنکا صدار بذریعۂ مخلوق روحانی کے نہین ہوا۔ غرضکہ ایسے آدمی کے دلپر وہ مضامین ہرگز اثر نہ پیدا کرینگے جو اخبار کو اٹرلی ریویو مین مندرج ہین۔ غرض اسمین شک نہین کہ اکثر ایسے امور ہوا کرتے ہین جنکے مقابلہ مین اُن امور عجیبہ کی کوئی اصلیت نہین جنکا ڈاکٹر رابرٹسن صاحب نے مشاہدہ کیا تھا۔ اُنکی نسبت وہ دلائل مطلق نہین عائد ہو سکتے جو ان لوگونکو قائل کر دیتے ہین جو امور متعلقہ روحانیات سے مطلق واقف نہین اور اگر واقف بھی ہین تو بہت کم۔

شہادت صریحی

مشاہدۂ روحانیات کے بارے مین نہایت کثرت سے واقعات ہین لیکن یہان پر چند امثلہ کا بیان کر دینا کافی ہوگا۔ اور انسے معلوم ہوگا کہ ہر ایک اعتراض کا جواب مل جاتا ہے لہذا ہمکو چاہیے کہ اولاً دو یا تین مشہور علما کے حالات بیان کرین۔ اور ثانیاً اُن اشخاص کے تجربہ اور تحقیقات قلمبند کرین جو ابتدا مین عمل حاضرات کے قائل نہ تھے لیکن زمانہ مابعد مین مقر ہو گئے۔ مِس کیٹ فاکس یہ لڑکی نو برس کی عمر سے عمل حاضرات کرنے لگی اور اُسمین یہ قوت ۲۶ برس تک رہی شروع مین ہزارہا اشخاص ورمتعددہ جماعتون نے اُسکا امتحان کیا اور فریب دریافت کرنا چاہا لیکن اگر فی الواقع فریب بھی تھا تو کوئی شخص

اُسکو دریافت نہ کر سکا - اور امریکا کے لوگ بھی جو ذہانت مین مشہور ہین اُس لڑکی سے
ہار گئے اصل مین اس لڑکی سے عمل حاضرات زمانہ جدید مین شروع ہوا [illegible]
مین سر رابرٹ پیرمن امریکا گئے اور اونھون نے رابرٹ ڈیل اوین کو صلاح دی کہ عاملونکو
ترازو کے ذریعہ سے آزمانا چاہیے غرضکہ بلا اطلاع وہ دونون صاحب گئے اور ترازو
کے ایک جانب کھانا کھانے کی میز جو وزن مین ۱۲۱ پونڈ کی تھی لٹکائی اسوقت ہوا کی [illegible]
خوب تیز تھی صاحبان مذکورنے مس فاکس اور اُسکی ہمشیرہ کے پیرون پر اپنے پانون
رکھدیے اور اُنکے ہاتھ بند کردیے اور کہا کہ اب میز ہلکی یا وزنی ہوجاے یعنی اُسکا پلہ جھک
جاے یا بلند ہوجاے تو جانین - چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک مرتبہ تو ترازو کا وہ پلہ جو میز کی
جانب تھا اسقدر بلند ہوا کہ وہ میز صرف ایک پونڈ وزن مین رہ گئی - اور دوسری مرتبہ
اسقدر زمین کی جانب جھک گیا کہ میز ۱۴۲ پونڈ کی وزنی ہوگئی - اس بات کا خیال رکھنا
چاہیے کہ فریڈی صاحب نے خود کہا تھا کہ اگر ایسا امر ظہور مین آئے جسکا ذکر ابھی کیا گیا
تو عمل حاضرات برحق ہے - اوین صاحب مس فاکس کی نشستون مین بارہا شریک ہوے
اور اونھون نے ہر امر مین ایسی ہوشیاری کی جیسی کہ چاہیے - اکثر وہ مس فاکس کے
ساتھ تنہا بیٹھے ہین - اور اکثر بے اطلاع دفعتاً دوسرے کمرے مین مس مذکور کو لیجایا
کرتے تھے مکان کے ہر ایک سامان کو اچھی طرح دیکھ لیا کرتے تھے اور دروازے بند کرکے اُپر
کاغذ کی چٹھی لگا مہر کردیتے تھے اور عامل کے دونون ہاتھ پکڑے رہا کرتے تھے
اس حالت مین بھی اکثر عجیب امور کا ظہور ہوا اور سب سے زیادہ تعجب انگیز یہ امر تھا
کہ عامل [illegible] ایک [illegible] صبح سعت اور نشان کا لایا تھا وہ روشن ہوگیا
اور اُسپر [illegible] حروف نمایان ہوگئے - بعد ازان وہ کاغذ میز کے برابر [illegible] ہوا اور
اُسمین [illegible] حروف لکھے ہوے تھے اور ایک اقرار نمایان تھا جسکو زمانہ مابعد مین
اُس اقرار کی تصدیق بھی ہوئی صفحہ ۲۹ کتاب [illegible] ملاحظہ ہو

مس فاکس صاحب کا عمل اسوقت زیادہ ظاہر ہوا تھا جب اُنکی نشست مسٹر لورمور کے ساتھ ہوئی تھی یہ شخص شہر نیویارک کا ایک بڑا مشہور مہاجن تھا اور قبل شروع ہونے نشستونکے اُسکو عمل حاضرات پر مطلق اعتبار نہ تھا شخص مذکور تین سو سے زیادہ نشستونمین پانچ برس تک شریک رہا۔ یہ نشستین چار مختلف مکانات مین ہوا کین اور اسکے امتحان مین نہایت سختی کی گئی۔ اصل مین وہ ماجرا یہ تھا کہ لورمور صاحب کی زوجہ جو مر گئی تھی بصورت اصلی ہیئت انسانیت مین دکھائی دی کبھی اُسکے ہمراہ ڈاکٹر مرانکلی صاحب کی روح بھی ہوتی تھی۔ لیکن لورمور صاحب کی زوجہ کی صورت زیادہ صاف معلوم ہوتی تھی۔ اُسنے اکثر کمرے کی اشیا کو حرکت دی اور لوگونکو بذریعہ تحریر پیغام بھی دیے۔ کبھی روشن دھوین کے بقون مین سے لوٹ پوٹ کر یہ تصویر بن جایا کرتی تھی اور کبھی دفعتاً لوگونکی نگاہ سے غائب ہوجایا کرتی تھی اُسنے اپنا کپڑا کاٹنے کی اجازت دی جب وہ کپڑا کاٹا گیا تو نہایت سخت تھا اور جب اُسکا ٹکڑا کاٹ کر علیحدہ کیا گیا تو تھوڑے عرصہ مین گھل کر غائب ہو گیا۔ پھول بھی جو اُسنے دیے گھل گئے۔ یہ امر اُسوقت خوب اچھی طرح سے ہوتے تھے جب لورمور اور مس فاکس تنہا ہوا کرتے تھے لیکن وہ گواہ ہمیشہ سوا اسکے بلائے جایا کرتے تھے کہ وہ لورمور صاحب کے شہادت کی تصدیق کرین۔ انہین سے ایک مسٹر لورمور کا حکیم اور دوسرا اُسکا بہنوئی تھا اُسکے بہنوئی کو سابق عمل حاضرات پر مطلق اعتبار نہ تھا ان عجیب نشستونکا مختصر احوال اخبار ذہنیات مورخہ ۱۸۶۱ء و ۱۸۶۲ء مین چھپا تھا۔ نہین سے مشہور اور حیرت انگیز امور کتاب ڈیلنسن لینڈ مین طبع ہوے تھے۔ اس کتاب سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہی کہ کس کس قسم کے امور عمل حاضرات سے متعلق ہین اور کسطرح پر اُنکی آزمایش کی گئی۔ تھوڑا عرصہ گذرا کہ مس فاکس انگلستان کو آئی تھین اور اُنکی ایک شخص لائق نے آزمایش کی لیکن من وعن ویسا ہی پایا جیسا کہ اُسنے سنا تھا۔ اب مس فاکس کی شادی ایک انگریز بیرسٹر کے ساتھ ہوگئی ہے اور وہ بات جو اُنکو حاصل ہی وہ اُنکے نیچے مین بھی ہے اور اکثر جب وہ چلی جاتا کرتی ہین

تو اُسکا ظہور ہوتا ہو اور بچے کی دادی خوف زدہ ہوجایا کرتی ہے - غرضکہ یہ عمل حاضرات چھبیس برس سے جاری ہے اور طرح طرح کے امور عجیبہ نگاہ سے گذرے اور اُنکی آزمایش اُسوقت سے شروع ہوئی جسوقت سے لوگون کو اولاً اطلاع ہوئی کبھی کسی نے یہ نہین دریافت کیا کہ عامل نے فریب کیا یا فریب کرنے کی کوشش کی - اور کبھی کسی نے کوئی ایسی وجہ نہین کہی جس سے حال اُن امور کا معلوم ہوجاتا یا سوا اسکے جو عاملون نے خود بیان کی ہے -

شاید دُنیا بھر مین مسٹر ڈانیل ڈی ہوم سے زیادہ مشہور عامل ہو اور لوگ اُسکا امتحان بیس برس سے کر رہے ہین - انیس برس کا عرصہ گذرا کہ سر ڈیوڈ بیرسٹر اور لارڈ بریہم اُسکی بیٹھک مین شریک ہوے - یہ دونون صاحب بڑے ذہین اور چالاک اور منکر عملیات حاضرات تھے - کتاب موسومہ بہ حالات خانگی صاحب ڈیوڈ بیرو سٹر مین اس نشست کا حال صاحب مذکور نے خود یون تحریر کیا ہو کہ جب کسی شخص کا میز پر ہاتھ نہ تھا تو وہ زمین سے بلند ہوئی اور ایک گھنٹہ کو کسی نے خود بخود اُٹھا کے زمین پر رکھدیا اور وہ بجنے لگا حالانکہ اُسمین کسی نے ہاتھ بھی نہین لگایا - بعد ازان کسی نے گھنٹہ کو اُٹھا کر دوسری جانب زمین پر رکھدیا - بعد اُسکے وہ گھنٹہ دفعتاً از خود میرے ہاتھ مین آگیا - اِسکے بعد وہ لارڈ بریہم کے مکان پر چلا گیا - علاوہ اِسکے صاحب مذکور یہ بیان کرتے ہین کہ ہم اِس امر کی کوئی وجہ نہین دریافت کر سکتے اور نہ خیال کر سکتے ہین کہ یہ امور بذریعہ کسی کل کے ہوتے ہین یا نہین - چھ مہینے بعد ایک اخبار موسومہ بہ مارننگ اڈورٹائزر مین مصنف کتاب موسومہ بہ خطوط دربارہ طلسم فی بیان مذکور کے خلاف یہ تحریر کیا ہو کہ مین نے امور متعلقہ عمل حاضرات کا مشاہدہ کیا اور سب امور بذریعہ ہاتھ یا پاؤن کے ہو سکتے ہین - اُس زمانہ سے آج تک اِس قسم کی سوانح ہزارہا ہوچکے ہین اور خاص کر کے اُن لوگون کے مکانون مین جہان ہوم صاحب اکثر جایا کرتے ہین ہر ایک شخص اس امر کا

شاہد ہے کہ ایسے عمل مین وقت امتحان ہر قسم کی آسانی کر دی جاتی ہے اور ہمنے خود بھی دیکھا کہ ہوم صاحب نے مجکو بلایا اور ایک باجا اٹھا کر کے اپنے ہاتھ مین لیے رہے اور وہ باجا نہایت عمدہ طور پر بجا کیا سب سے عمدہ عمل ہوم صاحب کا یہ ہے کہ وہ حالت بیہوشی مین دہکتی ہوئی آگ سے ایک سرخ انگارا اٹھا لیتے ہین اور اسکے پاس لیجا کر دکھاتے ہین کہ دیکھو یہ جلتا ہوا آگ کا انگارا ہے یا کوئی شعبدہ ہے اس امر کے جنکن صاحب۔ لارڈ اونیر مسز ڈگلس وہال۔ وغیرہ گواہ ہین۔ ایک تعجب کی بات یہ ہے کہ اس حالت بیہوشی مین ہوم صاحب اُن لوگون کو فوراً دریافت کر لیتے ہین جنکو یہ بات حاصل ہے کہ اگر آگ کو ہاتھ مین لے لین تو اُنکا ہاتھ نہ جلے۔ ایک مرتبہ ہال صاحب کے سر پر دہکتی ہوئی آگ کے انگارے مٹھی بھر کے رکھدیے اُسوقت لارڈ لنڈزی اور چار دیگر اشخاص موجود تھے۔ ہال صاحب کی میم صاحبہ نے ارل آف ڈن ریون کو حسب ذیل لکھا تھا وہ تحریر اخبار روحانیات مورخہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۱۷۸ مین طبع ہوئی تھی۔

جہان مین بیٹھی تھی اُسکے مقابلہ مین ہال صاحب بیٹھے تھے۔ مین نے دیکھا کہ ہوم صاحب ہال صاحب کی پشت پر آدھ منٹ تک کھڑے رہے اونھون نے جلتے ہوے انگارے اُنکی پشت پر رکھدیے۔ مین ہوم صاحب کی اس حرکت سے خائف نہین ہوئی اور اکثر مجھے اُسپر تعجب ہوا کرتا ہے کہ مجکو کیون خوف نہ معلوم ہوا مجکو یقین کامل تھا کہ ہال صاحب کو کوئی ضرر نہین پہونچیگا۔ کسی شخص نے ہال صاحب سے پوچھا کہ کیا یہ انگارے جلتے ہوے نہین معلوم ہوتے اونھون نے جواب دیکہ جلتے تو نہین مگر کسیقدر خوشگوار گرم معلوم ہوتے ہین۔ ہوم صاحب جلتی ہوئی چنگاری رکھ کے تھوڑی دور تک علحدہ ہٹ گئے تھے لیکن اپنی حالت معمولی مین پھر واپس آئے اور مسکرا کے ہال صاحب کے سفید بال جلتے ہوے کوئلون پر رکھے تو وہ بال مثل چاندی کے تارونکے آگ پر معلوم ہوتے تھے

بعدازان ہوم صاحب نے بالونکو اکٹھا کرکے اوپر اُٹھایا تو اُنکے اندر آگ سُرخ سُرخ چمکتی
ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ جب ہوم صاحب نے جلتی ہوئی چنگاری ہال صاحب کے سر پرسے
اُٹھائی تو بالون مین یا سر پر کوئی ضرر نہین پہونچا تھا۔ اُن انگارون کو اور لوگون نے
چھوا تو اُنکے ہاتھ جل گئے۔ لارڈ لنڈزی اور مس ڈگلس کے ہاتھون پر بھی انگارے
رکھے گئے تھے تو اونھون نے بیان کیا تھا کہ وہ انگارے ٹھنڈے معلوم ہوتے تھے۔
لیکن اگر اُنکو کوئی اور شخص چھوتا تو اُسکا ہاتھ جلتا۔ علاوہ اسکے اگر خود وہ شخص نزدیک جاتا
جو عامل کو پکڑے ہوے تھا تو وہ بھی جل جاتا۔ لوگ یہ بھی بیان کرتے ہین کہ ہمارے
سامنے ہوم صاحب نے انگارے اپنے کپڑون مین رکھ لیے لیکن کپڑون مین داغ تک نہین لگا اور
اونھون نے اپنا سر آگ مین ڈال دیا لیکن بال سر کے ذرا بھی نہین جلے یہی قوت آگ مین
نہ جلنے کی غیر ذی روح اشیا کو بھی تھوڑے عرصہ کے واسطے دیجا سکتی ہو نسبت صاحب
ساکن گلاسکو اخبار ہیومن نیچر مورخہ ۱۸۶۸ء مین تحریر فرماتے ہین کہ میرے مکان مین
ہوم صاحب نے ماہ جنوری ۱۸۶۸ء مین ایک مرد اور عورت کے ہاتھ مین جلتے ہوے انگارے
رکھ دیے تھے اُنکو صرف کسیقدر حرارت محسوس ہوئی تھی بعدازان اونھون نے اُنہی انگارونکو
ایک اخبار پر رکھدیا تو اُسکی یہ تو نہین جلکر سوراخ ہو گیا۔ بعدازان ہوم صاحب نے ایک
تازہ جلتا ہوا کوئلا ہاتھ مین اُٹھا لیا اور کمرے بھر مین تین منٹ تک اسکو لیے پھرے بعدہٗ
کاغذ پر رکھا تو ذرا بھی دھبا نہ پڑا۔ لارڈ لنڈزی صاحب جو منجملہ اُن چند شاہزادون کے
ہین جو علوم طبیعات سے واقف ہین بیان کرتے ہین کہ آٹھ مرتبہ میرے ہاتھ پر ہوم صاحب نے
انگارے رکھے ہونگے لیکن مجھکو مضرت نہین پہونچی۔ ناریسن صاحب اخبار روحانیات
مورخہ ۱۵ مارچ مین تحریر کرتے ہین۔ مین نے دیکھا کہ ہوم صاحب نے اپنی ہتھیلی مین ایک
انگارا اتنا بڑا رکھ لیا کہ اُنکی ہتھیلی ڈھک گئی تھی اور چھ یا سات انچ ہاتھ بلند تھا جب
وہ کمرے مین پھرتے تھے تو دیوارون پر اُسکی ضو پڑتی تھی۔ اور جب وہ میرے پاس آتے تو

سب لوگون کو اپنے اپنے چہرون پر گرمی معلوم ہوئی - انگارے کو ہوم صاحب پانچ منٹ
تک ہاتھ مین لیے رہے - یہ امور صدہا مرتبہ سیکڑون آدمیون کے سامنے ہو چکے ہین -
اسمین کوئی شک نہین کرسکتا اور انکے قوانین علوم موجودات اور حرارت سے مطابق
نہین ہو سکتے -

تھوڑا زمانہ گذرا کہ سرجنٹ کاکس اور کروکس صاحب نے ہوم صاحب کی بڑی زور شور سے
آزمایش کی تھی - سرجنٹ کاکس صاحب نے اسی دن ایک سرود خریدا تھا اور وہ انکے
ہاتھ مین خود بخود بجنے لگا حالانکہ ہوم صاحب پیانو بجا رہے تھے - بعد ازان ہوم صاحب
نے سرود اپنے ہاتھ مین لیا اور اٹھا کر دیا اور پیانو دا ہنے ہاتھ سے بجایا کیے اوسکے
ہمراہ پاؤ گھنٹہ تک وہ سرود بھی بجا کیا - کتاب موسومہ بہ دراٹ ام اے کی جلد
دوم صفحہ ۳۰۰ ملاحظہ ہو -

اگر ایسے امور کی نسبت شعبدے کا احتمال نہ رہنے کے واسطے کوئی اور شہادت علاوہ
بیانات مذکور کے ضرور ہو تو اڈالفس ٹرالوپ صاحب فرماتے ہین کہ ماسکو صاحب
جو دنیا مین بہت بڑا بازیگر ہے اُسنے بیان کیا ان کہ یہ امور شعبدہ ہرگز نہین ہین -
ہوم صاحب سے ہر خاص و عام ملاقات کرسکتا تھا - اکثر وہ امرا اور رؤسا کے گھر دنین
بطور امتحان رہے ہین اسکے بڑے بڑے لائق اور منشی اور عالم دوست ہین اور وہ لوگ
ان لوگونسے فہم و ادراک مین کم نہین ہین جو امور متعلقہ عمل حاضرات سے بے دیکھے انکار
کرتے ہین بیس برس تک لوگون نے انکا امتحان کیا تاہم کسی نے یہ نہ دریافت کرپایا کہ وہ
بذریعہ کل یا تیزی دست کے شعبدہ کرتے ہین - اور وہ امور ایسے عجیب و غریب ہین کہ اگر بر فرض
تقدیر شعبدہ بھی کیے جاوین تو انکے لیے بڑی بڑی کلین چاہیے ہونگی اور ان کلون کے
چلانے کے لیے متعدد آدمیونکی ضرورت ہوگی - اور لوگونکا یہ تصور کرنا کہ یہ امور صرف
توہمات ہین محض خیال ہی خیال ہے اور بیان مذکور سہات پر دلالت کرتا ہے کہ توہمات اور محسوسات

مین کسی طرح تمیز نہین ہوسکتی۔

اخیر عاملہ جنکا مین بیان کرونگا وہ میم گپی صاحبہ ہین۔ انکا اصل نام مس نکل تھا۔ انکی نسبت مین کسیقدر بچشم دیدہ امور بھی کہہ سکتا ہون۔ مین مس نکل کو اُس زمانہ سے جانتا ہون جب وہ عمل حاضرات یا میز کے خود بخود آواز دینے سے بالکل واقف نہ تھین اور انکا سب سے اول حال اسوقت معلوم ہوا جب انکو ہم لوگون نے ایک نشست مین شریک ہونیکے واسطے اپنے مکان پر طلب کیا وہ اول ماہ نومبر ۱۸۶۶ع مین شریک جلسہ ہوئین اور یہ نشستین کئی مہینے تک رہین مین نے انمین عامل ہونے کی قوت یونًا فیونًا کئی مہینے تک بڑھتے جاتے دیکھی۔ پہلے مین نے دیکھا کہ کئی آدمیونکے ہاتھ مع مس نکل کے ایک میز پر رکھے تھے اور وہ خود بخود بلند ہوگئے۔ مین نے میز کے پایون مین ایک کچا دھاگا لپیٹ دیا اسلیے کہ اگر کوئی میز مذکور کو پایون کے ذریعہ سے بلند کرنا چاہے تو اُس دھاگے کے ٹوٹ جانے سے معلوم ہوجائیگا اور اس امر سے کسیکو آگاہ نہین کیا لیکن تاہم وہ میز زمین سے ایک فٹ بلند ہوگئی مین نے دوست و احباب کے دکھانیکے واسطے ایک کاغذ کا گردا بنایا اور اُس میز کو اُس گردہ مین رکھ دیا تاکہ پیر اندر تک نہ جاسکین۔ لیکن میز اُسپر بھی بلند ہوگئی۔ سب سے زیادہ تر قابل تعجب یہ امر ہوکہ اکثر مس نکل خود میز پر بیٹھ جاتا کرتی تھین اور اگرچہ یہ اکثر اندھیرے ہی مین ہوا کرتا تھا تاہم اُن حالات کے جاننے سے جو گذرا کرتے تھے معلوم ہوجائیگا کہ اُسمین کسی قسم کا فریب نہین تھا۔ ایک مرتبہ ہم لوگ ایک دوست کے مکان مین ایک گول میز کے گرد بیٹھے اوپر ایک جھاڑ لٹکتا تھا۔ ایک شخص نے جو میرا دوست تھا لیکن اور لوگ اُس سے ناواقف تھے مس نکل کے دونون ہاتھ پکڑ لیے۔ دوسرے شخص کے ہاتھ مین دیا سلائی کا بکس تھا کہ جسوقت ضرورت ہو فورًا روشن کردے۔ پہلے مس نکل کی کرسی ہٹ گئی اور مجبور ہو انکو کھڑا رہنا پڑا۔ ایک منٹ بعد ایک آواز ایسی آئی کہ گویا کسی نے میز پر شراب پینے کا گلاس رکھا بعد اُسکے کلپ دار کپڑون کیسی کھڑکھڑاہٹ ہوئی اور جھاڑ کے شیشے حرکت

کرنے لگے - معاً میرے دوست نے کہا کہ میرے ہاتھ سے مس نکل چھوٹ گیئن جب یاسلائی روشن کی گئی تو دیکھا کہ مس نکل میز کے اوپر کرسی پر بیٹھی ہین اور اُنکا سر جھاڑ سے لگا ہو میرے دوست نے مجھسے کہا کہ مس نکل میرے ہاتھ سے بہت آہستگی سے پھسل کر چھوٹ گیئن - چونکہ مس مذکور نہایت لحیم وسہیم تھین لہذا اُنکا میز پر چڑھ جانا اور کرسی لیجانا بالکل غیر ممکن معلوم ہوا اور اب بھی غیر ممکن معلوم ہوتا ہی -

دوسرا عجیب ماجرا یہ گذرا کہ کمرے مین نہایت عمدہ عمدہ باجے کی آواز آتی تھی حالانکہ کمرے بھر مین کوئی باجا نہ تھا -

ایک مرتبہ ایک زن جرمنی جو مس نکل سے بالکل ناواقف تھی جرمنی گیت گانے لگی اور اُسکے ساتھ ایک نہایت عمدہ باجا بھی بجنے لگا اُسنے کئی گیت گائے اور اُن سب کے ساتھ باجا بھی بجا - یہ امر اندھیرے مین ہوا تھا لیکن سب لوگون کے ہاتھ ایک دوسرے سے آپسمیں ملے ہوئے تھے -

اس عورت کا ایک عجیب تماشا یہ تھا کہ بند کمرے کے اندر پھول اور پھل منگوا دیا کرتی تھی - ابتدا مین جب اُسنے عمل حاضرات کرنا شروع کیا تو اُسنے میرے ہی مکان مین اول مرتبہ پھول اور پھل منگوا دیے جو لوگ اُسوقت موجود تھے میرے دوست تھے وہ زمانہ شباب موسم سرما کا تھا اور اُس روز مس مذکور کسیقدر وقت معینہ کے قبل آئی تھین اور ہوا کی روشنی کر کے بند کمرے مین چار گھنٹہ تک بیٹھی تھین کہ پھول و پھل اُنھون نے منگوا دیے اور وہ اسطرحپر ہوا کہ برابر ہی اُس کمرے کے ایک چھوٹا سا کمرا تھا اور اسمین ایک میز رکھی تھی جب ہم لوگ اسمین روشنی بجھانے گئے تو وہان میز پر کچھ نہ تھا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اُس میز پر گلاب - گل شبو - گل فرنگ - اور چینی گلاب - اور لالہ موجود تھا یہ پھول سب تازے معلوم ہوتے تھے گویا کہ فوراً ڈالی سے ٹوٹ کر آئے تھے یہانتک کہ اُنپر شبنم بھی پڑی ہوئی تھی - اور ایک پنکھڑی تک کسی پھول کی خراب نہین گئی تھی مین نے ان پھولون کو خشک کر کے رکھ چھوڑا تھا

اور جسقدر لوگ وہان تھے انسے ایک کاغذ پر دستخط کرا لیے کہ اُنمین سے کوئی شخص باہر سے اپنے ہمراہ پھول نہین لیتا آیا تھا۔ مجکو یقین کامل ہوگیا تھا اور اب بھی ہر کہ مسل نکل پھول اپنے ہمراہ لائی ہو یا اسقدر عرصہ تک بلا ٹوٹنے پھوٹنے پھولونکے اُسکے کپڑونمین چھپے رہے ہون اور اسقدر عرصہ تک اُنکے کپڑونمین شبنم اسطرح جمی رہی ہو جسطرح پر ایک گلاس مین برف ڈال دینے سے اُسکے باہر کی جانب شبنم کے مانند پانیکے قطرے جم جاتے ہین۔

اُس زمانہ سے آج تک مختلف مکانات اور جداگانہ حالات مین اسیطرح صدہا مرتبہ عمل حاضرات کیا گیا۔ بعض اوقات پھولونکے ڈھیر میز پر ہو گئے۔ اکثر جو پھل پھول مانگے وہ فوراً آ گئے۔ ایک مرتبہ میرے ایک دوست نے سورج مکھی کا پھول مانگا چنانچہ ایک درخت چھہ فٹ کا اسطرح پر کہ اُسکی جڑونمین مٹی تک لگی ہوئی تھی میز پر گر پڑا۔ ایکمرتبہ شہر فلارنس مین مسٹر ٹرالوپ اور انکی میم صاحبہ اور مس بلاگڈن اور کرنیل ہاروی نے گپی صاحب کی میم کا یون امتحان کیا کہ ٹرالوپ صاحب کی میم نے اُنکے کپڑے بالکل اپنے ہاتھ سے بدل ڈالے اور سب کپڑون کو دیکھ لیا کہ کہین پھول تو نہین چھپے ہین۔ گپی صاحب اور اُنکی میم صاحبہ اور اور لوگ اُنکو خوب مضبوط پکڑے رہے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد لوگ کہنے لگے کہ کہین سے پھولونکی خوشبو آتی ہے۔ جب دیا سلائی روشن کی گئی تو معلوم ہوا کہ گپی صاحب کی میم اور ٹرالوپ صاحب کے بازو پر گل داؤدیکے پھول لپٹے ہوے ہین جماعت مناظرین کی رپورٹ دربارۂ عمل حاضرات صفحہ ۲۷۲ و ۳۷۲۔

مختصر یہ ہر کہ امور مذکورکے ہونمین کسی قسم کا شک نہین۔ ہمارے علما کے انکی نسبت کیا قیاسات ہین۔ چونکہ سابق مین ذکر ہو چکا ہر کہ پھول جو منگائے گئے وہ اصلی تھے اگر فرض تو ہمات اُنکو نہین کہ سکتے اور جن حالات مین وہ سوانح گذرے ہین انکو فریب بھی نہین کہ سکتے۔ وہ لوگ جو مختلف اقسام عمل حاضرات سے نہین واقف ہین اگر انکی وجہ بیان کرنا چاہین تو بیجا ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہین کہ ایسے لوگ کل امور متعلقہ عمل حاضرات سے

واقف ہین لیکن عمداً وہ ایسی خفیف باتین بیان کرتے ہین جو قابل تمسخر ہین تو مین اسکو کبھی
یقین نہین کرونگا قبل اسکے کہ اِس مضمون کو ختم کرون یہ بیان کردینا مجھپر واجب ہو کہ
ہر ایک عامل کو ایک جداگانہ قوت حاصل ہوتی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ
شعبدہ باز یا فریبی نہین ہو۔ اسواسطے کہ فریب اور شعبدے بھی ہمیشہ ایک دوسرے کے
افعال سے مشابہ ہوتے ہین مشہور مشکوک مزاج لوگونکی تحقیقات اُن لوگونکے حالات بیان نہین
جو سابق مین بڑے مشکوک مزاج تھے اور بعد عمل حاضرات کے قائل ہوگئے ہم لوگ صرف انھین لوگونکی
تجربے سے واقف ہین جنھون نے اسکا اعلان کیا۔ اول مین ایک بیرسٹر ساکن امریکا مسمی جج
اڈمنڈز کا ذکر کرونگا۔ اور انگریز لوگونکو جاننا چاہیے کہ اُنکی ہمقوم صاحب مذکور کی نسبت
کیا خیالات ہین جب پہلے پہل وہ عمل حاضرات کا قائل ہوا تو لوگ اُسکے گالیان دینے لگے اور
بلکہ یہ بیان کرنے لگے کہ وہ ارواح سے اپنی فیصلجات مین مشورہ کرتا ہو۔ چنانچہ اس خیال کے
رفع کرنیکے لیے صاحب مذکور نے ایک کتاب تحریر کی اور اُسکا نام اپیل لوڈ پبلک
رکھا اور اُسمین وہ کل حالات درج کیے جنکی وجہ سے وہ عمل حاضرات کا قائل ہو گیا تھا
چنانچہ ایسی کتاب کے بارے مین جہان اور باتین نیویارک کے اخبار مرۃ العشی مین تحریر کی
ہین وہان ایک یہ بھی ہو کہ جان اڈمنڈز چیف جسٹس سوپریم کورٹ ضلع ہذا بڑے لائق
قانون دان اور محنتی جج ہین وہ آٹھ برس سے اسی عہدۂ جلیلہ پر مامور ہین اور یہی ماموری اُنکی
عین ثبوت اس امر کا ہو کہ وہ بڑے لائق اور محنتی اور ایماندار منصف ہین اُنکی لیاقت مین کوئی
شک نہین کرسکتا اور یہ بھی نہ خیال کرنا چاہیے کہ وہ زود فہم اور چست و چالاک شل سابق کے نہین ہے
کل وکلا اور موکل اُنکو اس ضلع مین سب سے بڑا لائق حاکم سوپریم کورٹ کا خیال کرتے ہین چند سال
بعد انھون نے متعدد خطوط دربارۂ عمل حاضرات اخبار نیویارک ٹریبیون مین تحریر کیے اول خط
مین انھون نے اپنا طرز تحقیق بطور خلاصہ بیان کیا ہو چنانچہ وہ فقرہ جات حسب ذیل ہین
جب صاحب مذکور نے اپنی تحقیقات شروع کی اُسوقت وہ نوجوان تھے اُنکی ۲۰ برس کی عمر تھی

جنوری ۱۸۵۱ء مین پہلے پہل اپنی تحقیقات مین نے شروع کی اور ماہ اپریل ۱۸۵۳ء مین مجکو اسبات کا
اعتقاد ہوا کہ انسان ارواح سے ہمکلام ہوسکتا ہے منجملہ ۲۷ ماہ کے ۲۳ ماہ تک مین نے عجیب
غریب ماجرے دیکھے اور انکو ہو بہو قلمبند کیا۔ مین ہمیشہ اپنے ہمراہ ایک پنسل اور کاغذ رکھا
کرتا تھا اور یہ کل امور اسیطرح صحت کے ساتھ لکھتا تھا جیسے کہ مقدمات مین مجکو صحت تحریر ملحوظ
رہتی تھی اسیطرح پر تقریباً دو سو نشستونکا حال ہو اسو صفحہ مین مین نے قلمبند کیا مجھسے مختلف اوقات
مین مختلف عاملون سے ملاقات ہوتی رہی۔ اور کبھی ایسا نہین ہوا کہ دو نشستون مین ایک ہی
قسم کے سوانح درپیش ہوے ہون۔ یا حاضرین جلسہ ایک ہی ہون۔ ہر مرتبہ کوئی نہ کوئی
نئی بات ضرور ہوتی تھی۔ اور ذہنی اور جسمانی دونون طرحکے امور وقوع مین آئے تھے۔
مین نے ہر مرتبہ اس امر کی کوشش کی کہ اگر یہ امور شعبدہ ہین تو ضرور دریافت کرنا چاہیے لیکن
مجکو مثل دیگر اشخاص کے یقین کامل ہوگیا ہے کہ یہ کل افعال منجانب ارواح ہوتے ہین بعض
اوقات مین ان امور پر ہرگز اعتبار نہ کرتا تھا لیکن اس قسم کی شہادت جلدی لاحق ہوجاتی
تھی کہ کوئی چارہ سوا یقین کرنے کے نہین باقی رہتا تھا میرے دلمین جو شکوک پیدا ہوتے تھے
مین جا کر انھین دوسری نشست کیوقت بیان کرتا تھا لیکن کچھ نہ کچھ ایسے کوائف اسیوقت
ظہور مین آتے تھے کہ میرا شک رفع ہوجاتا تھا غرضکہ اسی طرح مین مکان پر جا کر ہر ایک حال
بالتفصیل بیان کرتا تھا اور انکو حالات ماسبق سے مقابلہ کر کے خیال کرتا تھا کہ شاید
ایسے امور کے وقوع مین آنیکا کوئی اور باعث ہو۔ مین اس تحقیقات مین ایسی تدبیرین
کرتا تھا کہ کوئی شعبدہ نہ ہونے پائے اور وہ تدبیرین ایسی ہوتی تھین کہ اب مین جب انھین
خیال کرتا ہون تو ہنسی آتی ہے۔
جب کبھی مین کوئی اعتراض کرتا تھا تو اسکا جواب شافی شروع یا اختتام نشست کیوقت
ملتا تھا۔ فقرہ ذیل کتاب موسومہ بہ اپیل سے منتخب کیا گیا ہے۔
مین نے نو مہاگنی لکڑی کی میز کو زمین سے ایک فٹ بلند ہوتے ہوے دیکھا اسمین صرف

ایک پیالہ تھا اُسپر ایک لمپ روشن تھا وہ میز اسطرحپر حرکت کرتی تھی جسطرح پر کوئی پیالہ کو حرکت دیتا ہو مگر لمپ اپنے مقام پر رہا اگرچہ اُسکے آویزے حرکت کرنے لگے - مین نے خود دیکھا ہو کہ ایک میز زمین پر گر پڑی اور داہنے بائین بطور کروٹون کے حرکت کرنے لگی حالانکہ کوئی شخص اُسپر ہاتھ نہین لگائے ہوے تھا - اسوقت کمرے مین قریب ۱۲ آدمیونکے تھے - اور وہ میز اُس زور و شور سے میری جانب آتی تھی کہ اگر کوئی شے اُسکو چند انچھ کے فاصلہ پر روک نہ لے تو یقیناً میری پنڈلیان پاش پاش ہو جاوین جب اڈمنڈز صاحب کو ایسے امور کی نسبت یقین کامل ہوگیا تو اُنھون نے یہ دریافت کرنا شروع کیا کہ ایسے امور سے ایک عقل و شعور کسی شے کا معلوم ہوتا ہو - لہذا وہ اُسکے نسبت حسب ذیل تحریر کرتے ہین -

قبل شریک ہونے ایک نشست کے مین نے چند مشکل سوالات تیار کیے - لیکن مین اپنی کتاب یادداشت نہین تیار کرنے پایا تھا کہ ان سب سوالون کا جواب ترتیب وار ملگیا جسقدر لوگ اس موقع پر تھے اُنمین سے کسیکو نہین معلوم تھا کہ مین نے موکلون سے دریافت کرنیکے لیے سوالات تیار کیے ہین چنانچہ میرے وہ خیالات ظاہر کردیے گئے جو مین نے دنیا مین کسی سے نہین بیان کیے تھے اور عامل نے مجھسے کہا کہ تمھارے دل کی ہر ایک بات میرے موکل کو معلوم ہو اور وہ اسکا اظہار بھی کرتا ہو -

مگر میرے دلمین ایک مرتبہ پھر یہ خیال آیا کہ اگر حاضرین جلسہ مین سے کسی نے بذریعہ انکشاف یہ حالات دریافت کرلیے ہون تو تعجب نہین - اِسکا جواب یہ ہو کہ وہ حالات میرے عاملونکو معلوم ہو گئے جو اُسوقت کسیکو نہین دریافت ہو سکتے تھے - مثلاً سہ ماہی گذشتہ مین مین وسط امریکا مین تھا لیکن میرے دوستون نے میری تندرستی اور مقام قیام بارہا دریافت کرلیا اور جب مین مکان پر واپس آیا اور اپنی یادداشت سے اُنکے بیانات کا مقابلہ کیا تو وہ کل حالات صحیح معلوم ہوے - اور اکثر ایسا بھی ہوا کہ عاملون نے میرے اور دیگر اشخاص کے وہ خیالات

بتا دیے جو اُسوقت ذہن مین بھی نہ تھے - اِس سے ظاہر ہو کہ ہمارے دل کا عکس عاملونکے دل پر پڑتا تھا کہ وہ فوراً دل کا حال بتا دیتے تھے -

فقرہ جات مذکورۂ بالا سے معلوم ہوتا ہو کہ جج مذکور کو وہ مغالطات معلوم تھے جسکی وجہ سے آدمی دھوکے مین آجاتا ہو اور جو تفصیل اُسکے خطوط مین ہو اُس سے بھی ظاہر ہو کہ وہ اِن امور کا بڑا خیال رکھتا تھا - جج ادمنڈز اور اُسکے لڑکے بھی عامل ہو گئے اور بعد ازان اکثر امور سابقہ کی خود اُنھون نے اپنے ذریعہ سے تصدیق کی - جو امور متعلقہ عمل حاضرات صاحب مذکور نے مشاہدہ کیے تھے اُنکے اور لوگ بھی شاہد ہین - لہذا یہ نہیں خیال کیا جا سکتا کہ وہ توہمات ہین -

سب سے بڑا تعجب جج مذکور کا یہ تھا کہ اُسکے لڑکی مین ایسی قوت آگئی کہ وہ اُن زبانو مین گفتگو کرنے لگی جنسے وہ واقف نہ تھی - یہ لڑکی صرف اپنی ہی زبان جانتی تھی اور کسیقدر فرانسیسی بھی جانتی تھی لیکن بہت کم - مگر اُسنے ایک ایک گھنٹہ تک نو نو اور دس دس زبانون مین نہایت فصاحت اور بلاغت کے ساتھ گفتگو کی ہو - اور اکثر غیر ممالک کے لوگون نے اُسکے ذریعہ سے اپنے مردہ دوست اور احباب سے گفتگو کی ہو -

ایک مرتبہ شام کو میرے برآمدہ مین چودہ پندرہ آدمی بیٹھے تھے کہ گرین صاحب جو شہر کے ایک بہت بڑے صناع تھے ایک شخص مسمی اوانجیلا سٹنڈزسا کن یونان کو لائے - لارا یعنی جج مذکور کی لڑکی کے ذریعہ سے ایک روح اُس شخص یونانی سے گفتگو کرنے لگی اور پتا دیتے دیتے اُسکو یاد آیا کہ چند سال کا زمانہ گذرا کہ اُسکے ایک دوست نے قضا کی تھی اور یہ اُسیکی روح ہو - بعض مرتبہ وہ روح ایک آدھ جملہ زبان یونانی مین بھی بذریعہ لارا کے کہہ اُٹھتی تھی آخر کار وانجیلا نیڈیز نے پوچھا کہ ہم یونانی زبان مین گفتگو کرین سمجھو گی اُسنے جواب دیا کہ ہان غرض ایک گھنٹہ تک یہ کیفیت رہی کہ وہ شخص تو یونانی زبان مین گفتگو کرتا تھا اور وہ لڑکی کبھی انگریزی اور کبھی یونانی مین جواب دیتی تھی - اثنا ے گفتگو مین ایسا بھی ہوا تھا کہ وہ لڑکی اُن الفاظ یا جملونکو نہین

سمجھتی تھی جو اُسکے منھ سے نکلتے تھے یا جو وہ شخص بیان کرتا تھا - اور بعض اوقات وہ یونانی
الفاظ جو وہ خود بولتی تھی اچھی طرح سے سمجھتی تھی -
لوگ کہتے ہین کہ دختر مذکور نے اکثر - اسپین - فرانس - یونان - اٹلی - لاٹینی - ہنگری -
اور ہندوستانی وغیرہ کی زبانون مین گفتگو کی ہے - اور اکثر ایسی زبان مین گفتگو کی ہے
جو لوگ موجود تھے وہ اُس زبان سے بالکل ناواقف تھے -
ماجراے مذکور ایک عجیب قسم کا حال ہے اور اسکے صحیح ہونے مین کوئی شک نہین کرسکتا
کیونکہ جج ادمنڈز صاحب کو ضرور معلوم ہونا چاہیے تھا کہ میری لڑکی آٹھ زبانین سوا اپنی
زبان کے جانتی ہو یا نہین - اور جو لوگ اُسکی گفتگو سنتے تھے اُنکو معلوم ہوسکتا تھا کہ وہ صحیح
بولتی ہے یا غلط - لاٹینی - اسپین - اور ہندوستان کی زبانین وہ جج خود بھی جانتا تھا -
اور یہ زبانین جو وہ لڑکی بولتی تھی وہ اُس روح کی گفتگو ہوتی تھی کہ جو روح جس ملک کی
ہوتی تھی - یہ سوانح سولہ برس سے چھپ رہے ہین اور یقیناً جو لوگ عامل ہین انھون نے
اُسکے وجوہ ضرور بیان کیے ہونگے -
ہماری دوسری مثال کو گذرے ہوئے تھوڑا زمانہ ہوا ہوگا اور اسکی وجہ سے ایک شخص ایسا
قائل ہوا کہ اُس سے عمل حاضرات کو بہت بڑا فائدہ پہونچا - ڈاکٹر جارج سکسٹن جو سالہاسال تک
براڈلاک کی ماتحتی مین بہت ایک بڑے عہدہ پادری تھے - بیس برس کا عرصہ گذرا کہ رابرٹ اوین صاحب نے
عمل حاضرات کا تذکرہ شروع کیا - کتابین بھی چھپین اور اکثر امور کا انھون نے مشاہدہ بھی
کیا لیکن ہمیشہ اُنکو یہی خیال رہا کہ عامل لوگ بذریعہ مخفی کلونکے شعبدہ کرتے ہین چنانچہ
انھون نے اکثر مضامین عمل حاضرات کی شکایت لکھے اور بیان کیا کہ وہ کام ارواح کا
نہین ہے لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد ایک پادری تسلی صاحب نے عاملونکے شعبدہ بازیکا افشا کرنا چاہا
آخرکار جب کوشش بلیغ کرکے ہار گئے تو خود بھی عمل حاضرات کے معتقد ہوگئے جب ڈاکٹر
سکسٹن صاحب نے اُنکے معتقد ہونے کا حال سنا تو تعجب ہوئے لیکن اُنکا دل بھی کسیقدر پھر گیا

۔ دس برس کا عرصہ گذرا کہ ڈاکٹر مذکور شخاص مسمی بہ ڈیون پورٹ کا امتحان کرنے لگے۔ اور
اونھون نے اُنکے شعبدے کو دریافت کرنا چاہا اگر وہ شعبدہ ہو تو معلوم ہو۔ آخر کو نتیجہ یہ ہوا
کہ ڈاکٹر مذکور بھی معتقد ہوے۔ چنانچہ اُنکی تحریر حسب ذیل ہے۔
ڈاکٹر پارکر صاحب اور مین نے ایک مرتبہ ڈیون پورٹ کو اپنے مکان پر بلایا اور کہا کہ
اپنے ہمراہ رسیان اور کلین نہ لایا۔ وہ لوگ چار آدمی تھے۔ دو بھائی مسمی ڈیون پورٹ اور
ایک شخص مسمی بہ فی اور ایک شخص مسمی بہ فر گوسان۔ لہذا ہمنے کہا کہ صرف دو ہی آدمی آؤ
چنانچہ اونھون نے ہماری درخواست قبول کی اور آئے سوائے فی صاحب کی میم کے ہم لوگ سب
گھر بھر کے آدمی اُس موقع پر موجود تھے ہم سب لوگون نے دوسرے کے ہاتھ پکڑکے ڈیون پورٹ کو گھیر لیا
فی صاحب کی میم کا ایک ہاتھ میرے ہاتھ مین تھا اور دوسرا کھلا ہوا تھا لہذا مین نے اُنکا دوسرا
ہاتھ بھی اپنے ہاتھ مین لے لیا اور ڈیون پورٹ کی مشکین باندھ دین اور جہان پر وہ پاؤن رکھتے تھا
اُسکے گرد نشان بنا دیے کہ وہ پاؤن علٰحدہ نہ کرسکے اور جا بجا رسیون کے گرہون پر لاکر
لگا کے مہرین کر دین اس موقع پر براڈلاگ صاحب اور چارلس ورٹ صاحب موجود تھے
جب فی صاحب نے اپنا کوٹ اُتار ڈالا تو اُنکے ہاتھ اُسی طرح بندھے تھے جیسے کوٹ پہننے کے
قبل تھے اور جب ہم لوگون نے کہا کہ کوٹ پھر پہن لو تو کوٹ اُسیطرح پہن لیا کہ گویا
کوٹ پہنے ہوئے ہاتھ پاؤن باندھے گئے تھے۔ غرض کل تماشہ اُن لوگون سے کرائے اور
اُنکی تفصیل موقع پر کیجائیگی۔ اُسوقت سے ڈاکٹر پارکر صاحب تو معتقد ہو گئے لیکن میرے
نزدیک کوئی ثبوت اس امر کا نہ پیش ہوا جس سے مجھے یقین ہوتا کہ یہ کل امور فریبیہ ہو کل کے
ہوے مجھے اسکا بھی یقین ہے کہ ڈیون پورٹ نے کوئی شعبدہ بازی نہین کی اور یہ امور
کسی قوت مخفیہ کے ذریعہ سے ہوتے ہین۔ اور اس قوت کا دریافت کرنا عالمونکا کام ہے
عالمون نے صاحب مذکور سے پوچھا کہ یہ تو رائے تمھاری صحیح ہے لیکن یہ تو بتاؤ کہ وہ
قوت فعال باشعور رکھتی ہے اسکی کیا وجہ۔ تو صاحب مذکور نے جواب دیا کہ تمنے کوئی ایسا

فعل نہین دیکھا کہ جس سے عقل ظاہر ہوتی ہو۔ اور جب ہم کوئی ایسا امر دیکھین گے معتقد ہو جائینگے۔ بہت عرصہ تک صاحب مذکور اسی تذبذب مین رہے لیکن ۱۸۶۰ء مین اونھون نے اپنے مکان پر نشستین شروع کین اور کئی سال کے بعد کوئی امر ایسا ہوا جس سے صاحب کو کسیقدر تشفی ہوئی۔ وہ امر ایسا تھا کہ اگر کوئی شخص جو حد درجہ کا مشکوک مزاج نہوتا تو وہ فوراً معتقد ہوجاتا۔ غرضکہ عرصہ پندرہ برس کے بعد وہ امور اونھون نے مشاہدہ کیے اُنکا اعتقاد تحریر ذیل سے ثابت ہے۔

جس قسم کے ثبوت مجکو ملے وہ اس قسم کے اور ایسے کثرت سے ہین کہ مین اُنکو بالتفصیل نہین لکھ سکتا۔ اتنا کہدینا کافی ہے کہ مین اپنے ہی گھر مین اپنے دوست واحباب کے روبرو جو کسیقدر عامل تھے اپنے مردہ دوست واحباب سے ہمکلام ہوا۔ اور ایسے امور ظاہر ہوے جنسے عقل وشعور پیدا تھا۔ سوطرح سے روح مردہ کی شناخت کی گئی مردہ لوگونکی ارواح نے اسطرح کی ہیئت بنائی کہ ہمنے آنکھون سے دیکھا اور ہاتھونسے لمس کر کے اُنکا امتحان کیا۔ غرضکہ انسان کا ارواح سے ہمکلام ہونا بالکل ثابت ہوگیا اور سبکی وہ کیفیت ہوگئی جو ڈاکٹر مفتوک صاحب کی کتاب موسومہ بقصہ عجیبہ مصنفہ رڈکین صاحب کے دیکھنے سے ہوگئی تھی کتاب مذکور کے فقرہ جات مسارًا الیہ حسب ذیل ہین۔

خاص مارگرو نے ڈاکٹر مفتوک صاحب سے پوچھا کہ جس چیز کی تم تلاش مین ہو اُسکا تمکو اعتقاد ہے اونھون نے جواب دیا کہ نہین سچے علم کے ذریعہ سے ایسے اعتقاد کی کوئی اصلیت نہین اور کسی امر پر بلا ثبوت کے اعتبار نہین کیا جاتا۔ اور جن لوگون کو کسب علم کی جانب خیال ہوتا ہے اُنکے دل کی تین حالتین ہوتی ہین۔ اول ہر ایک شی کے وجود سے انکار کرنا۔ دوم۔ وہ حالت کہ جب ثبوت صریحی کے ذریعہ سے اُسپر اعتقاد ہوجاتا ہے۔ سوم۔ وہ حالت ہے کہ جو دو حالات مابین کے بین بین ہے یعنی مذبذب کی حالت چنانچہ یہی میرے دل کی کیفیت ہے۔

جب سے ڈاکٹر سکسٹن صاحب کو عمل حاضرات کی نسبت اعتقاد ہوگیا ہے اُس زمانہ سے
امور متعلق عمل مذکور کی ہمیشہ تائید کرتے رہے اور اپنے تجربہ اور آزمائش کی وجہ سے
اُنکا اعلان بھی کرتے رہے ہین۔ علاوہ اسکے اونھون نے اُن اشخاص کے شعبدونکا
حال کھول دیا جو لوگ یہ بیان کرتے تھے کہ عمل حاضرات اصل مین شعبدہ ہے۔ صاحب
مذکور نے بارہا سامعین کے روبرو اُن شعبدون کو کرکے دکھا دیا اور اصلی اور نقلی
امور مین فرق بتا دیا جو اشخاص یہ دریافت کرنا چاہتے ہین کہ ڈاکٹر لن صاحب۔
دراسکلن۔ وکرک۔ وہر ڈابلر۔ اپنے عجیب شبہات کسطرح پر کرتے ہین اُنکو مناسب ہے
کہ سکسٹن صاحب کی کتاب موسومہ بہ ارواح و شعبدہ باز کو تحقیق و دیکھنے تماشہ صاحبان
مذکور کے پڑھین ہماری دانست مین جو شخص ایسے امور کی تحقیقات مین پندرہ برس مصروف
رہا ہو وہ بقول لارڈ ایمبرلی صاحب کے بازی گرونکے فریب مین نہین آسکتا اور بقول
علامہ سنڈل صاحب کے ایسے اشخاص نہین ہین جو اُن امور پر صرف اعتقاد کیوجہ سے
یہ نہین خیال کرتے کہ ہمکو فریب دیا گیا ہے۔ ہماری دانست مین یہ الفاظ ایسے اشخاص کے
ہین جو امور متعلقہ عمل حاضرات سے بالکل واقف نہین۔

ان عجیب ماجرونکے ایک شاہد اور یکہ پیکار ہمارا کام کا تذکرہ اور بھی ضرور ہے جب کروک صاحب
نے یہ اعلان کیا کہ مین امور متعلقہ عمل حاضرات کی تحقیقات کرنیوالا ہون تو کل اخبار
نویسون نے اس تجویز کو پسند کیا کیونکہ اکثر لوگ شکایت کرتے تھے کہ عالمونکے ایسے امور
کی تحقیقات کرنے کی اجازت عمل نہین دیتے مسٹر کروک صاحب وہ شخص ہین جنھون نے
عنصر تھیلیم دریافت کیا۔ اور یہ صاحب رائل سوسائٹی کے فلو بھی تھے جسوقت اعلان
مذکور کیا گیا تو اُسوقت ایک اخبار نویس نے لکھا کہ شکر خدا کا ایک لائق آدمی تحقیقات
کرنیوالا ہے دوسرے نے بیان کیا کہ اس بارے مین اب ایک عالم متوجہ ہو گیا ہے
تیسرے نے لکھا کہ کروک صاحب تحقیقات بلا جنبہ داری کرینگے۔ لیکن یہ بیانات اخبار

نویسون نے اپنے دل سے نہین لکھی کیونکہ اُنکا یہ مطلب تھا کہ بیانات مذکور اُس حالت
مین کروک صاحب کے نزدیک صحیح متصور ہونگے جس حالت مین اُنکا نتیجہ تحقیقات خیالات
اخبار نویسونکے مطابق ہوگا ان سب لوگون کو یہ یقین تھا کہ عاملون کے شعبدے اسطرح پر
کھل جائینگے جس طرح پر فریڈی صاحب نے میز کی حرکت کرنے کا حال دریافت کرلیا تھا لیکن
جب کروک صاحب نے سالہاسال کے تجربہ کے بعد عمل حاضرات کو صحیح تصور کیا تو وہ
لوگ آپکی لیاقت مین شک کرنے لگے اور اُنکی شہادت مین جرح کرنے لگے۔

کروک صاحب کے خط آخر مندرجہ اخبار کوارٹرلی جرنل اف سائنس مطبوعہ جنوری اخیر
مین تحریر ہو کہ صاحب مذکور نے چار برس تک تحقیقات کی اور علاوہ شریک ہونے
نشستون کے اونھون نے بہ ہمراہی ہوپ صاحب اور مس کیٹ فاکس اپنے مکان پر
بھی تجربے کیے یہ کل آزمائشین روشنی مین احباب کروک صاحب کے روبرو ہوئی تھین
آواز کا بار بار آنا وزن کا بدل کر کم وبیش ہوجانا جسم کا ہوا مین معلق ہوجانا انسان کا
کم وزن ہوجانا مختلف روشن اشکال کا دکھائی دینا اور ہاتھون کا آپسے آپ پیدا ہوجانا
اور روشن ہاتھ یا صرف پنسل کا لکھ دینا اور بھوت پریت کا سامنے کسی ہیئت مین ہوکر
آجانا اسقدر بار بار کروک صاحب کو دکھلائی دیا کہ وہ اُنکے وجود کے قایل ہوگئے ان
عجیب ماجرون کا تذکرہ کاغذ مذکورۂ بالا مین درج ہو اور وہ ایک کتاب مین بھی بتفصیل
درج کیے جاتے ہین جو آخر مین چھپنے والی ہو لہذا مین اُنکی تکرار اس موقع پر نہ کرونگا اور
صرف اتنا ہی تحریر کرنا کافی ہو کہ سوانح مذکور قابل اعتبار اسوجہ سے ہین کہ وہ اُن
امور کی تائید کرتے ہین جنکی بیس برس سے لوگ آزمایش کرتے چلے آئے ہین تصدیقات
مین یہ قاعدہ ہو کہ جن امور کا ابتدا مین مشاہدہ کیا جاتا ہو اُنپر امور مابعد کی تائید کیواسطے
زیادہ لحاظ کیا جاتا ہو۔ اور جب ایسی تائید دو تین مختلف اشخاص کرتے ہین تو وہ امور
اگرچہ خلاف قیاس ہون لیکن مسلم الثبوت اُسوقت تک تصور کیے جاتے ہین جبتک اُنکے

خلاف بہت بڑی شہادت نہ پیش کیجاسے اور شاہدین سابق کا مغالطہ نہ پیش کیا جاے
عمل حاضرات کے بارے مین اسکے بالکل خلاف ہر ایک شاہد اور مؤید امور مسبوق مثل
شاہد اول کے تصور کیا جاتا ہے اور انکی تصدیق از سر نو کرائی جاتی ہے اور جب انکی تصدیق
از سر نو کیجاتی ہے تو پھر مکرر تصدیق کی تصدیق کیجاتی ہے۔ غرضکہ یہ سچ کو جھوٹ
کردینے کا عجیب طریقہ ہے۔ لیکن امور متعلقہ عمل حاضرات اسقدر صاف ہین کہ جو کوئی
دل سے تحقیقات کرتا ہے اُسکو اُسپر اعتقاد ہوجاتا ہے۔ اور اس قسم کے معتقد پچیس برس کے
عرصہ سے بڑھتے چلے جاتے ہین اور ان معتقدین مین پادری عالم مقننین حکیم اور
دیگر حکما بھی شامل ہین۔ برخلاف اسکے اس پچیس برس کے عرصہ مین کوئی شخص ایسا
نہین ہوا کہ جسنے ایک مرتبہ عمل حاضرات پر اعتقاد کیا ہو اور بعد اُسکے پھر اُس سے
منحرف ہوگیا ہو چونکہ اصلیت یہ تھی جو بیان کی گئی لہذا عاقل لوگون سے عمل حاضرات
کے بارے مین مطلق بحث نہین کرتے۔ اُنکا مقولہ یہ ہے کہ عمل حاضرات کے لوگ خودبخود
معتقد ہوتے جاتے ہین۔ عاملون کو اختیار ہے کہ اعتقاد عمل حاضرات کرین یا نکرین
لیکن اگر اعتقاد کرین تو خود اپنی تحقیقات سے اور اگر اعتقاد نہ کرین تو عمل حاضرات
کی ترقی مین کسی قسم کا تامل نہوگا۔ جو اخبار نویس عمل حاضرات کے خلاف لکھتے ہین اور
اُنکو عامل تمسخر کرکے ٹال دیتے ہین غرضکہ عاملونکے وہ خیالات ہین جو اوپر مذکور ہوسے۔
لوگون کو چاہیے کہ وہ عمل حاضرات کے بارے مین دریافت کرین کسواسطے کہ وہ
لوگ اُسنے ویسے ہی ناواقف ہین جیسے کتاب وید سے ناواقف ہین۔

تحقیقات کمیٹی مناظرین

اِس بارے مین اور قسم کے بھی محققین ہین جنکا تذکرہ مفصل طور سے ہونا چاہیے تھا لیکن
ہم کمیٹی مذکور کا صرف خلاصہ بیان کرینگے اِس کمیٹی مین صرف ۳۳۔ آدمی تھے اور

انیمن سے آٹھ آدمیونکو جو امورمتعلقہ عمل حاضرات پر اعتبار تھا اور صرف چار قیاس متعلق
ارواح کے معتقد تھے اثناے تحقیقات مین بارہ اشخاص نشستون مین شریک ہونے کی وجہ سے
معتقد ہو گئے تین اشخاص بطور خود تحقیقات کرتے تھے لیکن وہ بھی معتقد ہو گئے۔
چونکہ مین بھی ممبر کمیٹی مذکور تھا لہذا اپنے تجربہ سے بیان کرتا ہون کہ وہ لوگ دل سے
معتقد ہوئے تھے۔ جب اصلی امور کی نسبت کوئی تحقیقات کیجاتی ہے تو آخر کو اصل حال
معلوم ہوجاتا ہے اور اگر کوئی شعبدہ ہوتا ہے تو ہمین کم تجربہ کار لوگ دھوکا کھاجاتے
ہین اور جو لوگ برابر تحقیقات کرتے رہتے ہین انکو شعبدہ ہونیکا حال معلوم ہوجاتا ہے
اگر ایسا نہو تو سچ اور جھوٹ کبھی نہ دریافت ہوسکے اس تحقیقات کا ممبران کمیٹی کے دلپر
بہت بڑا اثر پیدا ہوا اور اگرچہ وہ امور جو اونھون نے مشاہدہ کیے بہت عجیب و غریب
نہین ہین تاہم انکے ذریعہ سے تائید ان عجیب و غریب امور کی ہوتی ہے جو سابق مین
ذہین اور منصف اشخاص دریافت کرچکے۔
قبل اختتام اس رپورٹ کے مین فرانس کے تعلیم یافتہ لوگونکی اس بات مین راے بیان
کرتا ہون۔ کمیل فلمبرین صاحب نے جو بہت بڑے مشہور ریاضی دان تھے کمیٹی کو اپنی
دس برس کی تحقیقات کے بعد حسب ذیل تحریر ارسال کی۔
میرے عالم استاد اور دوست بانیٹ صاحب کو مع لیاس صاحب مہتمم رصدخانہ
ملک برزیل و دیگر اشخاص ابرزو ٹیرہی پیرس کو اس بات کا اعتقاد ہوگیا منجملہ
ان اشخاص کے جنکو ایسا اعتقاد ہوا ہر من گولڈ اسمتھ مرحوم بھی تھے انھون نے
سم اسیارے دریافت کیے تھے۔
الغرض معلوم ہوا کہ فرانس اور امریکا کے علمانے امور متعلقہ عمل حاضرات کی تحقیقات
کی اور انکو صحیح قرار دیا اگرچہ بعض اشخاص انکی تصریح بذریعہ قیاس کے کرتے ہین۔
اس موقع پر ان اشخاص کے بیانات کا بھی تذکرہ کرنا ضرور ہے جو بیان کرتے ہین

اگر قیاس دربارۂ ارواح کی کسی طور پر تائید نہین ہوتی - اور جو لوگ اُسپر اعتبار کرتے ہین
وہ امور مشتبہ و غیر مشتبہ مین تمیز نہین کر سکتے اور فوراً یہ نتیجہ نکال لیتے ہین کہ میز وغیرہ بذریعہ
ارواح کے حرکت ہوتی ہے لیکن صرف اسکی یہ وجہ ہے کہ وہ لوگ یہ نہین خیال کر سکتے کہ
میز کو اور طرح پر بھی حرکت ہو سکتی ہے یا نہین ایسے مزخرف بیانات کا جواب صرف
وہی حالات ہین جو اوپر بیان ہو چکے اور جیسے ظاہر ہے کہ بہت سے لوگ عمل حاضرات کے
معتقد ہو گئے - جب ایسے امور ظاہر ہوے کہ مردے ابھی تک زندہ ہین اور اس بات مین
لوگ اور کسیطرح قیاس کو دخل نہ دے سکے تو اونھون نے قیاس روحانی کو دخل دیا - جو لوگ
اُس قیاس پر اعتبار نہین کرتے اُسکی وجہ یہ ہے کہ وہ کل امور کی نسبت اپنا تجاہل اور بدعتقادی
ظاہر کرتے ہین مثلاً گور صاحب نے سیکڑون مرتبہ پانچ برس کے عرصہ مین اپنی مری ہوئی زوجہ کی
شکل دیکھی اور اُس شکل نے بارہا خط لکھکر صاحب مذکور کو دیے اور اُس شکل کو گور صاحب کے
وہ دوستون نے دیکھا اور اُسکے مکان مین محسوس کیا اور اُسوقت صرف سوا ایک چھوٹے لڑکے کے اور
کوئی وہانپر حاضر نہ تھا تاہم اُنکو ایسی شہادت پر اعتبار نہوا - ایسی ہٹ دھرمی اور نہ ماننے کا کوئی علاج
نہین - اس انکار اور ہٹ دھرمی سے وہ امور نہین مٹ سکتے جو پانچ برس تک تین شخصون نے
اور بہت سے مشاہدہ کیے - اس موقع پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ایسے امور اکثر امریکا مین بھی ہوا کرتے
ہین لیکن انگلستان مین ہون تو معلوم ہو مگر لوگونکی خوش نصیبی سے یہ ہوا کہ کتاب ہذا جب
چھاپہ خانہ مین طبع ہونیکے لیے بھیجی گئی تو لندن مین بھی ایسا ہی سانحہ گذرا لہذا ایک
خلاصہ حال اُسکا اُن لوگونکے واسطے بیان کیا جاتا ہے جو امریکا کے لوگون کی شہادت پر
اعتبار نہین کرتے - چند سال تک ایک نوجوان عورت مس فلان کک نے عمل حاضرات
کیا اور اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ایک مرتبہ بند کمرے مین سیاہ کپڑے پہنے ہوے لیٹی تھی کہ یکایک
ایک سفید پوش عورت ننگے پاؤن نمایان ہوئی اگرچہ اس بارہ مین بہت بڑی تحقیقات کیگئی
تاہم اکثر اشخاص نے یہ بیان کیا کہ وہ کسیکی روح نہین ہے کیونکہ وہ مس کک سے

مشابہ ہے اور علاوہ اسکے مس کک اور یہ روح ایک ہی مرتبہ نظر کے سامنے بھی نہین رہتین۔ بعضون نے یہ خیال کیا کہ مس کک اپنے ساتھ سفید پوشاک لیجاتی ہین اور اندھیرے مین بدل کر خود کھڑی ہوجاتی ہین۔ اور بعضون نے یہ خیال کیا کہ کوئی روح آنکو سفید پوشاک پہونچادیتی ہے۔ ایک شخص نے ایسا ہی کیا کہ اندھیرے مین مس کک کو پکڑ لیا اور چاہا کہ لوگ دروازہ کھولکر دیکھین کہ یہ مس کک ہے یا کوئی اور شخص ہے لیکن دروازہ نہین کھولا گیا اور چونکہ وہ شکل مس کک سے نہایت مشابہ تھی اور اُسنے اپنے تئین اُس شخص سے چھڑانے مین بڑی کوشش کی لہذا یہ خیال کیا گیا کہ وہ شکل اصل مین مس کک ہی تھی مگر چند منٹ کے بعد لوگون نے دیکھا کہ مس کک اُسی طرح بندھی ہوئی پڑی ہین جسطرح گھنٹہ بھر قبل تھین۔ ایک شخص مسمی وارلی نے امتحاناً مس کک کے بدن مین ایک کل لگائی اور وہ کل ایسی تھی کہ اگر ذرا سی بھی کوئی حرکت ہوتی تو فوراً معلوم ہوجاتا۔ باوجود ان سب احتیاطون کے روح دکھائی دی اور بولی اور لکھا اور لوگون کو چھوا یہ ماجرا عامل کے مکان مین نہین ہوا تھا بلکہ ایک ایسے شخص کے مکان مین ہوا تھا جو لنڈن کے دسٹ انڈ مین رہتا تھا۔ جب جلسہ ختم ہوگیا تو مس کک کو بیہوش پایا بعد ازان کروک صاحب نے ایک لمپ فاسفورس کے قلم کا لیا اور اندھیرے کمرے مین جاکر مس کک کو بیہوشی کی حالت مین اور روح کو سفید کپڑے پہنے ہوے اُسکے پاس کھڑے دیکھا شام تک یہ روح گھنٹہ بھر ٹہلتی کے لوگون سے باتین کرتی رہی۔ کروک صاحب نے مثل دیگر اشخاص کے اُس شکل کو چھوا بھی مگر وہ شکل مس کک کی نہ تھی کیونکہ وہ بند کمرے مین سے غائب ہوجایا کرتی تھی اور دفعتاً پھر پیدا ہوجاتی تھی کروک اور وارلی صاحب کے بیانات بالتفصیل اخبار روحانیات مطبوعہ ماہ مارچ و اپریل مین طبع ہوئے تھے اُنسے ظاہر ہے کہ جو کچھ امریکا مین ہوتا ہے وہ انگلستان مین بھی ہوسکتا ہے علما کو بذریعہ کلون اور آلات کے امتحان کرنے کا اختیار ہے بعد ازان مس کک اور روح مذکور کروک صاحب کے مکان مین گئی اور وہان صاحب

مذکور کو دکھائی دی اور اسکی تصویر عکسی بھی اُتاری گئی یہ تصویر بالکل مس کک سے مشابہ
تھی لیکن قد و قامت مین کسیقدر مس مذکور سے نکلتی ہوئی تھی مس کک کی جانب
یہ نہین خیال کیا جاسکتا کہ وہ اپنے ساتھ کپڑے یا کوئی دوسری عورت لے گئی تھی کیونکہ
اُسکے ہمراہ صرف ایک چھپا کپڑو نکا تھا اور اگر کوئی عورت ہوتی تو وہ بلی آب و طعام ہفتہ
بھر تک فاقہ سے کیونکر رہ سکتی جب سے اِس روح کا مس کک کے سامنے آنا بالکل
موقوف ہوگیا لوگون نے اُس زمانہ سے اسکو مینچسٹر اور نیوکیسل اور ملبورن اور خاص کے
امریکا مین دیکھا۔ رایٹ ڈیل اوین صاحب کا بیان ہے کہ مین نے اکثر جبکہ مین مجمع
مین بیٹھا ہوا ہون اور عامل بھی وہان موجود ہین روح کو خالی کمرے مین سے نکلتے ہوے
دیکھا اور یہ شکل نگاہ کے سامنے سے خود بخود غائب ہوجاتی تھی اُسکا غائب ہونا سے
شروع ہوتا تھا ایک مرتبہ صاحب مذکور نے یہ دیکھا کہ فرش پر سے ایک سر پیدا ہوا
اور پھر اُسکے شانے اور اُسکا کل جسم۔ ایک موقع پر تین شکلین کمرے سے نکلین اور
انھون نے لوگون سے باتین کین جو لوگ عمل حاضرات سے نہین واقف ہین وہ امور
مذکورہ پر ہرگز اعتبار نہ کرینگے لیکن جن لوگون کو اعتبار ہے وہ سب صحیح تصور کرینگے۔

عکسی تصاویر ارواح

اب ہمکو اس بارے مین وہ امر بیان کرنا منظور ہے جو عمل حاضرات کے خلاصہ شہادت کے
ہمراہ ضرور درج کرنا چاہیے کسواسطے کہ وہ امر ایسا ہے جس سے روح کا کسی خاص شکل پر
ہونا اور مشاہدین کی شہادت کا صحیح ہونا ثابت ہے۔ سابق مین بیان ہو چکا ہے اور
اُسکا ثبوت یہی ہے کہ مختلف اشخاص کو مختلف درجہ کی قوت ایسے اشکال
روحانی کے مشاہدہ کرنے کی حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً اکثر نشست عمل حاضرات
مین ایسا ہوتا ہے کہ بعض اشخاص کو ایک صاف روشنی دکھائی دیتی ہے اور

وہ اسکی شکل اور صورت بیان کر دیتے ہین اور بعض کو کچھ نہین دکھائی دیتا۔ اگر صرف ایک یا دو اشخاص نے روشنی دیکھی تو باقی لوگ یہ کہتے ہین کہ یہ صرف اُنکا توہم ہے۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نشست بھر مین سوا دو یا تین آدمیون کے اور سب اشکال روحانی کو دیکھ سکتے ہین بعض حالات مین سب حاضرین حال دیکھتے ہین لیکن مختلف طور پر۔ یعنی وہ لوگ سب اسکو بالاتفاق تسلیم کر لیتے ہین کہ کوئی شکل ایک خاص مقام پر کھڑی ہوئی ہے اور حرکت کرتی ہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض آدمیون کو صرف روشنی ہی دکھائی دیتی ہے اور باقی کو ہو بہو شکل محسوس ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کل حاضرین جلسہ ہاتھ یا سر یا کل جسم برابر دیکھتے ہین اور ان اشکال کا وجود اس طرح پر ثابت ہوتا ہے کہ اُن سے لمس کیا جا سکتا ہے اور وہ خود بھی حرکت کرتے ہین۔ کبھی کبھی وہ اشکال بولتے ہین اور لکھتے ہین اور ان افعال کو لوگ ایک ہی وقت مین دیکھتے ہین اور وہ تحریر یا شکل کسی متوفی دوست سے منسوب کیجاتی ہے اگر اس قسم کے حالات لکھے جائین تو ایک بہت بڑی ضخیم کتاب مع نام مقام و تاریخ و اسمائے مشاہدین تیار ہو جائے۔ اکثر تجربات رابرٹ ڈیل آوین صاحب کی کتاب مین مندرج ہین۔

اب اس مقام پر بعض اشخاص یہ کہہ سکتے ہین کہ اگر فی الواقع وہ شکل کوئی چیز ہے اور اسمین روشنی پیدا ہوتی ہے تو اسکی تصویر عکسی بھی اُتر سکتی ہوگی۔ دو برس قبل ہم اسکا یہ جواب دے سکتے تھے کہ ایسا ممکن ہے لیکن اُس قسم کی کوئی ایسی شہادت نہ تھی جو پیش کیجاتی اب ہم بالیقین بیان کر سکتے ہین کہ ارواح کی اکثر تصاویر اُتاری گئین اور یہ شہادت ایسی ہے کہ اگر کوئی شخص اُسکا امتحان کرے تو آسانی سے قائل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ہم ایسی شہادت ناظرین کتاب ہذا کے روبرو پیش کرتے ہین اگرچہ وہ نہایت متعجب ہونگے۔

قبل اسکے کہ شہادت مذکور پیش کیجاے عام لوگون کا ایک غلط خیال رفع کردینا چاہیے۔ لوٹس صاحب نے کمیٹی مناظرین کو یہ صلاح دی تھی کہ واقعات اور نتائج واقعات مین ضرور تمیز کرنا چاہیے۔ ہماری دانست مین یہ امتیاز عکسی تصاویر ارواح مین سب سے زیادہ ضرور ہو اکثر لوگ یہ اعتراض کرتے ہین کہ ایسی تصاویر ارواح کی نہین ہوتی ہین بلکہ اُسی قسم کی کسی اور شی کی ہوتی ہین لیکن ہمارے پاس شہادت اس قسم کی بکثرت ہو کہ یہ تصویرین غائب اور ذیفہم مخلوق کی ہوتی ہین جو کبھی کسی جسم مین حلول کرکے ہم لوگون کے سامنے آجاتی ہین۔ اس سے ثابت ہو کہ وہ تصویرین روح کی نہین ہوتین۔ بعض لوگون کا یہ خیال ہو کہ روحین سابق کی صورت صرف اپنی شناخت کے لیے بنا لیا کرتے ہین۔

اکثر لوگون نے بھوت پریت کی تصویرونکا حال سنا ہوگا اور ایسی تصویرین اکثر مصورونسے مل سکتی ہین لیکن کسیقدر غور و تامل سے یہ معلوم ہوجائیگا کہ مصورون کو بھوت پریت کی جھوٹی تصویرون کے بنانیکی اچھی ترکیب معلوم ہوگئی ہو۔ اور فوراً دریافت ہوسکتا ہو کہ یہ تصویر اصلی ہے یا نہین۔ چند تدابیر اصل تصاویر کے دریافت کرنے کی حسب ذیل ہین۔

۱۔ اگر کوئی مصور اپنے گلاس کی پلیٹین لیکر کمرہ تصویر اور دیگر آلات کو اچھی طرحسے دیکھے اور نگٹیو نیگیٹو پر تصویر نہجائے تو ثابت ہوجائیگا کہ کوئی ایسی چیز موجود تھی جسنے اپنا عکس ڈالا اگرچہ وہ دکھائی نہین دی۔

۲۔ اگر وہ تصویر کسی شخص متوفی کے مشابہ ہو اور اُس شخص متوفی کی شکل سے مصور نہ واقف ہو تو بھی ثابت ہو کہ کسی سے نے اپنا عکس ڈالا۔

۳۔ اگر کوئی شخص اپنی تصویر اتارنے کو بیٹھے اور اُسی کے برابر کوئی تصویر نگٹیو پلیٹ پیہ اُتر آئے تو بھی وہی امر ثابت ہوگا۔

۴۔ اگر کوئی تصویر سفید دِکھائی دے اور اُس شخص کے پشت پر معلوم ہو جو سیاہ

لباس پہنے ہوئے بیٹھا ہے تو بھی اُس سفید شکل کے وجود سے ایک ہی وقت مین دوسرے کے ساتھ وہی امر ثابت ہوگا۔ کسواسطے کہ نگیٹو پلیٹ کے سیاہ حصہ ایسے ہوتے ہین کہ وہ اُس سفید شکل کے درمیان مین حائل نہین تصور کیے جاتے۔

۵۔ اگر عامل بیٹھا ہو اور روح کسی شی کی شکل بتالے اور وہ شکل تصویر سے مطابق نکلے تو بھی ثابت ہے کہ کوئی شے وہان پر تھی۔

۶۔ خلاصہ ذیل سے معلوم ہوگا کہ ترکیب ہائے مذکورہ بالا کا عمل درآمد انگلستان مین بھی ہو چکا ممالک متحدہ کی تصاویر عکسی ارواح کا حال سُنکر انگلستان کے عاملون نے بھی امتحان کیا لیکن کامیاب نہین ہوئے ماہ مارچ ۱۸۷۲ء مین گپی صاحب اور اُنکی میم ہڈسن مصور کے مکان پر میم کی تصویرین لینے گئے۔ وہانپر گپی صاحب کو یہ خیال ہوا کہ کسی روح کی تصویر اُتارنا چاہیے چنانچہ صاحب کی میم آلہ تصویر کشی کے سامنے گئین اور اُنکے پشت پر ایک سفید سی شکل اُتر آئی سب سے پہلے انگلستان مین روح کی تصویر یہی اُتاری گئی چندروز بعد گپی صاحب اور اُنکی میم اور ایک لڑکا مصور کے مکان پر گیا اور یہ تینون اشخاص زمین پر بیٹھ گئے جب تصویر اُتر آئی تو اُنکی پشت پر ایک تصویر سفید خود بخود بن گئی اور اُسکے ہاتھ اُن تینون آدمیونکے سر پر اس طرح سے پھیلے ہوئے تھے کہ گویا اُنکو دعا دے رہی ہے۔ اُس تصویر کا چہرا کسی ہندوستانی شکل کا معلوم ہوتا تھا اُس تصویر کی سفید پوشاک اُن تینون آدمیونکی پشت پر پھیلی ہوئی تھی تھوڑے ہی عرصہ کے بعد دوسری تصویر اُتاری گئی لیکن اس مرتبہ گپی صاحب کی میم کسیقدر جھکی ہوئی بیٹھی تھین اور اُنکے جھکنے کے ساتھ اس سفید تصویر کی بھی حالت بدل گئی جب اول مرتبہ تصویر اُتری تھی تو اُس سفید شکل کے دونون ہاتھ برابر تھے لیکن ابکی مرتبہ ایک ہاتھ بہ نسبت دوسرے ہاتھ کے زیادہ بلند تھا غرضکہ اس سے یہ صاف ثابت ہے کہ اُس موقع پر یا تو کوئی غائب شی موجود تھی یا گپی صاحب اور اُنکی میم اور مصور نے کوئی شعبدہ کیا تھا مین گپی صاحب اور اُنکی میم سے بخوبی واقف ہون اور مجھکو یقین کامل ہے کہ وہ اس قسم کا شعبدہ ہرگز نہ کرتے۔ ان تصویرونکی خبر فوراً پھیل گئی اور بہت سے عاملون نے اور بھی تصویرین اُتارین یہانتک

کہ اکثر لوگونکو یہ یقین ہوگیا کہ وہ جھوٹی تصویرین ہین اس موقع پر یہ خیال کرنا چاہیے کہ مصور
عامل نہ تھا اور اُسکو ایسی نامعلوم تصویرونکو اُتر آنے سے خود ہی بہت بڑا تعجب ہوا تھا
چنانچہ صدہا اشخاص اُس مصور کے پاس آئے اور جن شخصون کے سامنے روحونکی تصویرین
اُتاری گئین اُنکو تو یقین ہوا لیکن جنکے سامنے وہ تصاویر نہین اُتاری گئین اُنکو
اطمینان نہین ہوا۔ ممکن ہو کہ اُس مصور نے کوئی تدبیر پہلے سے کر رکھی ہو لیکن اگر
ایسا ہوتا تو عامل لوگ فوراً دریافت کر لیتے۔

اکثر لوگون نے اپنے متوفی دوست و احباب کی تصویرین اُتروائین۔ ایک مرتبہ ولیم ہاوٹ
صاحب نے اپنے دو لڑکونکی تصویرین اُتروائین جو کئی سال قبل مرچکے تھے اور ہاوٹ
صاحب کی میم نے اُنکی فوراً شناخت کر لی۔ اخبار روحانیات مورخہ اکتوبر ۱۸۷۲ء ملاحظہ ہو
ٹامسن کلفٹن صاحب نے ایکمرتبہ اپنی تصویر اُتروائی اور اُسکے ساتھ ایک عورت کی بھی تصویر
پیدا ہو گئی یہ تصویر اسکا ملنڈ صاحب مذکور نے اپنے چچا کے پاس بھیج دی اُسنے جواب دیا کہ
یہ تصویر ٹامسن کی ماں کی ہو جو اُسکے پیدا ہوتے ہی مرگئی تھی۔ اخبار روحانیات مورخہ اکتوبر
۱۸۷۲ء ملاحظہ ہو۔ اسطرحکی تصویرین اکثر اُتاری گئین لیکن ایک حادثہ مین اپنا چشم دیدہ
بیان کرتا ہون۔ چند ہفتہ کا عرصہ گذرا کہ مین مصور مذکور کے مکان پر گیا اور اپنی ایک عزیز
متوفی کی تصویر اُتروائی یعنی ۱۴ مارچ ۱۸۷۲ء کو مین ہمراہی میم گپی صاحبہ ہڈسن مصور کے
مکان پر گیا۔ مین جانتا تھا کہ شاید میرے بڑے بھائی کی تصویر اُتر سکتی ہے کسواسطے کہ اکثر
میم مذکور انھین سے ہمکلام ہوا کرتی تھین لیکن جب ہڈسن صاحب کی مکان پر بیٹھے تو میز کی
حرکت کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ میری ماں اسوقت آئیگی۔ اول مرتبہ ایک مرد کی تصویر
ہاتھ مین تلوار لیے ہوئے اُتر آئی۔ دوسری دفعہ ایک تصویر چند فٹ کے فاصلہ پر اور بھی ظاہر
ہوئی لیکن تیسری مرتبہ میری ماں کی تصویر اُتر آئی جب مین نے دونون عورتونکی تصویرین اپنی بہن کے
پاس شناخت کرنے کو بھیجین تو اُسنے کہا کہ یہ ہماری ماں کی تصویرین ہین لیکن کسی قدر غلطی ہو

اصل مین وہ غلطی مصور کی تھی یعنی وہ تصویر جب اچھی طرح بھری گئی تو وہ غلطی رفع ہوگئی
جب کلان ہین سے مین نے تصویر دیکھی تو معلوم ہوا کہ فی الواقع وہ میری مانکی تصویر
تھی کسواسطے کہ نیچے کا ہونٹھ اور جبڑا کسی قدر نکلا ہوا دکھائی دیا ان دونون تصویرونکے
ہاتھ مین گلدستہ تھے اور یہ دونون تصویرین میری مانکی ایام حیات کے مختلف زمانہ کی تھین
یہ کتاب مطبع مین چھپ رہی تھی کہ کلیفورنیا سے میرے مامون نے لکھا کہ یہ تصویر
میری بہن کی ہے۔
ٹامس سلیٹر صاحب نے اپنے ہمراہ ایک نیا تصویر اُتارنے کا آلہ لیا اور ہڈسن صاحب کے
مکان پر گئے اور روح کی دوسری تصویر اُتروائی صاحب مذکور علم بصارت کے ایک پرانے
عالم ہین اور ویسٹن روڈ مین رہتے ہین۔ اونھون نے خود اپنے مکان پر تصویرین اُتارنا
شروع کین اول مرتبہ اُسنے اپنی بہن کی تصویر اُتاری تو دیکھا کہ اُسکے ساتھ دوسر
اور بھی ہین ایک سر لارڈ بُراہم متوفی اور دوسرا رایٹ وین سے مشابہ تھا اُسکے بعد
سلیٹر صاحب نے بہت سی تصویرین اُتارین اُنہین سے ایک تصویر کسی عورت کی ہے
جو سیاہ وسفید کپڑے پہنے ہوے ہے اور دوسری تصویر صرف دھڑ تک کی ہے اور
سلیٹر صاحب کے سر سے اوپر جھکی ہوئی ہے لوگون نے شناخت کی تو معلوم ہوا کہ سلیٹر صاحب
کی مان کی تصویر ہے جو صاحب مذکور کی کم سنی مین مرگئی تھی۔ علاوہ اسکے ایک اور تصویر
سلیٹر صاحب کے چھوٹے لڑکے کی تصویر کے ہمراہ اُتر آئی۔ امر تنقیح طلب یہ نہین ہے کہ
کہ ان تصاویر کی صحیح شناخت کی گئی یا نہین بلکہ تعجب یہ ہے کہ سلیٹر صاحب نے وہ تصویرین
خود اپنے مکان پر اُتارین ایک مرتبہ صاحب مذکور نے خود اپنی تصویر اُتاری اور
اُسکے ساتھ بھی دوسری تصویر خود بخود پیدا ہوگئی۔ ان صاحب نے ایک عجیب تصویر
اپنی ہمشیرہ متوفی کی اُتاری جسمین اُس تصویر کے چہرہ پر ایک جالی کی نقاب پڑی
ہوئی تھی اور وہ جالی ایسی ہے کہ کبھی نہ دیکھی نہ سُنی۔

خود سلیٹر صاحب نے یہ تصویرین مجکو دکھائین اور وہ حالات بیان کیے جنمین وہ خود بخود
اُتر آئین اسمین شک نہین کہ اور کوئی فریب یا فقرہ اسمین نہین کیا گیا کسواسطے کہ
اور مصور بھی صاحب مذکور کے تصاویر کے صحیح ہونے کی تائید کرتے ہین۔

ولیم صاحب ایم ای ساکن ہیوڈ ہیاٹر نے بھی ۱۰ مہینے کی کوشش کے بعد تین تصویرین
اُتارین علاوہ اسکے ایک مرتبہ اور ایک روح کی تصویر اُتاری گئی اور جب تصویر اُتر چکی
تو وہ روح خود بخود غائب ہوگئی ولیم صاحب نے مجکو ایک خط بھی تحریر کیا ہے کہ ان
تصاویر کے اُتارنے کے وقت کوئی مکر فریب یا شعبدہ کرنے کے واسطے نہین تھا۔

فوٹوگرافی کے برٹش جرنل کے اخبار نویس نے خود ہڈسن صاحب کی دوکان پر اپنے
آلات کے ذریعہ سے تصویرین اُتارین۔

اخبار نویس مذکور جان ہوٹی ساکن کلفٹن کی نسبت حسب ذیل تحریر کرتے ہین کہ
اس شخص نے بیس برس تک مصوری کی تھی۔

ہر ایک شخص جانتا ہے کہ بیٹی صاحب نہایت فہیم اور لیق مصور ہین اور دنیا مین اگر
دھوکا نہین کھا سکتے تو صاحب مذکور بیٹی صاحب کی تحقیقات مین ڈاکٹر ٹامسن
صاحب نے جو پچیس برس سے تصویر اُتارنے کی مشق کرتے تھے بہت مدد دی ان
لوگون نے اپنے ایک دوست کی دکان پر تصویر اُتارنیکا بہت تجربہ کیا یہ دوست انکا عمل حاضرات کا
تجربہ کیا کرتا تھا اور اُسکے پاس ایک عامل سوداگر بھی نوکر تھا بیٹی اور ٹامسن صاحب نے
بیمونکی تصویرین اُتارنا شروع کین چنانچہ چند لمحونکے عرصہ مین تین تصویرین اُتار لین
لیکن وہ تصویرین صاف نہین تھین اگرچہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی عورت کی ہین
ایک تصویر مین کسیقدر نیچے کے بدن کا حصہ معلوم ہوتا ہے دوسری مین تمام دھڑ اور
تیسری مین صرف سر۔ دوسری جا اور نئی تصویرین اُتارین تو ایک مین تھوڑی سی روشن چیز میز سے زمین
تک اُتر آئی معدوسری مین ایک پیچ دار ستون عامل کے سر پر سے اٹھا ہوا دکھائی دیا اور

تیسری مین فقط سر معلوم ہوا۔ اسکے بعد ۱۸۷۳ء مین جو تصویرین اُتاری گئین اُنمین سے پہلی
تصویر مین کوئی چیز نہین اُتری لیکن دوسری تصویر مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ کُہرا اُٹھ رہا ہی
اور اُسمین کوئی شخص کھڑا ہوا ہی ۱۸۷۴ء مین جو تجربے ہوے وہ یہ ہین کہ جو شکلین
عاملون نے بتادی تھین وہ تصویرون سے عیان تھین۔ ایک تصویر مین بہت بڑا
ایک تارا بنا ہوا تھا اور اُسمین انسان کی شکل دُھندلی دکھائی دیتی تھی جب اور
نئی تصویرین اُتاری گئین تو اُسوقت عامل نے یہ بیان کیا کہ اُسکی پشت پر زمین سے روشنی
نکل رہی ہے۔ اور دوسری تصویر کے بارمین اُسنے بیان کیا کہ اُسکے پاؤن سے روشنی
نکل کر تصویر پر پڑتی ہے اور جب تیسری تصویر اُتاری گئی تو اُسنے کہا کہ میز سے آگ نکلتی ہے
اور بہت تیز گرم کہ اُسکی گرمی میرے ہاتھونکو تکلیف دیتی ہی اور آخر کو چلاکر کہا کہ وہ کیا چیز روشن ہی
کیا تمکو نہین معلوم ہوتی۔ جب تصویر اُتر آئی تو معلوم ہوا کہ عامل اُنگلی سے کسی چیز کی طرف
اشارہ کر رہا ہی ایک مرتبہ دو عامل موجود تھے۔ ایک نے بیان کیا کہ ایک سیاہ چیز کھڑی
ہوئی ہے اور دوسرے نے کہا کہ کوئی روشن شے استادہ ہے۔ اور جب تصویر اُتر آئی تو معلوم ہوا
کہ اُن عاملون نے صحیح بیان کیا تھا ایک تو ہلکے رنگ کی تصویر تھی اور دوسری بہت
بڑی شکل تھی اور اُسکے سر پر بہت لمبے لمبے بال تھے۔

بیٹی صاحب نے از راہ عنایت مجکو اس قسم کی ۳۲ تصویرین بھیجی ہین اور اُنکے حالات سے
بھی مجکو مطلع کیا ہی۔ ڈاکٹر تامسن صاحب نے مجھے اجازت دی ہی کہ مجکو اُنکے حالات کے
لکھنے مین اختیار ہی کہ مین بیان کرون کہ ڈاکٹر تامسن صاحب اس بارمین ڈاکٹر بیٹی صاحب کی
تائید کرتے ہین غرضکہ اس قسم کی صدہا تصویرین اُتاری گئین لیکن نصف مین لوگ کامیاب ہوے
اور اُنسے ثابت ہوتا ہی کہ جو شکلین عامل دیکھتے ہین اُنکا وجود ضرور ہی اور برلن کے کتب فروش
نکولی نے جو کچھ دیکھا تھا وہ سب صحیح تھا۔ اگر اُس زمانہ مین عکسی تصویرین اُتر سکتین تو
شاید جو کتب فروش مذکور کے مکان مین روحونکا مجمع رہا کرتا تھا اُسکو ہم آج دیکھ سکتے

ہمکو معلوم ہوا کہ انگلستان کے تین مصورون نے علیحدہ علیحدہ ارواح کی تصاویر عکسی
اُتارین صرف بیٹی صاحب اور ٹامسن صاحب کے تجربے ثبوت قطعی ہین اور اگر سلیڈر صاحب
اور ڈاکٹر ولیم صاحب اور گپی صاحب کی ہیم کی آتاری ہوئی تصویرون پر بھی لحاظ کیا جائے
تو اُس سے ثابت ہے کہ اُن ارواح کا کوئی جسم ضرور رہتا ہے۔ قبل اسکے کہ یہ مضمون ختم
کیا جاوے دو امور کا بیان کر دینا نہایت مناسب ہے۔ اول یہ کہ روح کی نسبت انسان
کی بہت جلد تصویر اُتر آتی ہے۔ اس امر کا پہلے پہل بیٹی صاحب کو خیال ہوا تھا اور بعد
اسکے جب تین تصویرین ہڈسن صاحب کی یہان آتاری گئیتن تو مین نے بھی امر مذکور کا
مشاہدہ کیا۔ دوم یہ کہ ان تصویرون کے گرد بہت سا کپڑا لپٹا ہوا ہوتا ہے یہانتک کہ
صرف چہرا ہی شناخت کیواسطے دکھائی دیتا ہے۔

خلاصہ بیان موکلون کے روحانی اور جسمانی ظہور کا

چونکہ ہمنے اُن امور عجیب و غریب کا تذکرہ نہین کیا جو مختلف قسم کے عاملونکے روبرو
ظہور مین آتی ہین لہذا اُنکی فہرست ذیل مین درج کیجاتی ہے اُن امور کی دو طور پر
تقسیم کیجا سکتی ہے اول جسمانی۔ یعنی جو جسام سے متعلق ہے۔ دوم ذہنی یعنی جو
امور بذریعۂ عاملون کے روحون سے ظاہر ہوتے ہین۔

اصل جسمانی امور حسب ذیل بیان کیے جاتے ہین۔

۱۔ ہر قسم کی آواز کا پیدا ہونا۔ جسام کا وزن بدل جانا۔ بے مدد انسان اجسام کا حرکت کرنا
اور ہوا مین معلق ہو جانا اور عاملونکا بند کمرون مین چلے جانا اور وہان سے پھر نکل آنا
اور اُنکا آہنی ہتھکڑیان اور بیڑیون مین سے نکل آنا جیسا کہ امریکا مین ہوا کرتا ہے۔
۲۔ آگ کا جسم پر اثر نہ کرنا جیسا کہ سابق مین ذکر ہو چکا ہے۔
۳۔ کاغذ پر خود لکھ جانا۔ اکثر لوگونکے سامنے پنسل آپسے آپ اُٹھا اور کاغذ پر کچھ تحریر ہو گیا

اکثر ایسا ہوا ہی کہ کاغذات کو دس اور بیس لمحہ کے درمیان مین اٹھایا تو اسکے حروف تر تھے۔ کولمن صاحب کی شہادت مندرجہ رپورٹ مناظرہ صفحہ ۱۴۳ و تصدیق لارڈ دیا تھوک صفحہ ۱۵۰۔ ملاحظہ ہو۔

پوسٹن روڈ کے مکان نمبر ۱۳۷ مین ٹامس سلیٹر صاحب روحون سے یون ہمکلام ہوتے ہین۔ ایک چھوٹا ٹکڑا پنسل کا دو انچ کے ایک آٹھوین حصہ کے برابر لمبا مع سلیٹ کے میز پر ایک روشن کمرے مین رکھدیتے تھے چند لمحہ کے بعد ایسی آواز آتی تھی کہ گویا کوئی شخص لکھ رہا ہی بعض اوقات یہ سلیٹ صاحب مذکور اور دیگر اشخاص کے درمیان مین کھڑی ہو جاتی ہے۔

۴۔ مختلف قسم کے باجے خود بخود بجنے لگتے ہین اور اکثر عاملونکے سامنے نئے نئے راگ اور راگنیان گانیکی از خود آواز آنے لگتی ہے۔ اکثر ہوم صاحب کے روبرو بھی ایسا ہوتا ہی

۵۔ روشن شکلون اور چنگاریون اور ستارون اور بادلونکا آپ ہی آپ ظاہر ہو جانا۔ یا چلتے ہوے ہاتھ اور شکلونکا پیدا ہو جانا سوا چہرہ اور ہاتھونکے یہ اشکال سر سے پاؤن تک کپڑونمین لپٹی ہوئی ہوتی ہین۔ انسانی جسم اور چیزونکو ہٹا سکتی ہین اور حاضرین جلسہ انکو محسوس بھی کر سکتے ہین۔ بارہا ایسا ہوتا ہی کہ صرف چند اشخاص ان اشکال مذکور کو دیکھ سکتے ہین لیکن ایسی حالت مین انکے ہاتھ مین ایک پھول یا قلم ضرور ہوتا ہی اور یہ پھول اور قلم اور لوگونکو متحرک دکھائی دیتا ہی بعض اوقات یہ شکلین صاف باتین کرتی ہین کل حاضرین جلسہ صرف آواز سنتے ہین لیکن عامل کو وہ شکل دکھائی دیتی ہی۔ اکثر اشکال مذکور کے لباس مین سے امتحاناً ٹکڑے کاٹ لیے گئے لیکن وہ پارچہ تھوڑے ہی عرصہ مین غائب ہو گئے۔ کبھی کبھی پھول بھی موکلون سے منگوائے گئے۔ بعض انمین کے غائب ہو گئے اور بعض بہت عرصہ تک رہے۔ ناظرین کتاب کو یہ خیال نکرنا چاہیے کہ یہ اشکال اصل مین خود روحین ہین بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ وہ روحین تھوڑے عرصہ کیواسطے

اشکال پیدا کر لیتے ہین تاکہ اُنکے دوست واحباب اُنکی شناخت کرسکین پس تو گویا یہ
اعتراض باقی نہین رہتا کہ بھوت پریت کپڑے یا زرہ یا لکڑی نہین رکھ سکتے۔
۱۰۔ روحونکی تصویر عکسی اُتر آنا۔ ان تصاویر سے ان مشاہدات کی تصدیق ہوتی ہے
جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا۔ اب ہم خاص خاص امور [illegible] کا حسب ذیل تذکرہ کرتے ہین۔
۱۔ اکثر عامل حالت بیہوشی مین ایسے [illegible] امور کے بارے مین جوابات لکھ دیتے
ہین جنکی اُنکو خود خبر نہین ہوتی یا جسکے [illegible] تحریر کرتے [illegible]
بارہا وہ جوابات بہت صحیح ہوتے ہین [illegible] وہ لوگ [illegible]
قسم کی تحریر بذریعہ ایک کل کے کیجاتی ہے جسکو پلینچٹ کہتے ہین۔ اکثر جوابات کا
سوا دخط مختلف ہوتا ہی بعض اوقات [illegible] لکھ دیتی ہے اور جواب [illegible]
زبان مین ہوتا ہی جس سے عامل کو واقفیت نہین ہوتی۔
۲۔ بعض عامل اُن متوفی اشخاص کی روحونکو دیکھتے ہین جنسے وہ واقف نہین
ہوتے اور اُنکے ایسے صحیح صحیح پتے اور نشانات بتاتے ہین کہ دوست واحباب اُنکو
اچھی طرح شناخت کر لیتے ہین۔ اکثر عامل صرف آواز ہی سنتے ہین اور اُنکے ذریعہ سے
نام اور تاریخ اور جگہ بتا دیتے ہین۔ بعض عامل ہر زبان کے سربمہر خطوط کو پڑھ
لیتے ہین اور صحیح صحیح جواب دیتے ہین۔
۳۔ جب عامل بیہوش ہونے لگتا ہی تو ایسے مقدمات مین بحث کرتا ہی جو اُسکی لیاقت سے
بہت زیادہ ہوتا ہی۔ سرجنٹ کاک صاحب کا بیان ہی کہ مین نے ایک جاہل کو
حالت بیہوشی مین بڑے حکما سے ادراک اور علم غیب اور قضا و قدر کے بارے مین بحث
کرتے ہوے دیکھا۔ [illegible] سوالات کیے اور اُنکے جواب [illegible] نہایت صحیح اور
فصاحت کے ساتھ پائے گئے لیکن یہ واقعہ تھا کہ جب وہ ہوش مین آگیا تو [illegible]
[illegible] جواب بھی نہین دے سکتا تھا اور عام خیالات بھی عمدہ زبان مین نہین ادا کرسکتا تھا۔

موسومہ بہ داث اسے مائی کی جلد دوم صفحہ ۲۴۴ ملاحظہ ہو مین خود اس امر کی تصدیق کرتا ہون کہ امور مذکورہ بالا مین مبالغہ نہین کیا گیا۔ ہارڈنگ اور شیلی صاحب کی میم اور بیپل صاحب کا بیان ہے کہ حالت بیہوشی مین عامل اُس فصاحت اور بلاغت سے بیان کرتے ہین کہ بڑے سے بڑا فصیح اور واعظ اُن خیالات کو زیادہ عمدہ طور سے ادا نہین کرسکتا۔

۴۔ اکثر عاملون کے سر پر کوئی آجاتا ہے اور عامل اُسی شے کی طرح پر بولتے ہین اور دیکھتے ہین اور حرکات کرتے ہین جو اسکے سر پر ہے اور بعض اوقات مثل مس اونس کی مختلف زبانین بولنے لگتے ہین۔ جب عامل زیادہ کھیلنے کو دنے لگتا ہے تو لوگ کہتے ہین کہ اسکے سر پر کوئی شیطان آتا ہے۔

۵۔ بعض اوقات عامل لوگ صرف ہاتھ رکھ دینے سے زخم اچھا کر دیتے ہین اور بعض اوقات بیہوشی کی حالت مین وہ لوگ مرض کی صحیح تشخیص کرکے علاج کرتے ہین اور اندرونی حالات کی من وعن کیفیت بتا دیتے ہین۔ روحانی امور اُن لوگون کے لیے کوئی عمدہ شہادت نہین ہین جنکو عمل حاضرات کی طرف کوئی عقیدہ نہین۔ اور اگر اُن امور کے ذریعہ سے کسیقدر عقیدہ ہوتا بھی ہے تو بعد سخت و مشکل امتحانات کے ہوتا ہے روحانی اور جسمانی امور کو ایک دوسرے سے ایسا تعلق ہے کہ گویا وہ باہم لازم ملزوم اور شرط مشروط ہین۔ اور جو لوگ تجربہ کار ہین وہ اسمین ہرگز شک نہ کرینگے۔

صرف جسمانی امور بھی بطور خود ایک قسم کی شہادت ہین اور اُنکا ثبوت ایک دوسرے سے بطور خود ہوا کرتا ہے۔ ایسے سانحہ بیس برس سے ہو رہے ہین لوگون نے خیالات دوڑائے اور اُنکی تصریح کرنا چاہی لیکن اُن لوگون کی تشفی تصریح مذکورہ سے نہین ہوئی جنھون نے اُنکا مکرر سہ کرر مشاہدہ کیا۔ حکما۔ علما۔ اطبا۔ متقیین۔ اور ہر قسم کے اشخاص نے اُنکی آزمائش کی لیکن ہمیشہ یہ نتیجہ ہوا کہ یا تو وہ لوگ صحیح وجہ دریافت نکر سکے یا عمل حاضرات

کے معتقد ہوگئے۔
اسمین شک نہین کہ بہت سے شعبدہ باز ایسے ہین کہ وہ اصلی امور متعلقہ عمل حاضرات
کی تقلید کرنا چاہتے ہین لیکن ایسے لوگ بہت کم ہین اور اُنکی آزمائش کرنے پر آخر کار اُنکا
شعبدہ کھل جاتا ہی۔ اکثر امور متعلقہ عمل حاضرات ایسے ہین جنکی نقل کسی طرح سے نہین ہوسکتی
جب لائق اور فہیم علما امور متعلقہ روحانیات کا اپنے ہی مکان مین مشاہدہ کرتے ہین اور
اُنکی آزمائش کرکے بیان کرتے ہین کہ وہ کچھ نہ کچھ ضرور ہی اصلیت رکھتے ہین تو جبار زور سے
یہ بیان کرتے ہین کہ ایسے امور پر ہم بلا اچھی شہادت کے اعتبار نہ کرینگے اور اُنکی
تصدیق کے واسطے کروک صاحب سے زیادہ معتبر گواہونکی ضرورت ہی۔ اور جب
ایک مرتبہ تصدیق ہوجاتی ہے تو پھر مکرر تصدیق کی تصدیق کرائی جاتی ہی۔ غرضکہ دس برس
سے دنیا بھر مین اسی قسم کی تصدیق کی گئی اور لاکھون حد درجہ کے مشکوک مزاج امریکا کے
باشندے معتقد ہوگئے۔ اور امور متعلقہ عمل حاضرات کی تصدیق کی تصدیق امریکا کے
کیمیا گر علامہ رابرٹ ہیر نے اور لا کی تھی۔ دو برس بعد جج اڈمنڈز صاحب نے بھی تحقیقات
کثیر کے تصدیق کی بعد صاحب مذکور کے علامہ میپ صاحب نے ویسا ہی کیا۔ ملک فرانس
مین امور جسمانی کی تائید ۱۸۵۳ء مین کونٹ گسپارن نے اور بعد اُسکے فرانس کے ریاضی دان اور
ہر درجہ کے مہندسون نے اور ۱۸۵۴ء مین جنیوا کے علامہ تھیوری نے کی تھی۔ انگلستان
مین بھی علامہ مارگن ڈاکٹر لاک ہارٹ رابرٹسن اڈالفس ترلوپ۔ رابرٹ چیمبرس سیرجنٹ
کاکس۔ مسٹر وارلی۔ اور کمیٹی مناظرین نے بعض امور متعلقہ عمل حاضرات۔ اور ولیم کروک صاحب
نے دو مشہور عاملون کے ساتھ ۳ برس کی تحقیقات کے بعد کل جسمانی کی تحقیقات کی۔ علاوہ
اسکے سب سے بہت بڑی شاہد جسمانی امور روحانیات کی تصدیق کنندہ تصویر عکسی ہی۔ اس
شاہد کی نسبت کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ اُسنے جنبہ داری کی یا وہ بھی تابع توہمات کے ہی۔ اور
یہ شاید ایسا ہی کہ جسکی شہادت عدالتون مین بھی لیجاتی ہے بغرض تاقی تے اس شہادت کے

خلاف کوئی امر نہین پیش کیا۔ لہذا ہماری رائے یہ ہو کہ امور متعلقہ عمل حاضرات کی زیادہ
تصدیق کی ضرورت نہین کسواسطے کہ انکا ثبوت اُسی سطح پر ہو چکا ہو جس طرح پر امور
طبیعی کا ہو چکا ہو۔ جس حالت مین مخالفین یہ ثابت کر دین کہ بڑے بڑے لئیق اور فہیم
دھوکا کھا گئے اور یہ لوگ انکے اقوال کے معتقد ہو جاوین اُس حالت مین معتقدین
عمل حاضرات کو زیادہ تصدیق کرنیکی ضرورت ہوگی۔
چونکہ شہادت اور ثبوت کی وہ کیفیت ہو جسکا سابق مین ذکر ہو چکا لہذا ہمکو یہ خیال کرنا
چاہیے کہ زمانہ جدید کا عمل حاضرات بہت صحیح ہو اب صرف خلاصہ طور پر یہ بیان کرنا
رہ گیا ہو کہ عمل حاضرات سے کیا فائدے نتیج ہوتے ہین۔

عمل حاضرات کے نتائج تاریخی

زمانۂ جدید کے عمل حاضرات سے جو نتائج پیدا ہوتے ہین وہ دو قسم کے ہین۔ اول
یہ کہ اُسکی وجہ سے اُن امور کی توجیہ ہو جاتی ہے جنکو علوم طبیعات ثابت نہ کر سکے۔ دوسرے
یہ کہ اُس سے انسان کے آیندہ حالات کسیقدر ظاہر ہوتے ہین۔ وہ بعض امور جو علم سے
نہین ثابت ہو سکتے اور جنکی تصریح عمل حاضرات سے ہوتی ہے۔
۱۔ یہ ایک بڑی بات ہو کہ عامل لوگ سقراط کو فہیم سمجھتے ہین اور اُسکی روح کا ابھی تک
باقی رہنا خیال کرتے ہین برخلاف اِسکے وہ لوگ جو عمل حاضرات کے قائل نہین اُنکا یہ
قول ہو کہ سقراط کم فہم اور متعصب شخص تھا اور جو کچھ اُسنے بیان کیا وہ صرف اُسکے
توہمات تھے۔ غرضکہ عمل حاضرات پر اعتقاد کرنے سے ایک یہ بھی فائدہ ہوتا ہو کہ
سقراط کی نسبت اتہام مذکور نہین لگایا جاتا۔
۲۔ زمانہ سابق مین جو غیب سے ندا آتی تھی عمل حاضرات کے بموجب وہ ندائ غیبی بھی
صحیح ہو اِس امر کی بحث کرنے مین کہ پتھیا کے دیوتا زمانہ سابق مین تو آیندہ کے حالات

بتا دیتے تھے اب کیون نہین بتاتے پلوٹارک صاحب بیان کرتے ہین کہ جب بادشاہ وغیرہ امور مملکت وغیرہ کے بارے مین مورتون سے استفسار کرتے تھے تو جوابات بطور معمہ کے ملتے تھے تاکہ ہر ایک شخص کے سمجھنے سے رفاہ عام مین خلل نہ واقع ہوا ور جب کوئی شخص اپنے بارے مین حال دریافت کرتا تھا تو بہت صاف الفاظ مین جواب ملتا تھا اور اکثر لوگ یہ اعتراض کرتے تھے کہ یہ دیوتا کا کلام نہین ہے۔ ان جوابات مین کبھی غلطی نہین واقع ہوتی تھی بلکہ ہمیشہ ایسے صحیح ہوا کرتے تھے کہ یونان بھر کے لوگ اکثر وہان نذرین چڑھاتے تھے۔ اسیطرح پر مندر پمپانس سے بھی جوابات ملا کرتے تھے اور ان جوابات مین بھی کبھی غلطی نہین واقع ہوتی تھی۔ ہماری دانست مین ایسی پیش گوئیان اصل مین فریبیونکے شعبدے ہوتے تو پلوٹارک اپنی کتاب مین ہرگز نہ لکھتا۔ اور انکی غلطی اس امر سے بھی نہین ثابت ہوتی یعنی اگر کوئی یہ کہے کہ ان مندرونکے پجاریونکو لوگ رشوت دیکر جواب منگوایا کرتے تھے کسواسطے کہ زمانہ سابق کے بڑے بڑے تجربہ کار لوگون نے انکا امتحان کیا اور نیز انکا ثبوت امور متعلقہ عمل حاضرات زمانہ جدید سے بھی موجود ہے۔

۳۔ انجیل شریف کے عہدنامہ جدید اور قدیم مین بھی تذکرہ روحانیات بھرا ہوا ہے اور صرف اونھین لوگونکو انجیل شریف پر اعتبار ہو سکتا ہے جنکو عمل حاضرات پر اعتبار ہے ایسے لوگونکو اس امر کے سمجھنے کی کوئی ضرورت نہین کہ دیوار پر خود بخود تحریر اسوقت کیونکر نمایان ہو گئی جسوقت بادشاہ بیلشاذر جلسہ مین مصروف تھا اور نیبوکدنضر کے روشن آتش خانہ مین سے تین آدمی صحیح و سالم کیونکر نکل آئے۔ ان لوگون کو سینٹ پال صاحب کے تذکرہ روحانیات کے سمجھنے مین کوئی دقت نہین واقع ہوئی حضرت عیسٰی کا شیاطین کو نکال دینا اور پانی کو شراب کر دینا اور روٹی اور مچھلی پانچ ہزار آدمیونکو کھلانا بھی صحیح ہے وہ قوت جسنے یہ باتین پیدا کین ہم لوگون مین ہر وقت موجود رہا کرتی ہے۔

۴۔ اولیا اور اصفیا کے معجزات اور کرامات بھی عمل حاضرات سے متعلق ہین مثلاً

سنیٹ … نے ہزار ہا آدمیون کے سامنے ونکو اپنے اعجاز دکھائے - انکو خود حیرت تھی کہ یہ قوت انکو کیونکر حاصل ہو گئی - غرضنکہ عاملون کو ایسی کرامات کے ظاہر ہونیکا یا سنیٹ فرانس سی تی ہی ایسی اور سنیٹ تھرزا کے ہوا مین معلق ہوجانے پر بلا ثبوت کے اعتقاد رہے

۵- عاملونکو ان روبکاریون سے بھی بہت بڑا فائدہ ہوتا ہے جنمین ساحر مجرم قرار دیے جاتے ہین کیونکہ ساحرون کے بیانات مین سے بھی اکثر امور ایسے ہوتے ہین جنکا وہ لوگ خود بھی مشاہدہ کیے ہوتے ہین - عام لوگ عجیب عجیب طرح نتائج ساحرون کے نسبت پیدا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ شیاطین وغیرہ اُنکے قابو مین ہین لیکن عامل صحیح صحیح حال دریافت کرلیتے ہین اور وہی وجہ سحر دریافت کر لیتے ہین -

۱۸۶۵ء مین بمقام کارک. ایک ساحر اس امر کا مجرم قرار دیا گیا کہ اُسنے ایک کم عمر لڑکی پر سحر کر دیا تھا - اس لڑکی کو بڑی زور وشور سے دورہ آیا کرتا تھا تھا اور جو لوگ وہان پر موجود تھے اونھون نے بیان کیا کہ ایک لمحہ بھر مین وہ لڑکی اپنے بستر سے غائب ہوجاتی تھی اور خودبخود اُس بند صندوق کے اندر ہو جایا کرتی تھی جسمین ململ کے تھان بھرے ہوے تھے اور کبھی ایسا ہوتا تھا کہ وہ دو چار پائیون کے درمیان مین ہوجایا کرتی تھی ایک مرتبہ لوگون نے امتحاناً اُسکو دو کھڑے ہوے شہتیرون پر اسطرح بٹھا دیا کہ بے زینہ کے اُتر نہ سکے - روبکاری مذکور مین یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ لڑکی جہان جاتی تھی وہان کوئی شخص نامعلوم سنگ ریزے اسپر مارتا تھا اور وہ سنگ ریزے جب زمین پر گرتے تھے تو غائب ہوجاتے تھے ایک مرتبہ اُس لڑکی نے خود بھی اور ایک دوسرے شخص نے ایک ایک سنگریزہ فوراً اُٹھا کر کپڑے مین باندھ لیا مگر وہ غائب ہو گئے اور گرہ بندھی رہی - اگر سحر کے مقدمات کی رپورٹین پڑھی جاوین تو اس قسم کے ہزار ہا حالات موجود ہین -

۶- زمانہ جدید کے رومن کیتھولک لوگ انکے معجزات بھی سمجھ مین آجاتے ہین یعنی جو رومن مذہب رومن کیتھولک سے زیادہ محبت رکھتے ہین وہ حضرت مریم علیہا السلام اور ہر دیگر اولیا

[illegible] جیسا کہ [illegible] ہیں۔

۷۔ [illegible] ہے کہ [illegible] لوگون کا یہ عقیدہ صحیح ہے کہ [illegible] دنیا دیکھ سکتے ہین جو ہر ایک نہین دیکھ سکتا یہ امر مشہور ہے کہ اکثر [illegible] مقامات مین زیادہ ہوتے ہین۔ اور چونکہ وہانکے لوگ زیادہ شائستہ نہین ہوتے لہذا اُنکو اس قسم کے خیالات بحالت مجموعی کیے جاتے ہین مگر ممکن ہے کہ [illegible] اعتقادات کی بابت تجربے کیے ہوا وہ ہر ایک عامل کو معلوم ہے کہ ملک [illegible] وجہ سے بہ نسبت دیگر حصص ممالک متحدہ کے امور متعلقہ [illegible] زیادہ ظہور ہوتا ہے۔

۸۔ دعا کا اثر بھی عمل حاضرات سے ظاہر ہوتا ہے اکثر دعا مانگنے کے بعد جواب ملتا ہے اگرچہ وہ جواب منجانب اللہ نہو جو لوگ زیادہ بیغرضی سے دعا مانگتے ہین اُنکے پاس روحین زیادہ ہجوم کرتی ہین اور بذریعہ عاملون کے جواب دیدیتی ہین ـــ جارج مولر صاحب ساکن برسٹل ۴۴ برس سے دعا ہی کے ذریعہ سے اپنی بسر اوقات اور لوگونکو خیرات بھی کرتے ہین۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ اس بارے مین ایک مباحثہ ہوا تھا اس موقع پر ضرور تھا کہ کتاب موسومہ بہ نیرٹو آف سم آف دی لارڈز ڈیلنگز وتھ جارج مولر پیش کرنا ضرور تھی کیونکہ اُس سے ثابت ہے کہ بہ نسبت ترکیب سر ہنری ٹامسن صاحب کی دعا کے حصول جواب کا زیادہ ثبوت ہے۔ اِس کتاب مین ہر سال کا جمع خرچ صحیح طور پر لکھا ہوا ہے صاحب مذکور نے کبھی کسی سے ایک حبہ تک نہین لیا اور نہ کبھی چندہ ہونے دیا تاہم ۱۸۳۴ء سے آج تک وہ شخص مع اپنی اہل و عیال کے بسر اوقات کرتا رہا اور ایک مدرسہ تیار کیا جسمین چار ہزار یتیم لڑکے تعلیم پاتے ہین صدہا مرتبہ ایسا بھی ہوا ہے کہ اُسکے مکان مین ایک ٹکڑا روٹی کا بھی نہ تھا اور نہ روپیہ تھا کہ لڑکونکے لیے روٹی یا دودھ یا شکر مول لیتا۔ مگر اُسکو کسی نے یہ نہ دیکھا ہوگا کہ اُسنے ایک شی بھی ایک دن کے وعدہ پر قرض مول لی ہو تینتیس برس کے عرصہ مین کوئی دن ایسا نہین ہوا کہ وہ لوگ جو

صاحب مذکور سے متعلق ہین بے آب و غذا فاقہ سے بیٹھے رہین - الغرض اس شخص کو سوتہ
غیب ہو اور اسکے بارے مین چالیس برس سے مباحثہ ہو رہا ہے - عالمونکا اس بارے مین
یہ قول ہے کہ چونکہ یہ شخص ہمیشہ امور نیک مین مصروف رہتا ہے لہذا لوگ اسکی ہمیشہ مدد
کرتے رہتے ہین - لیکن یہ قول اس حالت مین صحیح ہوتا جب کبھی ایسا بھی ہوجاتا کہ اسکو
مدد نہ پہونچ سکے اور سب متعلقین اسکے فاقہ کرکے بیٹھ رہین - ہم دیکھتے ہین کہ ضروریات
روزمرہ اسکے ہمیشہ برابر رفع ہوتے رہتے ہین اور دوسرے دن کے واسطے [illegible]
مولر صاحب کے پاس باقی نہین رہتا -

۹ - عمل حاضرات کے ذریعہ سے ان مخفی امور کی بھی تصریح ہو [illegible]
حاضرات کے قبل ہوا کرتی تھی - [illegible] صاحب نے اپنی کتاب مین [illegible]
بھی تذکرہ کیا ہے اس موقع پر انکو بتفصیل بیان کرتا ہے - [illegible]
لوگونکے آگاہ کرنے کو بیان کیجاتی ہے [illegible] مین [illegible] صاحب [illegible]
لکھی اور اسمین یہ حال لکھا کہ اسکے مکان مین جو گریٹ بیلنگز ضلع سفک مین واقع [illegible]
یوم تک گھنٹے خودبخود بجا کیے لوگون نے اس آواز کی وجہ دریافت کرنے کے واسطے [illegible]
کی لیکن کوئی حال نہ معلوم ہوا لہذا اُسنے [illegible]
کہ چوہے اور بند رگھنٹہ ہلاتے ہونگے - لیکن انگلستان کے [illegible] مقامات [illegible]
خطوط آئے کہ ہمارے مکانات مین بھی اسی قسم کی آواز بہت زیادہ عرصہ تک آیا کرتی [illegible]
ایک مکان مین ۹ مہینہ تک ایسی ہی آواز آیا کی - گرین وچ ہاسپٹل مین بھی [illegible]
بجنے کی آواز آیا کی اور بڑے بڑے عالم اسکی وجہ نہ دریافت کرسکے - ایک پادری نے
تحریر کیا کہ جبسے مین اس جگہ پر مقرر ہوا ہون اسکو ۹ برس کا زمانہ ہوا اور جبسے آجتک بلکہ
۸ برس قبل سے اس مکان مین عجیب قسم کے خودبخود حرکات ہوتے ہین - ایک اور شخص نے یہ تحریر
کیا کہ میرے سامنے بیس برس سے اور دیگر اشخاص کے بیانات کے بموجب ۶۰ برس سے

خود بخود اکثر افعال ظاہر ہوتے ہین - غرضکہ ان امور کو شعبدہ کسیطرح نہین کہہ سکتے اور انکی تصحیح عمل حاضرات کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے میجر مور صاحب کی کتاب مذکور نہایت کمیاب ہے لیکن اسکا خلاصہ اوین صاحب کی کتاب ڈی بی ٹیبل لینڈ مین درج ہے -

۱ عمل حاضرات کے ذریعہ سے اجسام ہوائیکا وجود اور انسے افعال کا سرزد ہونا بطرح ثابت ہو کہ علم... حاصل ہو جاتا ہے کسواسطے کہ اسکے ذریعہ سے وہ اجسام ثابت ہوتے ہین جو قبل اسکے انسان نہین خیال کر سکتا تھا علاوہ انکے اسکے بموجب خیال کرنا بے مغز کی اور شعور کی باتین کرنا بے جسم کے ثابت ہو - فلسفہ کے بموجب انسان مرجاتا ہے تو پھر کچھ نہین باقی رہتا - لیکن عمل حاضرات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد زوال جسم روح انسان باقی رہتی ہے اور ہمارے مرے ہوے دوست احباب اگرچہ ہمکو نہین دکھائی دیتے لیکن ہر وقت موجود ہین - اکثر لوگونکو یہ شک رہتا ہے کہ آخرت کوئی شے ہے یا نہین - لیکن مرنے کے بعد زندہ رہنا عمل حاضرات سے ثابت ہے روحون سے ہمکلام ہوکر حال آیندہ معلوم ہونے سے جو یقین ہو جاتا ہے وہ ایک میرے دوست پادری کی تحریر ذیل سے ظاہر ہے اور یہ تحریر انکی بعد مشاہدہ کرنے امور متعلقہ عمل حاضرات کے ہوتی تھی -

پہلے میرا خیال نسبت موت انسان کے اور تھا لیکن اب بدل گیا - میرے لڑکون کے مرنے کی وجہ سے سابق مین مجکو نہایت رنج ہوا تھا لیکن مجکو اب زندگی آیندہ کی نسبت یقین کامل ہو گیا اور اب مین وہ شخص نہین باقی رہا جو سابق مین تھا چنانچہ یہ اثر زمانہ جدید کے عمل حاضرات کا اس شخص کے دل پر ہوا جسکا سابق مین صرف اصول مذہب عیسائی کا اعتقاد تھا اور یہی اثر جواب ان اشخاص کے سوال کا ہے جو پوچھتے ہین کہ عمل حاضرات سے کیا فائدہ - اصول مذہب کے بموجب صرف عقیدہ ہی عقیدہ ہوتا ہے لیکن عمل حاضرات کی وجہ

سے تجربہ حاصل ہوجاتا ہی

نتائج عمل حاضرات متعلق بہ اخلاق

اب ہم انسان کی ماہیت کی تصریح کرتے ہین اور یہ بذریعہ ہمکلامی ارواح کے معلوم ہوئی ماہیت انسان خلاصہ طور پر حسب ذیل درج کیجاتی ہے۔

۱۔ انسان دو چیزون سے مرکب ہی ایک جسم دوسرے روح۔ روح جسم مین ہر مقام پر موجود ہی۔ اور روح وجسم دونون ایک ہی وقت مین پیدا ہوتے ہین۔

۲۔ مرجانے کے بعد روح علیحدہ ہوجاتی ہے اور اسمین کسی قسم کا تبدل و تغیر نہین ہوجاتا ہی۔

۳۔ ہر ایک شخص کا مرنے کے بعد ادراک اور وجدان بڑھتا جاتا ہی۔

۴۔ عاملون کے ذریعہ سے روحین انسان سے ہمکلام ہوسکتی ہین۔ روحین اُن لوگونکے پاس زیادہ جاتی ہین اور اُنکی مدد کرتی ہین جو لوگ اُنسے محبت کرتے ہین۔

امور مذکور کے پڑھنے سے اکثر اعتراضات پیدا ہوتے ہین لیکن اُنکے جوابات کے لیے اوین صاحب ہڈسن صاحب علامہ مہیر صاحب کے کتب و فاتر متعلقہ عمل حاضرات دیکھنا چاہیے ہین۔ یہان پر مجکو کسیقدر تفصیل اسکی کرنا چاہیے کہ قیاسات متعلقہ عمل حاضرات سے کسطرح پر تہذیب اخلاق پیدا ہوتا ہی۔ دربارہ تحریر کرنے مضمون ہذا کے اُن خطوط کا اندراج ضرور ہی جو علامۂ ہکسلی صاحب نے کمیٹی مناظرین کو لکھے تھے۔ صاحب مذکور یون بیان کرتے ہین۔ کہ اگر امور متعلق عمل حاضرات صحیح بھی فرض کیے جاوین تاہم مین اُنکو نہین پسند کرتا۔ اور میرے نزدیک اُن امور پر لحاظ کرنا اسیطرح ہی جس طرح پر کسی پرانے قصبہ کی ضعیف عورت کی گفتگو سُنکر اسپر لحاظ کیا جاسے۔ اور اگر عامل ویسے عقیل و فہیم نہین ہین جیسے کہ اُنکے دوست واحباب بیان کرتے ہین تو مین انکو بھی مثل ضعیف عورتونکے سمجھتا ہون اگرچہ صاحب

مذکورہ نے اس فقرہ مین عالمونکی بہت بڑی ہجو کی ہے تاہم اگر یہ ثابت کردیا جاے کہ موت کے بعد انسان زندہ رہتا ہے تو یقین کامل ہے کہ وہ عالمون کو زنان ضعیف سے مشابہت نہ دینگے۔ اکثر علما امور متعلقہ عمل حاضرات کو روحون سے نہین منسوب کرتے اور کہتے ہین کہ روحین ایسے عام امور کی نسبت عالمون سے ہرگز ہمکلامی نہ کرینگی۔ لیکن علامہ ہکسلی صاحب اس سے انکار کرتے ہین۔ اُنکا قول یہ ہے کہ ہر ایک علت کے واسطے معلول ضرور ہے اور ممکن نہین کہ عادات جو اکثر حالات مین موروثی ہوتے ہین بلا کسی وجہ کے فوراً تبدیل ہوجاوین اور ممکن ہے کہ جو انسان دنیا پر لہو و لعب مین مصروف رہے ہون وہ بعد مرنے کے بھی انھین کیفیات مین مشغول رہتے ہون۔ وہ روحین یکبارگی پاک و صاف ہرگز نہین ہوسکتین۔ بذریعہ عمل حاضرات کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب لوگونکے قواے ذہنی کی تکمیل بعد مرنیکے ہوتی ہے اگر دنیا مین انسان اچھی ترقی کرتا ہے تو مرنے کے بعد بھی اُسکی ویسی ہی بلکہ اُس سے بھی زیادہ ترقی ہوتی ہے اور اگر انسان دنیا مین کم ترقی کرتا ہے تو بعد وفات بھی اُسکی ترقی مین ویسا ہی تنزل رہتا ہے ہربرٹ اسپنسر صاحب کا یہ قول تھا کہ تعلیم انسان کی عمدہ مرتبہ تدبیر ہے کہ اُسکو اُسکی راے پر چھوڑ دے اپنے افعال کے نتائج سے وہ آپ ہی تجربہ کرلیگا۔ لیکن عمل حاضرات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نتائج افعال انسانی بعد وفات پیدا ہوتے ہین۔ ثواب عذاب کوئی شے نہین بلکہ اصل یہ ہے کہ انسان جیسے افعال و اطوار اپنے دنیا مین رکھتا ہے ویسی ترقی یا تنزل اُسکا بعد موت بھی ہوتا ہے۔ اور جو شخص دنیا مین اپنی اغراض کو دیگر اشخاص کے اغراض و بہبودی پر فوقیت نہ دے وہ نہایت خوش اطوار اور نیک افعال انسان ہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ بعد ممات خیالات خودغرضی بالکل معدوم ہوجاینگے اور دوسرونکے رفاہ و بہبودیکے افکار مین ترقی ہوگی۔

مثل علامہ ہکسلی کے عالم بھی روحونکی بیہودہ گفتگو کی جانب متوجہ نہین ہوتے لیکن یہ

خیال کرنا چاہیے کہ ایسی بیہودہ گفتگو واقع مین کوئی روح کرتی ہے کسواسطے کہ اکثر لوگ جو
نشست عمل حاضرات مین شریک ہوتے ہین وہ صرف تماشہ بینی کی غرض سے آیا کرتے ہین
لہذا ممکن نہین کہ ایسی نشستونمین وہ روحین آئین جو عمدہ تر کامون مین مشغول رہتی ہین
اگر یہ ثابت کردیا جاے کہ بعد مرنیکے بھی انسان گفتگو کرتا رہتا ہو لیکن اس حالت مین عقل کا
زیادہ کام ہو تو یقین ہے کہ علامہ ہکسلی صاحب تعلیم مین بہ نسبت حال کے زیادہ کوشش
کرینگے۔ اسمین شک نہین کہ علامہ مذکور ان امور کو زیادہ تر مفید سمجھین گے جو زندگی
حال یا آیندہ سے متعلق ہین لیکن یہ بھی ثابت ہوگیا ہو کہ عمل حاضرات سے یہ امر حاصل
ہوتا ہو۔ عامل جو اپنے تجربہ روزمرہ سے حالات آیندہ کی وقفیت رکھتا ہو وہ بہ نسبت
دیگر اصول مذاہب اور علم فلسفہ کے اپنے قواے ذہنی کی زیادہ تر ترقی کرتا رہتا ہو۔
اسلیے کہ اسکو معلوم ہو کہ یہان اگر لہو ولعب کی جانب زیادہ مصروف رہے گا تو بعد
مرنے کے زیادہ تکلیف ہوگی اور اگر یہان عمدہ امور کی جانب متوجہ رہیگا تو آخرت مین
عمدہ ترقی حاصل کریگا اور اسیوجہ سے وہ شہوات انسانی اور جھوٹ اور خود غرضی اور تعیش
سے محترز رہا کرتا ہو وہ کوئی جرم اس خیال سے نہین کرتا کہ آیندہ اسکے نتائج ابدالآباد
تک باقی رہینگے۔ کسواسطے کہ اگر وہ دنیا مین شہوات نفسانی کا تابع رہیگا تو بعد مرنے کے بھی
اسپر وہی شہوات غالب رہینگے۔ اعتقادات عمل حاضرات کا بہ نسبت علم الحیات کے
زیادہ اثر ہوتا ہو کسواسطے کہ عمل حاضرات کے ذریعہ سے ہر وقت اور ہر آن اصل امور کا
تجربہ اور حیات آیندہ کے نسبت زیادہ یقین ہوتا جاتا ہو۔

اگر اس قسم کے عذاب و ثواب کا مقابلہ اس عذاب و ثواب سے کیا جاے جو مختلف مذاہب
سے معلوم ہوتی ہین تو ظاہر ہو کہ عقائد عمل حاضرات عقائد دیگر مذاہب پر ترجیح رکھتی
ہین۔ باانہمہ وجوہ لوگ بیان کرتے ہین کہ عمل حاضرات فریب اور شعبدہ بازی پر مبنی ہو
لیکن یہ بیان اس حالت مین صحیح ہوتا جب کہ بتائید واقعات مسبوق الذکر تصدیق

عمل حاضرات نہ ہوتی بلکہ صرف قیاسی طور پر یہ بیان کیا جاتا کہ حیات آیندہ بھی کوئی شے ہے - لیکن ہم دیکھتے ہین کہ ہر قسم کے عامل بذریعہ اُن واقعات کے قیاس غور کی تصدیق کرتے ہین اور وہ تصدیق اصل مین لوگونکے خیالات کے مطابق ہوتی ہے -

ہر ایک عامل کے اصول کسی نہ کسی مذہب خاص کے موافق ضرور ہوتے ہین پھر کیا وجہ کہ وہ لوگ بہشت کے بہ نسبت ویسے خیالات نہین ظاہر کرتے جو عام لوگ ظاہر کرتے ہین - مین نے صدہا کتب عمل حاضرات کے پڑھے لیکن کسی مین پر دار فرشتے یا طلائی باجے یا اللہ جل شانہ کے تخت کا ذکر نہین پایا حالانکہ ہر ایک عیسائی کا بہشت کی نسبت یہی خیال ہے - کسی مذہبونکے اصول ایسے مخالف نہین ہین جیسے کہ عمل حاضرات کے اصول دیگر مذاہب سے اختلاف کرتے ہین - امریکا کے بڑے بڑے جنگلون اور انگلستان کے نہایت وسیع ممالک مین جہان کہین کوئی عامل ہے اُسنے بہشت و عذاب و ثواب وغیرہ کی نسبت وہ اصول بیان کیے ہین جو بہ نسبت مذہب کے فلسفہ سے زیادہ مطابق ہین اور عام اس سے کہ عامل کیتھلک ہون یا پراٹسٹنٹ ہندو ہون یا مسلمان سبکا ایک ہی اصول پر عقیدہ ہے اور ایک ہی سبکے بیانات بھی - مثلاً مذہب رومن کیتھلک کا عامل یہ نہین بیان کرتا کہ روحین اعراف یا بہشت یا جہنم مین ہوتی ہین حالانکہ اُنکا یہی مذہب ہے یا اُس مذہب کے عامل جنکو بموجب اپنے مذہب کے یہ خیال کرنا چاہیے کہ بعد مرنے کے حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوگی وہ ہرگز یہ نہین بیان کرتے کہ روحین اُن سے حضرت عیسیٰ کے ساتھ اپنی ملاقات کا تذکرہ کرتے ہین اکثر نشست کے وقت لوگ عاملون سے اللہ جل شانہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حال پوچھتے ہین - لیکن جوابات ویسے ہی ملتے ہین جیسے کہ ہر ایک انسان دے سکتا ہے کس واسطے کہ روحونکو اس بارے مین اسیقدر علم ہے جیسا اُنکو حالت زندگی مین تھا - پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعد مرنے کے طبیعت بدل نہین جاتی اور جو کچھ عامل بیان کرتے ہین وہ خود اُنکے خیالات کا نتیجہ نہین ہے -

کل کتب متعلقہ عمل حاضرات مین مسئلہ ابقای روح اور دیگر امور متعلقہ عمل حاضرات کا تذکرہ ہے لیکن
اُن کتب کے بعض فقرہ جات بوجہ طوالت اس موقع پر درج نہین کیے گئے - اس بارے
مین عاملون نے اپنی راے بڑے بڑے عاملون کی راے سے متفق کرکے ظاہر کی ہے -
چنانچہ تواریخ مین بھی مورخین ایسا ہی کرتے ہین کہ کسی خاص زمانہ یا قوم کی نسبت اپنی راے
اُس زمانہ یا قوم کے بڑے بڑے اشخاص کی راے سے مستنبط کرتے ہین - عاملونکو معلوم ہے
کہ ہر ایک شخص کا عمل حاضرات مختلف قسم کا ہوتا ہے لہذا صرف اونھین امور پر لحاظ کیا
جاتا ہے جنپر مختلف ملک کے مختلف عامل اتفاق کرتے ہون جن لوگون کا عمل حاضرات پر
نیا نیا اعتقاد ہوتا ہے اور وہ اپنے کسی متوفی دوست و احباب سے ہمکلام ہو لیتے ہین
تو وہ خیال کرتے ہین کہ ہر ایک عامل ایسا ہی کرسکتا ہے - لیکن یہ نہ خیال کرنا چاہیے
کہ تمام دنیا ایک ہی قسم کی ہے اور تمام عاملون کے موکل مذاق اور قوت کے اجزا مساوی
رکھتے ہین ہان البتہ کل عاملون کے اصلی امور سے مسئلہ ابقاے روح کی تائید ہوتی ہے
اور یہی عمل حاضرات کا اصل اصول ہے -

لوگون کا یہ بیان ہے کہ زمانہ حدید کا عمل حاضرات جو اصل مین جاہلانہ خیالات زمانہ قدیم کے
تھے محض غلط ہے - کسواسطے کہ وہ علم جو تصدیقات پر مبنی ہو اور تصورات کو اپنے مین دخل
نہ دے اور جسکے ذریعہ سے ابقاے روح کا ترقی قواے ذہنی پر انحصار ہو وہ ضرور ہی
تعصبات کا مخالف ہے - عمل حاضرات ایک علم باعمل ہے اور اسکی رو سے امور
خوارق العادت اور معجزات کی کوئی اصلیت نہین - اور چند قوانین کے ذریعے زمانہ ہاے
ماسبق کے معجزات اور کرامات کے عمل مذکور کی تصریح کردیتا ہے عمل حاضرات ہی کے
ذریعے سے کسی نہ کسی زمانہ مین مختلف اصول کے مذاہب کی قومون مین اتفاق ہوجائیگا
کسواسطے کہ عمل حاضرات تصدیقات پر مبنی ہے اور دیگر جملہ مذاہب تصورات پر -
پس ظاہر ہے کہ جو عامل سوا اسکے اور کچھ نہین دریافت کرسکتے کہ کون شخص مجرم ہے

یا کوئی شخص ڈربی کی گھوڑ دوڑ میں جیتیگا وہ عمل حاضرات سے واقف نہیں ہیں بلکہ وہ اُس بات
کی تائید کرتے ہیں جو لوگوں نے سو برس سے خیال کیا ہے کہ روح مختلف اعضاے جسمانی
انسان کا ایک نتیجہ ہے اور بعد وفات انسان کے باقی نہیں رہتی۔ عمل حاضرات صرف توہمات
یا چند قوانین طبیعی ہی پر نہیں بلکہ ایک بہت بڑے علم واقعات پر مبنی ہے لہذا حکیم اور مدبران
مملکت اور ہر ایک شخص کو جو خواہان ترقی حواس باطنی اور اخلاق کا ہو اُسپر صدر درجہ کا لحاظ
کرنا چاہیے۔

اس غیر مکمل لیکن طول وطویل بیان کے ختم کرنے میں ناظرین کتاب ہذا سے میرا یہ التماس ہے کہ
واقعات پر فرداً فرداً نظر نہ کریں کسواسطے کہ اس خلاصہ کتاب میں اُن واقعات کی شہادت
تفصیلی کا تذکرہ نہیں کیا گیا بلکہ کل امور پر مع اُنکے متعلقات کے مجملاً لحاظ کریں اور شہادت منفی
بھی لحاظ نہ کرنا چاہیے ہاں البتہ نتائج شہادت بغور ملحوظ رہیں اور اُن اشخاص کی نسبت
خیال کریں جو ابتدائی تحقیقات میں منکر عمل حاضرات تھے اور بعد اختتام تحقیقات معتقد ہوگئے
اور اس امر پر یقین کریں کہ اُن لوگوں نے جو تحقیقات سالہا سال تک کی اُنمیں جو دقتیں
اور غوامض اُنکو پیش آئے وہ بالکل اونھوں نے حل کر دیے۔ علاوہ اسکے شائقین
کتاب ہذا کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ جن لوگوں نے اس بارے میں تحقیقات کی اونھوں نے
یہ نہیں بیان کیا کہ امور متعلقہ عمل حاضرات بے اصل ہیں اور کسی عامل نے بھی خود یہ نہیں
بیان کیا کہ وہ سب دروغ اور لغو ہیں اور عمل حاضرات کے ذریعہ سے مسئلہ بقاے روح ثابت ہے
اگر وہ لوگ ایسا کریں تو میں اپنے مقصد کو پہنچ جاؤنگا یعنی لوگونکے خیالات خام اور تصورات
باطل جہانتک عمل حاضرات کی نسبت ہیں وہ رفع ہوجاوینگے اور اُنکی تحقیقات صدق عقیدہ
سے ہر شخص کریگا کسواسطے کہ اس علم کا اصل الاصول یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو واقعات کی
تفتیش و تدقیق خود ہی کرنا چاہیے اور شہادت سماعی پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیے لیکن
اُنکو بے تحقیق کامل غلط تصور کرنا بھی ناجائز ہے فقط تمام شد۔

ضمیمہ

اخبار فورٹ نائٹلی ریویو مین میرے مضمون نکلنے کے بعد مین نے ڈاکٹر کارنیٹر صاحب
کی کتاب آنر موسومہ بہ تشریح حواس باطنی دیکھی اکثر علما کے خیالات اس کتاب مین
بطور حاشیہ کے تحریر ہین۔ کتاب مذکور کے صفحہ ۲۹۶ مین ڈاکٹر کارنیٹر صاحب تحریر
کرتے ہین کہ فریڈی صاحب کی آزمائش کی نسبت عامل یہ جواب دیتے ہین کہ انھون نے
میز کو خود حرکت دی تھی حالانکہ ہم لوگ اپنے ہاتھ سے حرکت نہین دیتے۔ لیکن ہم
عاملون سے یہ پوچھتے ہین کہ وہ لوگ یہ ثابت کرین کہ جب انکے سامنے میز حرکت
کرتی ہے تو وہ کسی انسان کی وجہ سے نہین حرکت کرتی۔ ڈاکٹر کارنیٹر صاحب
یہ نہین بیان کرتے کہ وہ کون عامل ہین جو یہ ثابت نہین کرسکتے کہ انکے سامنے
میز بے مدد دیگر اشخاص کے حرکت نہین کرسکتی۔

۱۸۶۰ء کی فصل بہار مین مین نے ڈاکٹر کارنیٹر صاحب کو ایک نشست مین شریک ہونے کو طلب کیا
چنانچہ وہ آئے لیکن ہم لوگ اچھی طرح سے اپنی آزمائش مین کامیاب نہین ہوے کسواسطے کہ صرف
آوازین بلاحرکت میز پیدا ہوئی تھین۔ بعد ازان ڈاکٹر مذکور کو اکثر مینے طلب کیا لیکن وہ نہین آئے
علامہ منڈل صاحب نے بھی یہی کیا۔ اگر تین چار مرتبہ بھی وہ میرے مکان پر تشریف لاتے تو جو کچھ
ہوا کرتا تھا وہ انکے سامنے بھی ہوتا ایک مرتبہ کروک صاحب نے ڈاکٹر شارپی اور علامہ سٹوکس
صاحب سکتر رائل سوسائٹی کو طلب کیا لیکن وہ بھی نہین آئے عموماً لوگ یہ بیان کرتے
ہین کہ ہم امور متعلقہ عمل حاضرات کا ثبوت نہین پیش کرسکتے لیکن ہر ایک شخص کو جاننا چاہیے
کہ ہم ہمیشہ عمل حاضرات کے ثابت کرنے پر آمادہ ہوتے ہین لیکن عالم لوگ اس ثبوت کے
لینے سے انکار کرتے ہین۔ اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ ڈاکٹر کارنیٹر صاحب یعنی مناظرین اور
سر جنٹ کاکس اور کروک اور والی صاحب اور خود میری شہادت دربارہ حرکت اجسام
بلالمس یا مدد انسان سے واقف تھے۔ تاہم انھون نے ۱۸۷۱ء مین بیان کیا کہ میز مین اسطرح جو

حرکت کرتی ہین جس طرح پر فریڈیصاحب نے اُنمین حرکت پیدا کی تھی۔
ڈاکٹر کارپنٹر صاحب کا یہ خیال ہے کہ لوگون کو میز وغیرہ جو حرکت کرتے دکھائی دیتی ہے
اُسکی یہ وجہ ہے کہ کسی چیز پر غور کرنے کی وجہ سے شرائین مغز مین حرکت ہونے لگتی ہے
اور اُسیکی وجہ سے توہمات پیدا ہو جاتے ہین تاہم جب ڈاکٹر مذکور نے اپنے اس خیال کو
خواب کے بارے مین بیان کیا تو بہت بڑا مغالطہ کھایا مثلاً صفحہ ۵۰۶ مین اپنی کتاب کے
ڈاکٹر کارپنٹر صاحب نے بیان کیا ہے کہ خواب مین کل قوائے ذہنی کا عمل موقوف ہو جاتا ہے
لیکن بعد ازان پھر حالت اصلی پر آجاتا ہے اور یہ اثر شرائین مغز کی حرکت کا ہے بعد اُسکے
صاحب مذکور نے اپنی کتاب قوت تخیلہ و مدرکہ وغیرہ کو بھی اسی حرکت سے منسوخ
کیا ہے لہذا صریحی اختلاف بیانی اور مغالطہ وہی ہے۔
کوئی نہ کوئی غلطی ضرور رہ جایا کرتی تھی لہذا ایک دن اُسنے اپنے دس شاگردون کو
وہ حساب علیحدہ علیحدہ نکالنے کو دیا اُنمین سے ایک شاگرد اُس حساب کے نکالنے مین
تین دن تک مصروف رہا اور آخر روز ۲ بجے رات کو نا امید ہو کر سو رہا جب صبح کو سو کر
اُٹھا تو اُسنے میز کے اوپر وہ حساب نکلا ہوا رکھے دیکھا یہ حساب ایسے سہل ترین طریقہ سے
نکلا ہوا رکھا تھا کہ اُس طریقہ کی نسبت اُستاد یا شاگرد کو مطلق خیال بھی نہ تھا غرض اس
بیان سے یہ ہے کہ ڈاکٹر کارپنٹر صاحب تو یہ بیان کرتے ہین کہ سوتے مین میرے اُس شاگرد نے
حرکت شرائین مغز کی وجہ سے وہ حساب نکال لیا لیکن ہم لوگون کا یہ قول ہے کہ حساب
اُسی طرح نکلا جسطرح عامل حالت بیہوشی مین مشکل ترین امور دریافت کر لیتے ہین اور
جب ہوش مین آجاتے ہین تو اُنکو مطلق نہین معلوم ہوتا کہ ہمنے کیا کیا۔
۲- میرے چند کارسپانڈنٹون نے تحریر کیا ہے کہ چونکہ مین نے امور متعلقہ عمل حاضرات
سے ایسے نہین بیان کیے جس سے کوئی فائدہ متصور ہو لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ
امور سب اصل مین فائدے سے خالی ہین۔ ایسا خیال کرنا اُن لوگون کی غلطی ہے کیونکہ اس

قسم کے امور جنسے فوائد مترتب ہون بکثرت ہین لیکن مین نے انکو درج کتاب کرنا مصلحت ترک کیا۔ اگر بقول اُن لوگون کے عمل حاضرات صرف شعبدہ بازی ہی ہے تو ایسے امور کا ثابت ہونا ممکن نہین جنسے فوائد مترتب ہون اور برخلاف اسکے اگر عمل حاضرات کی کوئی اصلیت ہے اور ارواح کا بھی کوئی وجود ہے تو البتہ یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ تار برقی یا ریل گاڑی مین کوئی نئی خائدہ مند ترکیب عمل مین آسکتی ہے یا نہین۔

۳۔ جو مضمون میرا اخبار فورٹ نائٹلی ریویو مین تحریر ہوا تھا اُسکے بارے مین اخبار نویسان اسپکٹیٹر وا کیاڈمی و پال مال گزٹ نے جواب دیا۔ لیکن اُن سب نے شہادت پیش کردہ ترک کرکے اعتراضات متعلقہ اخلاق و نصائح پر بحث کی ہے لیکن مین اُنسے اتفاق نہین کرتا میری یہ رائے ہے کہ صرف عامل ہی اس بات کو دریافت کرسکتے ہین کہ عمل حاضرات کے ہمراہ کس طرح پر بطریق احسن توجیہ ہوسکتی ہے اور اُس سے کیا نصائح پیدا ہوتے ہین مین نے صرف واقعات ہی کا تذکرہ بطور خلاصہ کیا تھا۔ معترضین نے بیان کیا کہ وہ قابل اعتبار نہین۔ میری دانست مین جن امور کی اونھون نے نکتہ چینی کی اُن سے وہ بالکل واقف نہ تھے بہر کیف مجھپر واجب ہے کہ جو نصائح عمل حاضرات سے پیدا ہوتے ہین اور جنسے عاملون کو اطمینان حاصل ہے بیان کرون۔ اس سے کچھ غرض نہین کہ ان نصائح پر عقلا اعتبار کرین یا نہین۔ عمل حاضرات مین کسیطرح کا فرق نہین آتا اور نکتہ چین لوگونکو اُسکے بارے مین اُسوقت تقریر کرنا چاہیے جب کل امور سے بالکل باہر ہون۔

۴۔ مین چند امثلہ عمل حاضرات کی تصریح کے واسطے یہان پر درج کرتا ہون۔ زمانہ جدید کے عمل حاضرات کے عجیب و غریب امور جیمبلی کس صاحب کی کتاب علم الٰہیات کے فقرہ ذیل مین مذکور ہین اس فقرہ کا مارس صاحب نے اپنی کتاب علم فلسفہ مین حوالہ دیا ہے۔ اکثر کسی روح کے آتے یا جاتے وقت آگ کا شعلہ دکھائی دیتا ہے اور جو لوگ عمل حاضرات سے واقف ہین وہ بتا سکتے کہ کون فرشتہ کسی روح کی راہ نمائی اُس موقع پر کر رہا ہے کبھی انسان کا

جسم تھرانے لگتا ہے اور کبھی سخت اور بے حس و حرکت ہوجاتا ہے کبھی باجون کی اچھی
آوازین آنے لگتی ہین اور کبھی بڑی بڑی کبھی شخص معمول کا جسم ظاہری بڑھکر بہت لمبا
ہوجاتا ہے اور کبھی ہوا مین معلق ہوجاتا ہے اکثر اوقات اسکے دست و پا سرد ہوجاتے
ہین اگر اسکے جسم مین آگ لگائی جاے یا ہاتھ پاؤن کاٹ ڈالے جاوین تو اسکو خبر نہین
ہوتی۔ ڈاکٹر فریڈرک صاحب نیویارک میڈیکل کالج کے پروفیسر آف سٹریا میڈیکا اپنا تجربہ
ایک ایسے عامل کے بارہ مین جسکی وجہ سے باجونکی آوازین دفعتاً آنے لگتی تھین حسب ذیل بیان کرتے ہین

اخبار روحانیات مورخہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۰۹ ملاحظہ ہو۔

ایک مرتبہ شام کو عامل ایک اندھیرے کمرے مین گیا اور وہان بیٹھا جہان پیانو باجا رکھا ہوا تھا
اُس کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور مین پاس کے کمرے مین بیٹھا ہوا تھا وہان روشنی بھی ہو رہی تھی
پہلے ہی پردہ پر عامل مذکور نے ہاتھ رکھا تھا کہ طنبورا اور گھنٹہ جو زمین پر رکھے ہوے تھے
خود بجنے لگے۔ مین چپکے سے اُس کمرے کے اندر گیا اور کئی لمحہ تک تماشا متحیر ہوکر دیکھا کیا لیکن
جب عامل نے دفعتاً مجھے مڑکر دیکھا تو اُن گھنٹونکا بجنا موقوف ہوگیا اس موقع پر یہ امر
ضرور ہی قابل غور ہے کہ جبتک صرف روحین مجھے دیکھا کین اُسوقت تک تو طنبورا اور گھنٹہ
بجا کیے لیکن جب عامل نے مڑکر دیکھا تو اُنکا بجنا موقوف ہوگیا۔

اُن حالات سے جو صفحات ۷۷ و ۲۱۱ مین مندرج ہین اور جنکی اہل پولیس نے تحقیقات
کی تھی مین نتیجہ ذیل سے اتفاق کرتا ہون اور گزٹ ڈی ٹریبیون مورخہ فروری ۱۸۴۹ء
سے منتخب کرکے درج ذیل کرتا ہون۔ میرے ایک عالم دوست نے اس فقرے کا ترجمہ
برٹش میوزیم مین کرکے تصدیق کی۔ لاناتیین سائنٹی جنی ڈیو دساریون وسنیٹ مچیل کے
لوگ ایک ایسے عجیب و غریب کے دیکھنے سے متحیر ہین یہ سانحہ کئی ہفتون سے ہو رہا ہے اور
اُسکی تحقیقات بہت کی گئی لیکن کوئی وجہ نہ معلوم ہوئی۔ سرکاری طور سے بھی اسکی
تحقیقات ہوئی لیکن کوئی نتیجہ پیدا نہین ہوا۔ جب ساریون اور نیبتیین کی سڑک اور

اکولی ڈمی وراے کی سڑک ردڈمی گریز سے ہوکر پرانے گھر تک تیار ہونے کے لیے مکانات
منہدم کیے جاتے تھے اور سڑک مذکور کا داغ بیل لگایا جاتا تھا تو بیچ مین ایک جنگل
اور پتھر کے کوئلے کا ایک تختہ پڑا وہان پر ایک مکان بھی تھا اس مکان مین اسقدر ڈھیلے آیا کرتے
تھے جنسے یہ نقصان ہوا کہ تمام دروازے وغیرہ اس طرح پرچور چور ہو گئے کہ گویا گولا اندازی کی گئی۔
یہ نہین معلوم کہ وہ ڈھیلے کہان سے آتے تھے لیکن وہ اسقدر بڑے بڑے اور وزنی تھے
کہ انکو انسان اٹھا نہین سکتا تھا۔ پولیس کمشنر کے ذریعہ سے نہایت شد ومد سے تحقیقات
کی گئی لیکن کوئی نتیجہ نہین پیدا ہوا۔ اکثر شب کو گرد ونواح مین شکاری کتے بھی چھوڑے گئے
لیکن جب بھی کچھ حال نہ معلوم ہوا۔ جو لوگ گرد ونواح مین حال دریافت کرنے کے لیے چھپ
رہا کرتے تھے انکو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شخص تاک تاک کر اوپر سے ڈھیلے پھینک رہا ہی۔
اکثر ایسے ہی حالات پیرس مین بھی ہوے یعنی وہان اسیطرح روپیہ برسے اور رووڈی ہاؤس
مین خود بخود گھنٹہ بھی بجتے تھے لیکن اسکی کوئی وجہ نہین دریافت ہوئی۔
میرے دوست نے مجھسے بیان کیا کہ تھوڑے عرصہ بعد ایک اشتہار اس مضمون کا ہوا
کہ ان امور کی وجہ نہین دریافت ہوسکتی اور لوگون نے اسکی نسبت تحقیقات کرنا بھی
موقوف کردی

مصنف کتاب مسبوق الذکر کا یہ بیان ہی کہ امور متعلقہ عمل حاضرات کو ضعیف المذہب
لوگ معجزات اور کرامات سے منسوب کرتے ہین حالانکہ ایسا نہین ہے۔ یہ انکار اُس
بیان کے بالکل متضاد ہی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ وہ امور انسان کے ہاتھ سے
نہین ہوسکتے اور خاص کر کے اُس حالت مین کہ جب یہ نتیجہ پولیس پیرس کی تحقیقات
کے ایک مہینہ بعد نکالا گیا + اگر ہم بیان مذکورہ بالا کو بہ خرم وہوشیاری تمام پڑھین
اور کل واقعات اور تحقیقات پر توجہ کامل کرین تو یہ نتیجہ نکلیگا کہ اگر وہ امور کوئی
شخص مخفی بذریعہ کل کے کرتا ہوتا تو سراغ اُسکا ضرور لگ جاتا۔ یہ سانحہ بیلنگز گیٹ

وغیرہ کے سوانح سے مشابہ ہے مسٹر ہلوٹ صاحب نے اور مقامات پر بھی ڈھیلے آنیکے حالات کا ایک مجموعہ بنایا ہے۔ ان کل مواقع پر بہت بڑی تحقیقات کی گئی تھی لیکن یہ نہیں دریافت ہوا کہ وہ کسی انسان کا فعل تھا



خاتمۃ الطبع



للہ الحمد والمنۃ کہ رسالہ خوش مقالہ گنجینۂ خوش بیانی الموسوم بہ معجزات انسانی جسمین عمل حاضرات جدید پر اعتراضات کے جوابات بکمال عمدگی اور خوبی سے بوجوہات متین علامۂ زمان مقبول جناب رب کونین میر امداد حسین صاحب نے ولیمٹن صاحب کی اسپر یچو ئیلیز کا ترجمہ کیا اور اس سے پہلے یہ رسالہ مطبع اودھ اخبار ملوکہ عالیجناب معلے القاب ممدوح روزگار منشی نول کشور صاحب سی آئی ای وام اقبالہم واقع لکھنؤ مین چھپکر شائع ہو چکا ہے فی الحال شاخ مطبع اودھ اخبار واقع کانپور ماہ اگست ۱۸۹۰ع مین منصرم باکمال منشی بھگوان دیال صاحب ایجنٹ مطبع کے اہتمام سے پہلی مرتبہ طبع ہوکر ہدیۂ ناظرین ہوا۔

تاریخ طبع از مولنا محمد حامد علی خان حامد مصحح مطبع ہذا خلف حافظ غلام علی خان رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی

[illegible]

بخداوندی خدا احمد	میر صاحب نے کیا کتاب لکھی
چیدہ لکھا جواب جو لکھا	بات جو لکھی انتخاب لکھی
چھپ چکی جب تو میرے اعلیٰ نے	جنکی سہے مدح بیحساب لکھی
مجھسے فرمایا اسکے چھپنے کی	کوئی تاریخ بھی جناب لکھی
مین نے یہ عرض کی ابھی تو نہین	لیکن اب جانیے شتاب لکھی
کرکے یہ عرض مین نے بیچ تاریخ	خوب بے بہتر یہ ہین جواب لکھی